بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74 | شمارہ 43-44

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

30 ربیع الثانی و 07 جمادی الاوّل 1447 ہجری قمری 30-23 / اخاء 1404 ہجری شمسی 30-23 / اکتوبر 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ؕ

﴿سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:6﴾

ترجمہ: یقیناً اللہ وہ ہے جس پر کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں ہو چھپی نہیں رہتی۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 / اکتوبر 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کافر ہے
مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اس کا بھی سلب ایمان ہو جائے گا، انجام ایک ہی ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

استغفار

ایک شخص نے قرض کے واسطے دعا کے لئے عرض کی۔ فرمایا:

’’استغفار بہت پڑھا کرو۔‘‘

عربی تفسیر کے لئے غیبی قوت

تفسیر لکھنے کے متعلق فرمایا:

’’دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اب تو ہم اس طرح جلدی جلدی لکھتے ہیں جیسے اُردو لکھی جاتی ہے بلکہ کئی دفعہ تو قلم برابر چلتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کیا لکھ رہے ہیں۔‘‘

غیروں کے پیچھے نماز

کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپؑ کے مُرید نہیں ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپؑ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا:

’’جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، ردّ کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں، اس سے لاپروا پڑے ہیں۔ ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ (المائدۃ:۲۸) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے، اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔‘‘

مسیح موعودؑ کو نہ ماننے کا نتیجہ

’’قدیم سے بزرگانِ دین کا یہی مذہب ہے کہ جو شخص حق کی مخالفت کرتا ہے رفتہ رفتہ اس کا سلبِ ایمان ہو جاتا ہے۔ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کافر ہے، مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اس کا بھی سلبِ ایمان ہو جائے گا۔ انجام ایک ہی ہے۔ پہلے تخالف ہوتا ہے پھر اجنبیت پھر عداوت پھر غلو اور آخر کار سلب ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 96، 97، ایڈیشن 2018، قادیان)

اللہ تعالیٰ نے جس قدر چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اس کی وجہ ان کے جسمانی یا اخلاقی یا روحانی مضرات ہیں
اور صرف ایسی ہی اشیاء کا کھانا جائز قرار دیا جو انسان کی جسمانی اور اخلاقی اور روحانی ترقی کا موجب ہوں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ المؤمنون آیت نمبر 52 یٰۤاَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ﴿۵۲﴾ اَے رسولو پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور مناسب حال عمل کرو اور مَیں اس کو جو تم کرتے ہو جانتا ہوں، کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت سے یہ دھوکا نہیں کھانا چاہئے کہ اس میں صرف نبیوں کو مخاطب کیا گیا ہے کیونکہ قرآن کریم کا یہ قاعدہ ہے کہ اس میں بعض جگہ مخاطب تو نبیوں کو کیا جاتا ہے لیکن مُراد اُن کے سب متبع ہوتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡہَرۡہُمَا وَقُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا ○ (بنی اسرائیل رکوع 3) کہ اگر تیرے والدین میں سے کسی ایک پر یا اُن دونوں پر تیری زندگی میں ہی بڑھاپا آجائے تو تُو اُن کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اُف تک بھی نہ کہہ اور نہ انہیں سختی سے جھڑک بلکہ ہمیشہ اُن سے نرمی سے بات کیا کر۔ اب اس جگہ خطاب بظاہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے لیکن مراد آپ کی اُمت کے افراد ہیں، کیونکہ آپؐ کے والد تو آپ کی پیدائش سے بھی پہلے اور آپ کی والدہ آپ کے بلوغ سے پہلے وفات پا چکی تھیں۔ اسی قاعدہ کے مطابق گو یہاں رسولوں کو مخاطب کیا گیا ہے لیکن مراد اُن رسولوں کے متبع ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ تم حلال اور طیب اشیاء کھاؤ کیونکہ اس کے نتیجہ میں تم کو نیک اعمال بجالانے کی توفیق ملے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کی خوراک کا اس کے اخلاق پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے اور جس قسم کے اثرات کسی غذا میں پائے جائیں ویسے ہی جسمانی یا اخلاقی تغیرات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ چونکہ دُنیا میں انسان کو اپنے تمام طبعی جذبات ابھارنے اور اُن کو ترقی دینے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اُن کا برمحل استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکے اس لئے قرآن کریم نے اُن غذاؤں کے استعمال سے منع فرما دیا ہے جن کا کوئی جسمانی اخلاقی یا رُوحانی ضرر ظاہر ہو مثلاً اللہ تعالیٰ نے مُردار، خون اور سُؤر کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح ہر ایسی چیز کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اَور کا نام لیا گیا ہو۔ اب ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اپنے اندر بہت بڑے نقصانات نہ رکھتی ہو۔ مُردار کو ہی لے لو اگر کوئی جانور مر جائے تو اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ یا تو وہ بالکل بوڑھا ہو کر مرا ہے یا کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کی وجہ سے مَرا ہے یا کسی بیماری یا زہر کے نتیجے میں مَرا ہے اور یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو اس کے گوشت کو زہریلا اور ناقابل استعمال بنا دیتی ہیں۔ اور اگر وہ کسی سخت صدمے سے مَرا ہو مثلاً کنویں میں گر کر یا جانوروں کی باہمی لڑائی میں تب بھی اس کے خون میں زہر پیدا ہو جاتا ہے جو اس کے گوشت کو ناقابل استعمال بنا دیتا ہے اور خون تو اپنی ذات میں ہی ایسی چیز ہے جو کئی قسم کی زہریں اپنے اندر

باقی صفحہ نمبر 07 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فرائض کی تعلیم

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (ضمام بن ثعلبہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ آپؐ سے اسلام کی بابت پوچھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پانچ نمازیں رات دن میں پڑھنا۔ تو اس نے کہا: کیا میرے ذمہ ان کے علاوہ اور کوئی نماز بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں، سوائے اس کے کہ اپنی مرضی سے کچھ پڑھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینے کے روزے بھی رکھنا فرض ہے۔ تو اس نے کہا: کیا میرے لئے اس کے علاوہ کوئی اور روزے بھی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، سوائے اس کے کہ تو اپنی مرضی سے روزے رکھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ اس نے کہا: کیا میرے ذمہ اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ سوائے اس کے کہ تو اپنی مرضی سے کچھ دے۔ (حضرت طلحہؓ نے) کہا: یہ سن کر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور یہ کہتا جا رہا تھا: اللہ کی قسم! میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو بامراد ہو گیا۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الشہادات، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 03 / اکتوبر 2025 (مکمل متن)
حضور انور کے بصیرت افروز جوابات (قسط 93)
خطاب حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یو کے
حضور انور کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ فرانس کی ملاقات
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
تذکارِ مہدیؑ (روایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)
پیغام حضور انور بر موقعہ جلسہ سالانہ لائبیریا 2025ء
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
نماز جنازہ حاضر وغائب، وصایا، اقتباس
نظم، اعلانات
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اس کائنات میں تمام ستارے اور سیارے اپنے اپنے محور اور مدار میں گردش کرتے ہیں، زمین کے سورج کے گرد گھومنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ سورج اپنی جگہ پر جامد کھڑا ہے اور زمین اس کے گرد چکر لگا رہی ہے، بلکہ زمین اپنے مدار میں گردش میں ہے اور سورج اپنے مدار میں گردش کر رہا ہے چنانچہ جس طرح زمین سورج کے گرد گھوم کر اپنا چکر تقریباً 364 دنوں میں پورا کرتی ہے اور چاند زمین کے گرد گھوم کر اپنا چکر 29 یا 30 دنوں میں پورا کرتا ہے، اسی طرح سورج اپنے Axis کے گرد گھوم کر 27 دنوں میں ایک چکر مکمل کرتا ہے اور اس کے علاوہ سورج اپنے محور میں بھی گھوم رہا ہے جس میں وہ اپنا ایک چکر 230 ملین سال میں مکمل کرتا ہے

فقہاء اربعہ میں سے امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، جبکہ امام شافعیؒ نیز امام احمدؒ کے ایک قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوتی اور امام مالکؒ نیز امام احمدؒ کے ایک دوسرے قول کے مطابق نفل نماز میں ایسا کرنا جائز ہے لیکن فرض نماز میں یہ جائز نہیں ہے

جہاں تک قاری کا نماز کے دوران قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنے اور سامع کا پڑھ کے لقمہ دینے کا مسئلہ ہے، میرے نزدیک تو امام ابوحنیفہؒ کا مؤقف ہی درست ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

نوافل میں بھی قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھنا مستحب نہیں، نیز اس کی اجازت دینے سے حفظ قرآن کی ترغیب کا مقصد بھی فوت ہو جاتا ہے، لہٰذا اس طریق کو اختیار کرنا ناپسندیدہ ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

میرا بھی مؤقف یہی ہے کہ قرآن کریم کا جتنا حصہ کسی کو یاد ہو اسی کو وہ نمازوں میں پڑھ لے اور مزید قرآن کریم یاد کرنے کی کوشش کرے

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

قرآن کریم بچہ کو ماں اور باپ دونوں کی ملکیت قرار دیتا ہے

لیکن اس کے ساتھ ہی جہاں بچہ کو کسی کے نام کے ساتھ پکارنے کی بات ہے تو اس بارے میں قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا کہ

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ یعنی ان (لے پالک بچوں) کو ان کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو

حدیث میں بھی آتا ہے کہ قیامت کے دن تمہیں اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا

پس قرآن وحدیث کی ان ہدایات کی روشنی میں جماعت کی طرف سے ملنے والے تعلیمی سرٹیفکیٹس پر بچہ اور اس کے والد کا نام درج ہوتا ہے، والدہ کا نام درج نہیں کیا جاتا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

حضور انور کے بصیرت افروز جوابات (قسط 93)

سوال: یوکے سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ سورت یوسف میں ہے کہ حضرت یوسفؑ کے مالک کی بیوی نے عورتوں کے ہاتھوں میں چھریاں پکڑائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیری نوٹ میں لکھا ہے کہ ان عورتوں نے حضرت یوسف کو اپنے ہاتھوں کی پہنچ سے دُور پایا، ہاتھ نہیں کاٹے۔ سوال یہ ہے کہ عزیز مصر کی بیوی نے ان عورتوں کو چھریاں کیوں پکڑائی تھیں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 7 جولائی 2023ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

عزیز مصر امراء سلطنت میں سے تھا اور اس کے گھر میں ہونے والی دعوت یقیناً کوئی عام دعوت تو نہیں تھی، بڑی پُرتعیش دعوت ہی تھی۔ لہٰذا اس میں اس زمانہ کے لحاظ سے کھانے کے بہترین انتظامات کیے گئے ہوں گے، جس میں کھانے کے لیے چھریاں کانٹے بھی رکھے گئے ہوں گے، یا پھل وغیرہ کاٹنے کے لیے مہمانوں کے سامنے چھریاں رکھی گئی ہوں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس آیت کی تشریح میں سِكِّيْنًا کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سِكِّيْنًا: چھری۔ میوہ کاٹنے کے لیے۔ (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 396)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ چھریاں رکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس نے انہیں کھانے یا ناشتہ کی دعوت دی۔ میز وغیرہ لگائی گئی۔ اور ہر ایک کے سامنے ایک ایک چھری رکھ دی گئی۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے پرانے زمانہ سے کھانے میں چھریوں کا استعمال چلا آتا ہے اور آجکل کی طرح یہ بھی قاعدہ تھا کہ چھریاں پہلے رکھ دی جاتیں پھر کھانے کی اشیاء آتیں)

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ 307، مطبوعہ قادیان 2004ء)

پس عزیز مصر کی بیوی نے اپنی حیثیت کے مطابق اپنی سہیلیوں کے لیے بہترین دعوت کا انتظام کیا جس میں اس نے پھل اور دیگر میوہ جات کاٹنے کے لیے چھریاں بھی رکھیں۔

اس آیت کے الفاظ کہ انہوں نے ’’اپنے ہاتھ کاٹے‘‘ اس بارے میں بھی بتا دوں کہ اس کی دونوں قسم کی تشریحات ہی جماعتی لٹریچر میں موجود ہیں۔ ہاتھ کاٹنے کا یہ مطلب بھی ہے کہ انہوں نے حضرت یوسفؑ کو دیکھ کر ان کی نیکی اور شرافت کی وجہ سے محویت کے عالم میں حیرانگی کی وجہ سے اپنے دانتوں کے نیچے اپنی انگلیاں دبا لیں۔ اور ان کی نیکی اور شرافت کی وجہ سے انہیں اپنے مذموم ارادوں کے لیے اپنی پہنچ سے دور پایا۔ اور یہ بھی درست ہے کہ انہوں نے حضرت یوسفؑ کے رعبِ حسن کی وجہ سے حیرت کے عالم میں پھل کاٹنے کی بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لیے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں: اور خود وہ محویت کا ہی اثر تھا جس سے زلیخا کی سہیلیوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ (مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ 594 جدید ایڈیشن)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں: قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ: یہ محاورہ ہے، مطلب یہ ہے کہ اظہار تعجب کیا اور تعجب سے ہاتھ منہ میں کاٹا۔ بعض نے یہ معنے کیے ہیں کہ بوجہ حیرت و رعبِ حسن ولٹّو ہونے کے بجائے پھلوں کے اپنے ہاتھ کاٹ لیے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان نمبر 10، جلد 9، مؤرخہ 30 دسمبر 1909ء صفحہ 130)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر صغیر میں اس آیت کا درج ذیل ترجمہ کیا ہے: پس جب انہوں نے اسے دیکھا تو اسے (بہت) بڑی شان کا انسان پایا اور (اسے دیکھ کر حیرت سے) اپنے ہاتھ کاٹے یعنی انگلیاں دانتوں میں دبا لیں۔ اور کہا کہ (یہ شخص محض) اللہ کے لیے (بدی کے ارتکاب سے) ڈرا ہے۔ یہ بشر (ہے ہی) نہیں۔ یہ (تو) صرف ایک معزز فرشتہ ہے۔

(تفسیر صغیر صفحہ 293 وحاشیہ)

اسی طرح تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں: یہ جو فرمایا ہے کہ انہوں نے ہاتھ کاٹے۔ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کی سادگی اور شرافت کے نظارہ میں ایسی محو ہوئیں کہ بعض کے ہاتھوں کو چھریوں سے زخم لگ گئے اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ انہوں نے اپنے دانتوں میں انگلیاں حیرت سے دبائیں کہ کیا ہم ایسے شخص کا نام اس طرح لیتی ہیں؟ چنانچہ عربی میں عَضَّ الْاَنَامِلَ انگلیوں کو دانتوں سے کاٹنے کا محاورہ حیرت کے معنوں میں آتا بھی ہے اور یہ عربی کا محاورہ ہے کہ جزو کے لیے کُل کا لفظ بعض دفعہ استعمال کر لیتے ہیں۔ پس ہو سکتا ہے کہ أَيْدِيَ، أَنَامِلَ کی جگہ استعمال کر لیا گیا ہو۔

طالمود میں جو یہود کی حدیث کی کتاب ہے لکھا ہے کہ عزیز کی بیوی نے ان عورتوں کے سامنے سنگترے رکھے تھے اور انہیں ان کی خدمت کا حکم دیا وہ ان کی طرف دیکھتی رہیں اور بے توجہی میں ان کے ہاتھ زخمی ہو گئے۔

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ 307، مطبوعہ قادیان 2004ء)

پس ’’ہاتھ کاٹنے‘‘ کے الفاظ کی دونوں تفاسیر درست ہیں جو اپنے محاورہ اور سیاق وسباق کے مطابق مختلف معانی پر مبنی ہیں۔

سوال: انڈیا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوھوازن کی دردمندانہ التجائیں سنیں اور ان کی درخواست کو ردّ تو نہ فرمایا بلکہ فرمایا: میں نے تو بہت دنوں تک تمہارا انتظار کیا یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اب تم نہیں آؤ گے اور اب تم دیکھ رہے ہو کہ قیدیوں میں سے میرے پاس بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ باقی سب تقسیم ہو چکے ہیں اور میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات وہ ہے جو سب سے زیادہ سچی ہو۔ لہٰذا اب تم دو چیزوں میں سے ایک چیز کا انتخاب کر سکتے ہو۔ قیدی مرد و عورتیں یا مال و اسباب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوھوازن کے ان قیدیوں کو نہ صرف بغیر کسی عوض معاوضہ کے آزاد فرما دیا بلکہ انہیں کپڑے بھی عطا کیے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی جعرانہ میں ہی تھے کہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے ارادے سے یہاں سے مکہ تشریف لے گئے اور روایات کے مطابق رات کو گئے اور اسی رات کو ہی واپس تشریف لائے

مالک بن عوف سارے بنوھَوَازِن اور ثَقِیف اور دوسرے قبیلوں کو اکٹھا کر کے لے آیا تھا کہ مسلمانوں کو نیست و نابود کر دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کا پیاسا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور عفو و درگزر کا کمال یہ ہے کہ آپؐ اس کی رشد و ہدایت کے پیاسے تھے اور جب وہ ہدایت کا طالب ہو کر آیا تو نہ یہ کہ سب کچھ معاف کر دیا بلکہ اسے وقت کی بیش قیمت دولت کے لحاظ سے سو اونٹ بھی عطا فرما دیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رضاعی بہن سے فرمایا اگر تم بہتر سمجھو تو ہمارے پاس ٹھہر جاؤ۔ تمہیں عزت اور اکرام اور محبت ملے گی اور اگر تم اپنی قوم کے پاس واپس جانا چاہتی ہو تو میں تمہارے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں تم وہیں چلی جاؤ

جنگِ حُنین کے حالات و واقعات کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم ڈاکٹر لئیق احمد فرّخ صاحب آف کینیڈا اور مکرم حمید احمد غوری صاحب آف حیدرآباد بھارت کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

مَیں بھی ان [ڈاکٹر لئیق احمد فرخ صاحب] کے قیام کے دوران گھانا میں رہا ہوں۔ مَیں نے ان کے ساتھ وقت گزارا ہے اور مَیں نے ان کو دیکھا ہے۔ انتہائی شریف النفس، عاجز اور خدمت کرنے والے انسان تھے۔ واقفین کا بہت احترام کرنے والے تھے۔ مہمان نوازی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی بلکہ دونوں میاں بیوی مہمان نواز ہیں۔ بہت خصوصیات ایسی تھیں جو بہت کم لوگوں میں ہوتی ہیں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03 / اکتوبر 2025ء بمطابق 03 / اخاء 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

حنین کی جنگ کے بعد اس میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت اور اس کی تقسیم کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس بارے میں مزید واقعات یوں بیان ہوئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح حنین کے بعد تمام اموالِ غنیمت جِعْرَانَہ مقام پر جمع کرنے کا حکم دیا اور یہ حکم دیتے ہوئے آپؐ نے طائف کا رخ فرمایا اور کم و بیش ایک ماہ بعد طائف سے واپس جِعْرَانَہ تشریف لائے اور یہاں پہنچ کر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموالِ غنیمت تقسیم نہیں فرمائے بلکہ کچھ دن انتظار فرمایا۔ بعض کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ چودہ دن تک انتظار فرمایا کہ شاید بنوھَوَازِن تائب ہو کر واپس آئیں گے اور ان کے اہل و عیال اور مال مویشی ان کو واپس لوٹا دیے جائیں گے۔ اِدھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا انتظار کرتے رہے اُدھر بنوھَوَازِن اس کشمکش میں رہے کہ ہمارا جانا فائدہ مند بھی ہو گا یا نہیں۔ جب دیکھا کہ وہ لوگ نہیں آ رہے تو آخرکار اتنے انتظار کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموالِ غنیمت اور قیدیوں کو تقسیم فرما دیا۔ جب یہ سب تقسیم ہو چکی تو بنوھوازن کے چودہ معززین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ اسلام قبول کر چکے تھے اور انہوں نے بتایا کہ ہمارا سارا قبیلہ بھی اسلام قبول کر چکا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رحم کی درخواست کرتے ہوئے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ! ہم خاندانی لوگ ہیں اور باعزت ہیں۔ جس مصیبت اور پریشانی سے ہم دوچار ہیں وہ آپؐ سے پوشیدہ نہیں۔ آپؐ ہم پر احسان کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر احسان فرمائے گا۔ اس وفد کا سردار اَبُو صُرَدْ زُھَیْر بِنْ جَرْوَلْ تھا۔ یہ خطیب اور شاعر بھی تھا۔ اس نے بڑے دلنشین اور دل پر اثر کرنے والے انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رحم کی اپیل کی اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان گرفتار ہونے والوں میں آپ کی پھوپھیاں، آپ کی خالائیں اور آپ کی بہنیں بھی ہیں جو آپ کی پرورش کرتی رہی ہیں اور آپ کو کھلاتی پلاتی رہی ہیں۔ اس نے یوں کیوں کہا؟ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بَنُوْ سَعْد کے قبیلے میں رضاعت کا زمانہ گزارا تھا اور وہاں پرورش پائی تھی اور آپ کے رضاعی والدین کا تعلق بَنُوْ سَعْد سے تھا جو بنوھوازن کی شاخ تھی۔ پھر اس نے کہا کہ اگر ہم نے دودھ پلانے کا احسان غَسَّانِی بادشاہ حارث بن اَبِی شِمْر یا عراق کے بادشاہ نعمان بن مُنْذِر پر کیا ہوتا اور ہم پر اس طرح کی مصیبت آئی ہوتی تو وہ ہم پر ضرور رحم کرتے اور آپؐ تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے اور جُود و سخا کے مالک ہیں۔ اس کے بعد اس نے آپؐ کی مدح اور توصیف میں ایک قصیدہ بھی کہا۔ اس وفد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی چچا بھی تھے۔ انہوں نے بھی کچھ اس طرح کے ملے جلے جذبات پر تقریر کی اور یہ بھی کہا کہ جب آپ بچپن میں ہمارے پاس تھے تب بھی میں نے آپؐ کو دیکھا تھا۔ آپؐ بہت ہی اچھے تھے۔ پھر آپؐ کی جوانی کے عالم میں مجھے آپؐ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جوانی میں بھی کوئی شخص آپؐ سے بڑھ کر نیک طبع اور شریف النفس نہ تھا۔ آپؐ تو مجسم خیر و بھلائی ہیں اور جُود و سخا کے دریا ہیں۔ ہم آپؐ کے اپنے اور آپؐ ہی کے خاندان سے ہیں لہٰذا ہم پر احسان کریں۔ اللہ آپ کو اس احسان مندی کا بدلہ ضرور دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دردمندانہ التجائیں سنیں اور ان کی درخواست کو ردّ تو نہ فرمایا بلکہ فرمایا: مَیں نے تو بہت دنوں تک تمہارا انتظار کیا یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اب تم نہیں آؤ گے اور اب تم دیکھ رہے ہو کہ قیدیوں میں سے میرے پاس بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ باقی سب تقسیم ہو چکے ہیں اور میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات وہ ہے جو سب سے زیادہ سچی ہو۔ لہٰذا اب تم دو چیزوں میں سے ایک چیز کا انتخاب کر سکتے ہو۔ قیدی مرد و عورتیں یا مال و اسباب۔

ان میں سے جو لینا ہے لے سکتے ہو۔ مَیں نے تو تمہارا بہت انتظار کیا تھا۔ چاہتا تو یہ تھا کہ تمہیں دونوں دے دوں۔ بنوھَوَازِن کے وفد نے جب ساری صورتحال دیکھی تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم اپنے قیدی یعنی اپنے مرد اور عورتیں واپس لینا چاہتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اور بنو عبدالمطلب کے حصہ میں آنے والے جو قیدی ہیں وہ تو آپ کے ہی ہوئے یعنی میں ان کو تو آزاد کرتا ہوں، تمہیں واپس دے دیتا ہوں۔ اور دوسرے قیدیوں کے متعلق مَیں باقی مسلمانوں سے بات کروں گا جو ان کو میں دے چکا ہوں اور ساتھ ہی وفد کے لوگوں کو اس کا ایک حل بھی بتایا کہ تم لوگ کس طرح کیا کرنا۔ تم نماز ظہر کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہنا کہ ہم مسلمانوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سفارش کرنے والا بناتے ہیں اور مسلمانوں کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کراتے ہیں کہ ہماری اولاد اور ہماری عورتوں کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے سامنے اپنے اسلام قبول کرنے کا اظہار کر دینا اور کہنا کہ ہم تمہارے بھائی

ہیں۔ پھر میں لوگوں سے تمہاری سفارش کردوں گا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سفارش کردوں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کریمانہ انداز، جُودوسخا کا ایک پیارا انداز ہے کہ خود ہی قیدیوں کی رہائی کا طریق سکھلا رہے ہیں کہ عام مسلمانوں کی عزتِ نفس کا بھی خیال رہے کیونکہ قیدی تو اب ان کی ملکیت ہو چکے تھے اور ھوازن کی عزت افزائی بھی ہو جائے۔ اہلِ وفد نے اسی طرح ظہر کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر عرض کیا جس طرح پر آپؐ نے فرمایا تھا۔

بخاری کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

تمہارے بھائی تائب ہو کر تمہارے پاس آئے ہیں۔ میں ان کے قیدی انہیں واپس کرنا چاہتا ہوں۔ جو بھی اپنی خوشی سے ایسا کرنا چاہے کر سکتا ہے اور جو ان کے عوض ہم سے کچھ لینا چاہے وہ ایسا بھی کر سکتا ہے۔ میں اوّلین حاصل ہونے والے غنائم میں سے اس کا حق واپس کر دوں گا اور ساتھ ہی اپنے اور اپنے خاندان یعنی بنو عبدالمطلب کے قیدی واپس کرنے کا اعلان فرمایا۔

صحابہ کرامؓ تو اپنی جانوں اور اپنے بیوی بچوں اور ماں باپ سے بھی بڑھ کر آپؐ سے محبت کرنے والے تھے۔ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کی خوشی کی خاطر ہم خوش دلی سے اپنے قیدی ھوازن کو واپس کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس جذبے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے لیکن آپ نے مناسب سمجھا کہ سب کی رضامندی اور خوش دلی معلوم ہو جائے۔ چنانچہ فرمایا: مجھے یہ پتا نہیں چل رہا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی کیونکہ عام مجمع میں سب بول رہے تھے۔ اس لیے تم واپس جاؤ اور تمہارے سردار اور نگران میرے پاس آ کر اپنے لوگوں کا موقف پیش کریں۔ آپ کے اس ارشاد پر سب لوگوں نے خوشی خوشی اپنے قیدی واپس دینے کا اظہار کیا اور ان کے نگرانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا اور یوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم احسان اس دشمن قوم پر ہوا کہ تمام قیدی بغیر کسی عوض معاوضہ کے واپس کر دیے اور اپنے مخلص وفا شعار محبت کرنے والے صحابہ کے جذبات کا بھی اس طرح خیال رکھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر ایک قیدی کے بدلے میں چھ چھ اونٹ دیے جائیں گے۔ حضرت عمر کی محبت و اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نمونہ تھا کہ قیدیوں کی اس آزادی کے وقت وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ غلام خوشی سے جھوم رہے ہیں، قیدی خوشی سے جھوم رہے ہیں۔ پوچھنے پر پتا چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قیدی آزاد کر دیے ہیں تو انہوں نے یہ سنتے ہی کسی قسم کی مزید جستجو اور تحقیق کی ضرورت نہ سمجھی اور فوراً اپنے بیٹے سے کہا کہ اے عبداللہ! جاؤ اور میری اس لونڈی کو آزاد کر دو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمائی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ھوازن کے ان قیدیوں کو نہ صرف بغیر کسی عوض معاوضہ کے آزاد فرما دیا بلکہ انہیں کپڑے بھی عطا کیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً فرمایا۔ فَلَا یَخْرُجُ الْحُرُّ مِنْهُمْ اِلَّا كَاسِيًا کہ ان میں سے کوئی بھی آزاد ہونے والا نئے لباس کے بغیر نہ جائے۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل کے لیے نئے کپڑوں کی خریداری کے لیے ایک صحابی بُسْر بِنْ سُفیان کو بھیجا تو وہ نئی چادریں لے کر آئے اور ہر قیدی کو نیا لباس بھی دیا گیا۔

(صحیح بخاری کتاب العتق باب من ملک من العرف رقیقا حدیث 2539-2540) (ماخوذ از سیرت النبی لابن ہشام صفحہ 130 دار الکتب العلمیۃ 2001ء) (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 309 تا 314 بزم اقبال لاہور)

(غزوہ حنین از باشمیل صفحہ 266 نفیس اکیڈمی)

روایت کے مطابق تین افراد ایسے تھے کہ انہوں نے اپنے قیدی واپس دینے سے انکار کر دیا۔ اَقْرَعْ بِنْ حَابِس نے کہا کہ جہاں تک میرے اور بنو تمیم کا تعلق ہے ہم انکار کرتے ہیں۔ عُیَیْنَہ بِنْ حِصْن فَزَارِی نے کہا کہ میں اور میرا قبیلہ بنو فَزَارَہ انکار کرتے ہیں اور عباس بن مِرْدَاس نے کہا کہ میں اور بنو سُلَیْم قیدی واپس نہیں کریں گے لیکن بنو سُلَیْم نے سنتے ہی اپنے سردار کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو کچھ ہمارا ہے وہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا۔

بعض دوسری روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو ھوازن کے تمام قیدی آزاد ہیں اور جو اپنا قیدی آزاد نہیں کرنا چاہتا اس کو اس کے بدلے بیت المال سے چھ جوان اونٹ بطور معاوضہ دیے جائیں گے۔ چنانچہ اس پر وہ سب لوگ بھی راضی ہو گئے جو اپنے قیدی دینے کو تیار نہ تھے اور یوں بنو ھوازن کے چھ ہزار قیدی آزاد کر دیے گئے۔

بعض روایات کے مطابق عُیَیْنَہ بِنْ حِصْن فَزَارِی نے اپنا قیدی پھر بھی واپس نہ کیا لیکن اس نافرمانی کی وجہ سے اس کو سخت شرمندگی اٹھانی پڑی اور وہ خیر و برکت سے بھی محروم رہا۔

چنانچہ لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ سب نے اپنے قیدی واپس کر دیے ہیں سوائے عُیَیْنَہ کے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسے گھاٹے میں رکھے۔ اس کے قیدی کا واقعہ یوں ہے کہ اس نے جوان عورت کے بجائے ایک بوڑھی عورت کو بطور قیدی کے لیا تھا اور لوگوں کے پوچھنے پر بتایا کہ اس کے خاندان والے جب اس کو چھڑانے کے لیے آئیں گے یعنی اس بڑھیا کو تو مجھے اس کا منہ مانگا فدیہ ملے گا کیونکہ اس کی آل اولاد کثیر تعداد میں ہوگی۔ اب جب سارے قیدی آزاد کر دیے گئے لیکن اس نے آزاد کرنے سے انکار کر دیا تو اس بوڑھی عورت کا بیٹا عُیَیْنَہ کے پاس آیا اور اس کو کہا کہ سو اونٹ کے عوض ہماری والدہ کو آزاد کر دو۔ عُیَیْنَہ نے سوچا کہ ابھی یہ قیمت کو مزید بڑھائے گا۔ چنانچہ اس نے آزاد کرنے سے انکار کر دیا جس پر اس کا بیٹا واپس چلا گیا۔ کچھ دیر بعد جب عُیَیْنَہ کو یہ احساس ہوا کہ وہ دوبارہ واپس نہیں آئے گا تو عُیَیْنَہ خود اس کے بیٹے کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ جتنے اونٹ تم دے رہے تھے کیا اب بھی دیتے ہو تو اس لڑکے نے کہا کہ اب تو میں پچاس اونٹ دوں گا۔ اس طرح کرتے کراتے دس اونٹوں تک بات پہنچ گئی۔ وہ کچھ اَور مانگتا اور پھر وہ کہتا اچھا میں یہ بھی نہیں دیتا۔ تو کہتا اچھا پھر اتنے دے دو۔ آخر کم ہوتے ہوتے چلے گئے۔ آخر کار بات یہاں تک پہنچی کہ عُیَیْنَہ کہنے لگا کہ بڑھیا میرے سے مفت ہی لے جاؤ۔ اس پر لڑکا کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہر قیدی کو آزاد کرنے کے ساتھ لباس بھی دیا ہے اور یہ بڑھیا تو اس سے محروم رہ گئی۔ لہٰذا تم اس کے لیے لباس بھی دو۔ عُیَیْنَہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں میں تو پہلے ہی بہت غریب ہوں۔ میں نے لالچ کیا تھا اس میں بھی مارا گیا لیکن لڑکا بضد رہا کہ کچھ نہ کچھ تو ضرور دو۔ آخر عُیَیْنَہ کو اپنی چادر دینی پڑی اور یوں وہ لڑکا اس قیدی عورت کو بھی لے کر گیا اور ساتھ لباس بھی اور جاتے جاتے یہ بھی اس شخص عُیَیْنَہ کو کہتا گیا کہ تمہارا دماغ فہم و فراست سے بالکل خالی ہے۔ موقع سے فائدہ اٹھانے کی تم میں بالکل صلاحیت نہیں اور اس کے دوسرے ساتھی بھی اس پر طعن و تشنیع کرتے رہے۔

(سبل الھدیٰ، جلد 5 صفحہ 393-394 دار الکتب العلمیۃ 1993ء) (غزوۂ حنین از باشمیل صفحہ 295-297 نفیس اکیڈمی)

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 314-315 بزم اقبال لاہور)

(غزوات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از علی بن برہان الدین حلبی مترجم اردو صفحہ 680-681 دار الاشاعت 2001ء)

لالچ سے آخر اس کو کچھ بھی نہ ملا۔

بنو ھَوَازِن کے سردار اور مالک بن عوف کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ھوازن کے وفد سے ان کے سردار مالک بن عوف کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ طائف میں بَنُو ثَقِیْف میں ہے۔ آپؐ نے ان سے کہا کہ اسے اطلاع دو کہ اگر وہ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری قبول کرتے ہوئے آجائے تو اس کے اہل و عیال جو قیدی ہو چکے تھے وہ بھی اسے واپس کر دیے جائیں گے۔ بعض روایات کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اہل و عیال کے لیے یہ خاص حکم دیا تھا کہ وہ بطور غلام وغیرہ کے کسی کو نہ دیے جائیں اور ان کی رہائش کا انتظام مکہ میں اُمِّ عبدُاللہ بنتِ اَبِیْ اُمَیَّہ کے ہاں کر دیا گیا۔ انہوں نے اسے فوراً اطلاع پہنچائی۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے لیے اسی وقت تیار ہو گیا لیکن بَنُو ثَقِیْف سے اس وجہ سے ڈر گیا کہ اگر انہیں علم ہو گیا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہا ہے تو کہیں وہ اسے قید نہ کر دیں۔ اس لیے اس نے ایک گھوڑا اور اونٹ تیار کیا اور رات کی تاریکی میں طائف سے نکل کر جِعْرَانَہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے اہل و عیال بھی لوٹا دیے اور ایک سو اونٹ تحفۃً بھی دیے۔ آپ کی بخشش و عنایت دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا اور پھر ساری عمر ایک مخلص مسلمان رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس کو قوم ھوازن کے مسلمانوں کا حاکم اور اس کی فوج کا سالار بنا دیا۔ (غزوہ حنین از باشمیل صفحہ 299-300 نفیس اکیڈمی)

(السیرۃ النبویہ لابنِ ہشام صفحہ 797 أمر اموال هَوَازِن وسبایاها، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

یہ وہی مالک بن عوف تھا جو سارے بنو ھَوَازِن اور ثَقِیْف اور دوسرے قبیلوں کو اکٹھا کر کے لے آیا تھا کہ مسلمانوں کو نیست و نابود کر دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کا پیاسا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور عفو و درگزر کا کمال یہ ہے کہ آپ اس کی رشد و ہدایت کے پیاسے تھے اور جب وہ ہدایت کا طالب ہو کر آیا تو نہ یہ کہ سب کچھ معاف کر دیا بلکہ اسے وقت کی بیش قیمت دولت کے لحاظ سے سو اونٹ بھی عطا فرما دیے۔

اس جنگ کے قیدیوں میں ایک خاتون شَیْمَاء بھی تھیں، یہ ان کا لقب تھا ان کا اصل نام حُذَافَہ تھا۔ جب وہ گرفتار ہوئیں تو گرفتار کرنے والوں سے کہنے لگیں کہ میں تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوں مگر صحابہ نے نہ مانا۔ انصار کی ایک جماعت نے پکڑا اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے دانتوں کا نشان دکھایا اور کہا کہ آپؐ نے مجھے اس وقت کاٹا تھا یعنی بچپن میں اس وقت دندی کاٹ لی تھی جب میں آپ کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے تھی۔ بعد میں واقعہ آپ کو بھی یاد آیا ہوگا اور کہتی ہیں ہم اس وقت بکریاں چراتے تھے اور آپ کا رضاعی باپ میرا حقیقی باپ آپ کی رضاعی ماں میری حقیقی ماں ہے۔ یا رسول اللہ! یاد فرمائیں کہ میں آپ کے لیے بکریوں کا دودھ دوہتی تھی۔

آپؐ نے علامت سے پہچان لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہوئے اور اپنی چادر بچھا دی۔ فرمایا اس پر بیٹھو۔ آپؐ نے انہیں خوش آمدید کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اس سے رضاعی والدین کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بتایا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم بہتر سمجھو تو ہمارے پاس ٹھہر جاؤ۔ تمہیں عزت اور اکرام اور محبت ملے گی اور اگر تم اپنی قوم کے پاس واپس جانا چاہتی ہو تو میں تمہارے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں تم وہیں چلی جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں اپنی قوم کے پاس واپس جانا چاہتی ہوں۔ بہرحال انہوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تین غلام اور ایک لونڈی عطا کی اور انہیں ایک یا دو اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ آپ اس وقت حُنَین میں تھے۔ اس لیے آپ نے انہیں فرمایا جعرانہ چلی جاؤ اور اپنی قوم کے پاس رہو۔ مَیں طائف جا رہا ہوں۔ چنانچہ وہ جعرانہ آ گئیں۔ آپ نے جعرانہ میں ان سے ملاقات کی اور انہیں بکریاں اور بھیڑیں بھی عطا کیں۔ ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا جو مانگو تمہیں دیا جائے گا اور جو سفارش تم کرو گی وہ قبول کی جائے گی تو انہوں نے اپنی قوم بنو سعد کے ایک شخص جس کا نام بَجَاد تھا اس کی سفارش کی۔ اس شخص نے ایک مسلمان کو قتل کر کے اس کو جلا دیا تھا اور بھاگ گیا تھا لیکن صحابہ نے اس کو پکڑ لیا تھا۔ اب جب شَیْمَاء نے اس کی معافی کی سفارش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا۔ (غزوہ حنین از باشمیل صفحہ 389-390 نفیس اکیڈمی)

(سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد جلد 5 صفحہ 333 دار الکتب العلمیۃ 1993ء)

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 318-319 بزم اقبال لاہور)

تفصیل تو نہیں ہے لیکن پھر آپؐ نے بعد میں یقیناً اس کی دیت وغیرہ بھی ادا کی ہوگی۔

ابوداؤد کی روایت کے مطابق جعرانہ کے مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ کا بھی آپ سے ملنا بیان ہوا ہے۔ یہ کہا گیا ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ اس کی سند کمزور ہے۔ والدہ نہیں ملی تھیں۔ ممکن ہے کہ رضاعی

والدہ کا ملنا کسی اَور موقع کی بابت ہو یا راوی کو غلطی بھی لگی ہو کیونکہ عمومی روایات کے مطابق جنگ حنین سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ کی وفات ہو چکی تھی۔ (غزوہ حنین از باشمیل صفحہ 289 نفیس اکیڈمی)

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی برّ الوالدَین حدیث 5144)(ماخوذ از سیرت ابن کثیر جلد 3 صفحہ 690 دار المعرفہ بیروت لبنان 1976ء)

(فتح الودود جلد 7 صفحہ 410 مکتبہ جائزۃ دبی الدولیۃ للقرآن الکریم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ ہجرت کی تھی اس وقت اہلِ مکہ نے اعلان کیا تھا کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے گا اس کو سو اونٹ انعام دیا جائے گا۔ یہ واقعہ بڑا مشہور ہے۔ کئی دفعہ بیان بھی ہو چکا ہے۔ یہ سن کر سراقہ بن مالک جو تھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا اور آپؐ تک پہنچا لیکن اس وقت معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی اور سراقہ کو بے بس کر دیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تھا کہ سراقہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اس وقت اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے امان کی ایک تحریر بھی لکھ کر دی جانے کی درخواست کی تھی وہی سراقہ وہی امان نامہ لیے جعرانہ مقام پر حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔ (ماخوذ از دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ ﷺ جلد 9 صفحہ 306-307 بزم اقبال لاہور)

اس موقع پر حضرت عمرؓ کی ایک نذر کا بھی ذکر ملتا ہے جو انہوں نے مانی تھی۔ حضرت عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دورِ جاہلیت میں میں نے ایک نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک دن اعتکاف کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ جائیں اور نذر پوری کریں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ گئے اور اپنی نذر پوری کی۔ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب من لم یر علیہ اذا اعتکف حدیث 2042)

(فتح الباری کتاب المغازی جلد 8 صفحہ 43 قدیمی کتب خانہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی جعرانہ میں ہی تھے کہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے ارادے سے یہاں سے مکہ تشریف لے گئے اور روایات کے مطابق رات کو گئے اور اسی رات کو ہی واپس تشریف لائے۔ آپؐ چونکہ بہت تھوڑے وقت کے لیے گئے تھے اس لیے لوگوں نے یہی سمجھا کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف ہی نہیں لے گئے۔ (غزوات النبی ﷺ از امام حلبی مترجم اردو، صفحہ 683 دار الاشاعت 2001ء)

(عمدۃ القاری کتاب الحج جلد 9 صفحہ 301 دار احیاء التراث 2003ء)(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ ﷺ جلد 9 صفحہ 375 بزم اقبال لاہور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ واپسی کے بارے میں لکھا ہے کہ ذوالقعدہ کے بارہ دن ابھی باقی تھے اور جمعرات کا دن تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ واپسی کا سفر شروع فرمایا۔ اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عَتَّابْ بِنْ اَسِیْدْ کو مکہ کا عامل مقرر فرما چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ حضرت مُعَاذْ بِنْ جَبَلْ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کو پیچھے چھوڑا تا کہ وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی تعلیم دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جانور اپنے ساتھ رکھے تا کہ راستے میں ملنے والے لوگوں کو عطا کر سکیں۔ آپ وادی جعرانہ سے چلے۔ سَرَف سے ہوتے ہوئے پھر مَرُّ الظَّهْرَان پہنچے اور پھر نو دن کے سفر کے بعد مدینہ پہنچ گئے۔ ذوالقعدہ کی تین راتیں ابھی باقی تھیں۔

ان ساری مہمات اور فتح مکہ، فتح ھوازن اور اہلِ طائف پر حملے میں دو ماہ اور سولہ دن صَرف ہوئے۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد جلد 5 صفحہ 406-407 دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

(غزوہ حنین از باشمیل صفحہ 306-307 نفیس اکیڈمی)

مستشرقین اعتراضات کرتے ہیں انہوں نے فتح مکہ، غزوۂ حنین، غزوۂ طائف وغیرہ کے بارے میں اعتراض کیا ہے۔ گو مستشرقین کو کوئی حقیقی بات تو قابلِ اعتراض نہیں ملی البتہ ان کے ایک دو اعتراض ایسے ہیں جن کو مَیں بیان کر دیتا ہوں۔ چنانچہ ولیم منٹگمری واٹ جو عصرِ حاضر کا مستشرق ہے یہ کہتا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ سوائے چند ایک عورتوں کے جو کبار صحابہؓ کو دی گئیں باقی لوٹ کا مال اور قیدی مسعود بن عَمْرُو غِفَارِی کی نگرانی میں جعرانہ میں رکھے گئے۔

(Muhammad at Madina by W.Montgomery Watt Page73Chapter The Battle of Hunayn, The Consolidation of Victory Oxford University Press Karachi2006)

اسی طرح سر ولیم میور لکھتا ہے کہ قیدیوں میں سے تین خوبصورت عورتیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئیں آپ نے ان میں سے ایک حضرت علی، ایک عثمان اور ایک حضرت عمر کو عطا کر دی اور حضرت عمر نے اپنے حصہ والی عورت اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو دے دی۔ باقی دو کے بارے میں معلوم نہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ بہرحال لکھتا ہے کہ اس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ کا اندرونی علم ہو جاتا ہے کہ آپ ایسی قیدی لڑکیاں ان کو دے رہے ہیں جن میں سے ایک آپ کی بیوی کا والد ہے اور دو آپ کی بیٹیوں کے خاوند ہیں۔

(The Life of Mahomet by Sir William Muir page435Chapter The Hawazinite Prisoners Released,Mahomet Presents Female Slaves to Ali,Othman and Omar London Smith,Elder,&CO.,15Waterloo Place1878)

یعنی کہ خویش پروری کی ہے جو پہلے دے دیا۔

پھر اعتراض سے یا شرارت سے ایک واقعہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں بھی کوئی وزن نہیں ہے کیونکہ غزوہ حنین کے موقع پر قیدیوں کی اس طرح کی تقسیم جس میں لونڈیوں کو اس طرح دینے کا بیان ہو اس کا ذکر سیرت حَلَبِیَّہ، طبقات اِبْنِ سَعْد میں نہیں ملتا البتہ مال کی تقسیم کا ذکر ملتا ہے۔ طبقات ابنِ سعد میں لکھا ہے کہ اس روز مسلمانوں کو چھ ہزار قیدی ملے۔ مشرکین مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے اور کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔ آپ نے ہمارے مال عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ جس کے پاس ان میں سے کچھ ہو اور اس کا دل واپس کرنے پر راضی ہو تو یہ راستہ بہتر ہے۔ جو راضی نہ ہو تو وہ ہمیں دے دے یہ ہم پر قرض ہوگا۔ جب ہم کچھ پائیں گے تو یہ قرض ادا کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم راضی ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم شاید تم میں سے کوئی ایسا موجود ہو جو راضی نہ ہو جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے لہٰذا تم اپنے نمائندے بھیجو جو ہمارے پاس اسے پیش کریں۔ آپ کے پاس نمائندے پیش کیے گئے کہ وہ لوگ راضی ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء 2 صفحہ 118 غزوہ رسول اللہ ﷺ الی حنین دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پہلے غزوۂ حنین کے قیدیوں کے انتظامات اور ان کی رہائی کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحیمانہ حکمتِ عملی کے بارے میں مستند تاریخوں کے حوالے سے تفصیل بیان ہو چکی ہے۔ اس تاریخی حقیقت سے خود سر ولیم میور بھی بخوبی آگاہ ہے۔ اسی وجہ سے میور اس تفصیل کو باوجود اپنی معترضانہ طرز پر بیان کرنے کے اس سچائی کے اظہار سے رک نہیں سکا۔ وہ لکھتا ہے کہ حنین کے تمام قیدی آزاد کر دیے گئے تھے۔

(The Life of Mahomet by Sir William Muir page435Chapter The Hawazinite Prisoners Released,Mahomet Presents Female Slaves to Ali,Othman and Omar London Smith,Elder,&CO.,15Waterloo Place1878)

اس کا یہ بیان بذاتِ خود اس کے اعتراض کی تردید کرتا ہے۔ اس غزوہ کے واقعات کا جائزہ یہ بتاتا ہے کہ ابتدا میں قیدیوں کو نگرانی کے لیے صحابہ کے سپرد کیا گیا تھا لیکن ساتھ یہ بھی واضح ہے کہ انتظامات کو آخری شکل دے کر ان سب کو حضرت مسعود بن عمرو غِفَاری کی زیرنگرانی جعرانہ بھجوا دیا گیا تھا۔ پھر جب طائف سے واپس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھوازن والوں سے گفت و شنید کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص رحیمانہ حکمتِ عملی کے ساتھ ہر شخص کے سپرد قیدی کو آزاد کروا دیا تھا۔ پہلے بیان شدہ تفصیل میں یہ سب کچھ بیان ہو چکا ہے میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے اور معروف مستشرق منٹگمری واٹ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کیونکہ وہ اسی جگہ لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لمبے عرصہ بعد سننے والوں نے ایسے قصوں میں حاشیہ آرائی کی ہے یا ممکن ہے کہ یہ قصے خود ساختہ و خود تراشیدہ ہوں۔

(Muhammad At Medina by W.Montgomery Watt page73Chapter The Battle of Hunayn,The Consolidation of Victory Oxford University Press Karachi2006)

ایک اور اعتراض مارگولیس نے طائف کے سردار مالک بن عوف نصری کے بارے میں کیا ہے کہ اسے یعنی مالک بن عوف کو جبراً مسلمان بنا لیا گیا تھا۔

(Mohammed And The Rise of Islam by D.S Margoliouth Page Chapter The Taking of Meccah G.P Putnam's Sons New 403 York and London The Knickerbocker Press Third Edition)

مارگولیس کا یہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہے اور مستشرقین کے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق عمومی رویہ کی مثال ہے کہ کس طرح اس رحمۃ للعالمین کی شفقت کے واقعہ کو بھی جبر کا رنگ دیا جاتا ہے جس کا حقیقت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل سیرت ابن ہشام میں درج ہے کہ جب حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد ھوازن کی رحم کی اپیل قبول فرماتے ہوئے ان کے قیدی اور اموال انہیں واپس کر دیے تو جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے آپ کو طائف میں موجود سردار مالک بن عوف کا بھی خیال آیا اور آپ نے ان سے پوچھا کہ مالک بن عوف کا تو بتاؤ کہ اس کا کیا حال ہے؟ عرض کیا گیا وہ ثقیف کے ساتھ طائف میں ہے۔ تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی رحم کا ایک بار پھر مالک بن عوف کے حق میں مظاہرہ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا کر اسے خبر کرو کہ اگر وہ اسلام قبول کر لے تو اس کے اہل و عیال اور مال اسے لوٹا دیے جائیں گے۔ اور اسی پر بس نہیں بلکہ فرمایا کہ اسے ایک سو اونٹ بھی دیے جائیں گے۔

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فاتح ہیں کوئی غرض یا فائدہ مالک بن عوف سے آپؐ کو مطلوب نہیں ہے اور کسی بھی قانون کے تحت مالک بن عوف کے تعلق میں آپؐ ایک ذرّے کے بھی ذمہ دار نہیں ہیں لیکن اپنے ازلی جذبہ رحم کے ساتھ اسے اسلام قبول کرنے کا پیغام بھجواتے ہیں اور اس کے اہل و عیال اور مال اور اونٹ عطا کرنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔

ادھر مالک کے دل میں بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام پہلے ہی گھر کر چکا تھا چنانچہ جب اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام ملا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے روانہ ہوا۔ طائف سے چل کر جعرانہ یا مکہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ملے۔ مالک اب مسلمان ہو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے اہل اور ان کے اموال اور مزید سو اونٹ عطا فرمائے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرتے وقت انہوں نے اشعار بھی کہے جن میں سے ایک شعر یہ تھا کہ

مَا اِنْ رَاَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِہٖ فِی النَّاسِ کُلِّھِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٍ

کہ میں نے سب لوگوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا شخص نہ کبھی دیکھا ہے اور نہ کبھی اس پائے کے شخص کے متعلق سنا ہے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 797 امر اموال ھَوَازِن و سبایاھا......دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

تو یہ تھے کُل واقعات حُنَین کے۔ بعد میں باقی سَرِیَّات ان شاء اللہ بیان ہوں گے۔

اس وقت میں دو مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان کا جنازہ بھی بعد میں پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم ڈاکٹر لئیق احمد فرخ صاحب۔ یہ کینیڈا میں تھے۔ وہاں فوت ہوئے۔ انہوں نے کافی سال واقف زندگی ڈاکٹر کے طور پر افریقہ میں خدمت انجام دی ہے۔ ان کی گذشتہ دنوں تراسی سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ مرحوم موصی بھی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ مجلس نصرت جہاں کے تحت 1974ء میں یہ گھانا بھجوائے گئے۔ 1978ء تک وہاں سینٹرل ہسپتال میں خدمت انجام دیتے رہے۔ تین سال وقف کی تکمیل کے بعد ان کی خرابی صحت کی وجہ سے انہوں نے رخصت چاہی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو مزید ایک سال کام کرنے کے لیے کہا۔ بڑے بڑے Complicated کیس ان کے پاس آتے تھے۔ جو مشکل کیس تھے ان کے پاس آتے تھے۔ یہ بعض کیسز refer کرتے تھے کہ دوسرے ہسپتال، سرکاری ہسپتال میں لے جائیں لیکن مریض کہتا تھا کہ نہیں اگر میں نے علاج کرانا ہے تو احمدیہ ہسپتال سے اور احمدی ڈاکٹر سے کرانا ہے اور کئی ایسے آپریشن ہوئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے جن کی امید بھی نہیں ہوتی تھی۔ بہرحال ایسا ہی ایک کیس آیا جو Strangulated ہرنیا کا تھا۔ بڑا مشکل کیس تھا اس کو آپ نے کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے کامیاب کیا۔ 84ء میں یہ دوبارہ افریقہ میں گیمبیا بھجوائے گئے۔ اور 1993ء تک انہوں نے وہاں وقف کیا اور بڑی وقف کی روح کے ساتھ خدمت کی۔

ان کے بیٹے نے لکھا ہے اور بہت صحیح باتیں لکھی ہیں کہ بڑے خاموش طبیعت کے آدمی تھے۔ دعا گو عاجزی اور انکساری اور صبر و استقامت کی مثال تھے۔ پوری زندگی خدمت انسانیت میں گزاری۔ وقف کے دوران خاص طور پر گیمبیا کے چھوٹے اور پسماندہ گاؤں انجوارا میں حالات بہت مشکل تھے۔ کھانے کو بھی کچھ نہیں ہوتا تھا، گرمی بھی تھی۔ بجلی پانی کچھ بھی نہیں تھا لیکن وہاں خدمت کرتے رہے۔ کہتے ہیں میں بھی بیمار تھا اور میرے پاؤں میں چھالے نکل آتے تھے تو مجھے اٹھا کے سکول لے کے جاتے تھے۔ گاڑی میں بٹھاتے اور وہاں سکول میں چھوڑ کے جاتے لیکن کبھی شکوہ نہیں کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1988ء میں وہاں دورہ کیا ہے تو خاص طور پر ان کے گھر گئے اور گھر میں وہاں بیٹھنے کی کرسیاں بھی نہیں تھیں لیکن بہرحال حضور نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ کھانا بھی کھاؤں گا اور باقی سب سٹاف کو کہا کہ باہر جاؤ اور یہ کہتے ہیں ان کے لیے بڑا اعزاز تھا۔ ہمارے لیے بڑی سعادت کا باعث تھا۔ لاہور میں ملازمت کے دوران ایک واقعہ بیان کیا کرتے تھے کہ میرا بلڈ پریشر بہت لو ہو گیا اور میز پر لیٹ گیا اور مجھے لگ رہا تھا کہ وفات ہونے والی ہے۔ ڈاکٹرز اپنے آپ پر کچھ وہم بھی کرتے ہیں اور پتا بھی ہوتا ہے لیکن اسی دوران میں آپ کو آواز آئی کہ ابھی وقت نہیں آیا۔ کینیڈا جا کے آئے گا اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پھر کمال رنگ میں کئی سالوں بعد اس کو وہاں پورا کیا۔

ایک دفعہ جب یہ گھانا سے واپس آئے ہیں تو 1978ء میں ان کی جماعت کا وفد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو ملنے گیا۔ خلیفۃ المسیح الثالث نے کہا کہ تم واپس آ گئے ہو؟ مَیں تمہیں دوبارہ بھیجوں گا جہاں سے آئے ہو تو کہتے ہیں مجھے سمجھ نہیں آئی کیونکہ میں تو دوبارہ وقف نہیں کر رہا تھا لیکن 1983ء میں سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ کا خط ملا کہ تمہاری تقرری زیر غور ہے اس لیے آؤ اور 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ گیمبیا افریقہ بھجوا دیا اور کہتے ہیں یہ مجھے عجیب لگا۔ میرے لیے معجزہ تھا کہ ایک خلیفہ نے ایک بات کی دوسرے نے اس کو پورا کر دیا۔

وہاب آدم صاحب مرحوم سابق امیر گھانا کہا کرتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب جب بھی کسی مریض کی نازک حالت دیکھتے تو فوراً نفل پڑھنے لگ جاتے تھے۔

مَیں بھی ان کے قیام کے دوران گھانا میں رہا ہوں۔ مَیں نے ان کے ساتھ وقت گزارا ہے۔ مَیں نے ان کو دیکھا ہے۔ انتہائی شریف النفس، عاجز اور خدمت کرنے والے انسان تھے۔ واقفین کا بہت احترام کرنے والے تھے۔ مہمان نوازی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی بلکہ دونوں میاں بیوی مہمان نواز ہیں۔ بہت خصوصیات ایسی تھیں جو بہت کم لوگوں میں ہوتی ہیں

داؤد حنیف صاحب جو آجکل جامعہ کینیڈا کے پرنسپل ہیں گیمبیا میں امیر جماعت ہوتے تھے۔ کہتے ہیں ہر وقت خدمت انسانیت کے لیے تیار رہتے تھے۔ نہ رات دیکھتے، نہ دن دیکھتے صرف یہ دیکھتے کہ کوئی مصیبت زدہ ہے تو فوراً اس کی خدمت کرنی ہے۔ جس علاقے کے ہسپتال میں ان کو لگایا گیا وہاں چھوٹا سا علاقہ تھا۔ دو فیریاں تبدیل کر کے وہاں جانا پڑتا تھا اور رہائش بھی ان کی پرانے متروک سٹور میں تھی جس کو صفائی کر کے گھر کے طور پہ بنایا گیا تھا لیکن بڑی خوشی سے وہاں رہے۔ نہ بجلی تھی، نہ پانی تھا، نہ ٹیلیفون تھا۔ کنویں یا دریا سے خود پانی لانا پڑتا تھا۔ موم بتی یا لالٹین استعمال کی جاتی تھی۔ سرجری عموماً دن کے وقت سورج کی روشنی میں کرتے تھے اور اپنے جو آپریشن کے انسٹرومنٹس تھے ان کو گیس کے چولہے پر سٹیریلائز کر لیا کرتے تھے۔ ایسے حالات میں خدمات بجالاتے رہے۔ آجکل تو ڈاکٹر اس کو ماننے کو تیار ہی نہیں ہوں گے۔ ان کو پتا بھی نہیں ہے کہ یہ کس طرح ہوتا ہے۔

یہ وہیں مقیم تھے کہ ایک دفعہ چوروں نے وہاں ایک گھر میں ڈکیتی کی اور لوگوں کا شور پڑا۔ لوگوں نے چوروں کو گھیر لیا اس پر انہوں نے اپنے کٹلس جو تلوار نما ان کا ایک ہتھیار ہوتا ہے وہ نکالا اور ایک شخص کے مارا اس کے سر پہ شدید زخم آیا۔ فوری طور پر رات کو ڈاکٹر صاحب کو بلایا گیا۔ انہوں نے فوری طور پر اس کی سرجری کی اور ٹارچ لائٹ اور موم بتی کی روشنی میں اس کا آپریشن کیا جس کا آج تصور بھی نہیں ہو سکتا اور اللہ کے فضل سے سرجری کامیاب ہوئی اور وہ مریض بچ گیا۔

ایک دفعہ ایک غریب شخص ڈاکٹر صاحب کے پاس آیا۔ کہتا تھا کہ میرا گاؤں بہت دور ہے۔ ٹرانسپورٹ بھی میسر نہیں ہے۔ مریض میں لا نہیں سکتا۔ آپ مہربانی کریں مریض کو دیکھ لیں۔ وہ اسی وقت اس کے ساتھ چل پڑے اور مریض کو دیکھا اور اس کا علاج کیا وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس علاقے کا جو ممبر آف پارلیمنٹ تھا اس کو یہ پتا لگا تو وہ اس بات پہ آپ کا شکریہ ادا کرنے آپ کے کلینک میں آیا اور جب بھی وہ آتا تو ہمیشہ آپ کے پاس ضرور ملنے کے لیے آتا اور اس بات کا اظہار کرتا کہ حقیقی رنگ میں انسانیت کی خدمت آپ ہی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ بیوی بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور انہیں صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ حمید احمد غوری صاحب حیدرآباد انڈیا کا ہے۔ یہ بھی گذشتہ دنوں چوہتر سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بیٹی اور چار بیٹے ہیں پوتے پوتیاں ہیں۔ سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کے چھوٹے بھائی تھے۔ صمد غوری صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جماعت البانیہ کے یہ والد تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گزار تھے۔ آپ کو قرآن مجید سے بے حد محبت تھی، پڑھتے رہتے تھے۔ حفظ کرنے کی بھی کوشش کرتے تھے۔ جب تک صحت رہی نوافل ادا کرنے کے بعد فجر سے پہلے محلے میں احمدی گھروں میں جا کر نماز کے لیے دستک دیتے ہوئے مسجد جاتے تھے۔ فجر کی نماز پہ لوگوں کو بلاتے۔ حج اور عمرے کی سعادت بھی ان کو نصیب ہوئی۔ خلافت کے حکموں پر چلنے والے تھے اور ہر چھوٹے سے چھوٹا حکم یا بڑے سے بڑا حکم بھی تھا تو کوشش یہ ہوتی تھی کہ میں اس پہ عمل کروں اور کیونکہ جماعت میں خطبات بھی دیتے تھے تو کہتے کہ خود عمل کروں گا اور پھر جماعت کو بتاؤں گا اور اس پر یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب بھی ہوتے تھے۔

ہومیوپیتھی کا علاج بھی کیا کرتے تھے۔ گھر میں دوائیوں کا ذخیرہ رکھا ہوا تھا۔ مریضوں کو مفت دیا کرتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ ایک قریبی عزیز نے بتایا کہ میرا بقایا ہو گیا تھا حصہ آمد کا تو مرحوم سیکرٹری مال کے پاس گئے اور اس کی طرف سے وہ چندہ ادا کر دیا اور اس کے بعد تنبیہ کی کہ آئندہ سے یہ تمہارا بقایا نہ ہو۔ پہلے چندہ دیا کرو۔ بہت صلہ رحمی کرنے والے اور بار بار اپنے رشتہ داروں کو گھر پر اکٹھا کرتے تھے۔ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے۔ مرکزی نمائندوں اور مبلغین کی بہت عزت کرتے تھے۔ نائب امیر حیدرآباد اور سیکرٹری تعلیم القرآن اپنے حلقے کے صدر جماعت بھی رہے۔ ناظم انصار اللہ بھی رہے۔ نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ بہرحال کافی ان کی جماعتی خدمات بھی ہیں۔ یہاں بھی ایک دفعہ جلسہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بیٹے جنازے میں شریک نہیں ہو سکے تھے جو البانیہ میں مبلغ سلسلہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ بہرحال ان کی نماز جنازہ بعد میں پڑھاؤں گا۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۴/اکتوبر ۲۰۲۵، صفحہ ۲ تا ۷)

☆......☆......☆

ارشاد باری تعالیٰ

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا○

(بنی اسرائیل:79)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○

(بنی اسرائیل:80)

ترجمہ: اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجّد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقامِ محمود پر فائز کر دے۔

طالب دعا : محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے

اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

طالب دعا : سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(بقیہ)

اِسلام کی امن اور جنگ کی طاقت کا مقابلہ

آؤ اب ذرا ان اعدادو شمار کی مزید تفصیل میں جا کر پورا حساب نکالیں کہ اسلام کی امن کی طاقت کو اس کی جنگ کی طاقت کے مقابلہ پر کیا وزن حاصل ہے۔ موٹے طور پر ہم دیکھ چکے ہیں کہ جنگ کے انیس سالوں نے چودہ سو مسلمان پیدا کئے اور اس کے مقابل پر امن کے دو سالوں نے اس تعداد میں آٹھ ہزار چھ سو مسلمانوں کا اضافہ کیا، لیکن اگر زیادہ حسابی نظر سے دیکھا جائے تو جو زمانہ ہم نے انیس سال کا شمار کیا ہے وہ دراصل کسروں میں جا کر اٹھارہ اور انیس سال کے درمیان یعنی قریباً ساڑھے اٹھارہ سال بنتا ہے اسی طرح ہم نے صلح حدیبیہ کے وقت جو تعداد چودہ سو شمار کی ہے اس کے متعلق صحیح روایات سے پتہ لگتا ہے کہ دراصل وہ چودہ سو اور پندرہ سو کے درمیان تھی۔ یعنی اسے ساڑھے چودہ سو سمجھنا چاہئے مگر ابھی اس کے علاوہ ایک اور فرق بھی ہے جو صحیح حسابی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے دور کرنا ضروری ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ تاریخ وحدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دعویٰ نبوت کے ابتدائی تین سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بالکل خاموشی کے ساتھ انفرادی تبلیغ میں گزارے تھے اور اسلام کی تبلیغ کو عام نہیں کیا تھا۔ پس ان ابتدائی تین سالوں کو ساڑھے اٹھارہ سال کے عرصہ میں سے منہا کرنا ضروری ہے۔ اس طرح جنگ کے زمانہ میں اصل تبلیغی جدوجہد کا عرصہ ساڑھے پندرہ سال بنتا ہے۔ گویا نتیجہ یہ نکلا کہ جنگ والے ساڑھے پندرہ سال میں ساڑھے چودہ سو مرد مسلمان ہوئے اور اس کے مقابل پر امن وصلح والے دو سال میں اس تعداد پر آٹھ ہزار پانچ سو پچاس کا اضافہ ہوا۔ اس طرح ان دونوں زمانوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ جنگ والے زمانہ کی رفتارِ ترقی ساڑھے پندرہ سال تقسیم چودہ سو پچاس یعنی 2900/31 فی سال بنی اور امن وصلح والے زمانہ کی رفتار 8550/2 فی سال نکلی اور اگلا حساب ایک بچہ بھی نکال سکتا ہے جو یہ ہے کہ ان دونوں کی باہمی نسبت ایک کے مقابلہ پر چھیالیس بنتی ہے۔ یعنی اگر جنگ کے زمانہ کی تبلیغی طاقت کا نتیجہ ایک ہو تو اس کے مقابل پر امن کے زمانہ کی تبلیغی طاقت کا نتیجہ چھیالیس ہوگا اور یہ بعینہٖ وہی نسبت ہے جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک عام مومن کے مقابلہ پر ایک نبی اللہ کی قرار دی ہے۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں:

اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْأً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

یعنی ”ایک مومن کی سچی رؤیا ایک نبی کی نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتی ہے۔“

اب غور کرو کہ یہ کیسی عجیب وغریب اور کیسی لطیف مطابقت ہے کہ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں اس کے جنگ کے زمانہ کی طاقت اس کے امن کے زمانہ کی طاقت کے مقابلہ پر بعینہٖ وہی حیثیت رکھنے والی ثابت ہوئی ہے جو ایک نبی اللہ کے مقابلہ میں عام مومن کی ہوا کرتی ہے اور یہ ایک باریک روحانی نکتہ ہے جس سے کئی اہم مسائل پر اصولی روشنی پڑتی ہے مثلاً:

(1) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی اصل روحانی طاقت امن کے زمانہ کی تبلیغ میں ہے نہ کہ جنگ کی معرکہ آرائی میں۔ اور عقلاً بھی یہی ہونا چاہئے کیونکہ وہ پرامن تبلیغ جس میں دلائل وبراہین اور آیات بینات کے ذریعہ اسلام کی خوبی اور برتری ثابت کی جائے یقیناً وہی اسلام کی اندرونی قوت کی علمبردار ہے اور اس کے مقابل پر جنگ کا ماحول ایک محض خارجی چیز ہے جو صرف منکرین کی عداوت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ اصل اندرونی طاقت جو گویا اسلام کے ذاتی اور مستقل جوہر کا رنگ رکھتی ہے خارجی عنصر کے نتائج پر بہرحال غالب ہونی چاہئے۔

(2) پھر اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا بلکہ خود اپنی روحانی طاقت اور اندرونی جاذبیت اور دلائل کے غلبہ سے پھیلا ہے۔

(3) اور پھر اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اصل ذاتی میلان امن وصلح کی طرف تھا نہ کہ جنگ کی طرف اور جنگ کی حالت صرف منکرین کی پیدا کی ہوئی چیز تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مجبوراً داخل ہونا پڑا۔

یہ وہ تین زبردست نتائج ہیں جنہیں قبول کرنے کے لئے ہر عقل مند اور منصف مزاج انسان مجبور ہے اور ان کے ذریعہ اسلام کی ابتدائی تاریخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرۃ وسوانح پر ایک ایسی اصولی روشنی پڑتی ہے کہ اس سے یہ سارا میدان ایک خاص قسم کے نور سے جگمگا اٹھتا ہے۔ بیشک جہاد بالسیف بھی اسلامی تعلیم کا ایک ضروری حصہ ہے کیونکہ جو قوم یا حکومت اسلام کو بزور مٹانے کے لئے تلوار اٹھاتی ہے یا اسلام کی اشاعت کو تلوار کے زور سے روکنا چاہتی ہے اس کے مقابلہ کے لئے اسلام بھی تلوار ہی اٹھانے کا حکم دیتا ہے اور نہ صرف تلوار اٹھانے کا حکم دیتا ہے بلکہ ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے ظالم دشمن کے خلاف اس طرح ڈٹ کر لڑو کہ گویا تم ایک سیسہ پلائی ہوئی آہنی دیوار ہو اور اسے ایسی مار مارو کہ صرف وہی نہیں بلکہ اس کے پیچھے آنے والے دوسرے دشمن بھی لرزہ براندم ہو کر منتشر ہو جائیں۔ مگر ان ظالم دشمنوں کو چھوڑ کر جو اسلام کے خلاف تلوار اٹھانے میں پہل کرتے اور اسلام کو جبر وطاقت کے زور سے مٹانے کے درپے رہتے ہیں اسلام ساری قوموں کے لئے پرامن تبلیغ کا پیغام لے کر آیا ہے اور اس کے اس پیغام میں اس کی روحانی طاقت کی شان اور اس کے خداداد براہین کا غلبہ مخفی ہے۔ اور یہی وہ جہاد ہے جسے اسلام میں تلوار کے جہاد کے مقابل پر جہاد کبیر (یعنی بڑا جہاد) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ جب ایک دفعہ صحابہ کی ایک پارٹی ایک غزوہ سے واپس لوٹی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اب تم جہاد اصغر سے لوٹ کر جہاد اکبر کی طرف آرہے ہو اور جب صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! جہادِ اکبر سے کیا مراد ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ”انسان کا اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا۔“

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 789 تا 791، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 01

رکھتا ہے اور طبی لحاظ سے اس کا استعمال صحت کو تباہ کرنے والا ہے۔ یہی حال سؤر کے گوشت کا ہے۔ اس کے استعمال سے بھی کئی قسم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور پھر سؤر میں بعض اخلاقی عیوب بھی پائے جاتے ہیں جو اس کا گوشت استعمال کرنے والوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اور جو چیز غیر اللہ کے نام پر ذبح کی جائے اس کا استعمال انسان کو بے غیرت بنا دیتا ہے اور اس کے دل سے اللہ تعالیٰ کا ادب دُور کر دیتا ہے۔ اسی طرح پینے کی چیزوں میں سے اسلام نے شراب کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ وہ انسانی عقل پر پردہ ڈالتی اور اس کی ذہانت اور علم کو نقصان پہنچاتی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے جس قدر چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اس کی وجہ ان کے جسمانی یا اخلاقی یا روحانی مضرات ہیں اور صرف ایسی ہی اشیاء کا کھانا جائز قرار دیا جو انسان کی جسمانی اور اخلاقی اور روحانی ترقی کا موجب ہوں۔ اور پھر حلال اشیاء میں سے بھی طیبات کے استعمال پر زیادہ زور دیا ہے یعنی ایسی اشیاء پر جو انسان کی صحت اور اُس کی طبیعت کے مطابق ہوں اور جن کے استعمال سے اُسے کوئی ضرر لاحق ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام نے اخلاق پر خوراک کے اثر کو تسلیم کیا ہے اور اس کو خاص قیود اور شرائط سے وابستہ کر کے اخلاق کے حصول کا ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 6، صفحہ 180، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

بقیہ حضور انور کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ فرانس کی ملاقات از صفحہ نمبر 13

پیدا کرے، ان کو بتائے کہ ہم تمہارے ہمدرد ہیں۔

جب تک احمدی ہیں، ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں تو ہم نے دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے، ہمیں اس عہد کو پورا کرنا چاہیے اور یہ دنیا تو چند دن کے بعد ختم ہو جائے گی۔ لیکن جو ہمیشہ کی دنیا رہنے والی ہے وہ تو اگلے جہان کی دنیا ہے، اس کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور اگر ہم یہ کریں گے تو ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جائیں گے، نہیں تو یہ چند دن کی دنیا گزار کے ہم تباہ ہو کے اس دنیا سے چلے جائیں گے، کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

تو آہستہ آہستہ سختی سے نہیں، پیار سے سمجھاؤ، دین کے قریب لاؤ، بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے کتنا تمہارے پر احسان کیا ہے، تمہیں نعمتیں عطا کی ہیں، تم لوگ غریب تھے، تمہیں یہاں لا کے ان ملکوں میں اللہ تعالیٰ نے بہتر حالات تمہارے پیدا کر دیے، تمہیں پڑھنے کے زیادہ موقعے مل گئے، تمہیں ترقی کے زیادہ موقعے مل گئے، تو ان باتوں کی قدر کرو اور اپنی حالتوں کو بہتر کرو۔ تو پھر ہی تم اللہ کے ہاں اس دنیا میں بھی reward حاصل کرو گے اور اگلے جہان میں بھی۔

تو پیار سے، محبّت سے اگر تعلق ہو اور ساری عاملہ نیک نیتی سے، ایک ہو کے، اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنی اصلاح بھی کرے اور اپنے آپس کے تعلقات میں بھی بہتری پیدا کرے اور جماعت کی جو لجنہ ممبرات ہیں، ان کے ساتھ بھی تعلقات پیدا کرے، ان کی اصلاح کی کوشش کرے اور پیار اور محبّت سے ہر ایک سے پیش آئے، ذاتی انائیں ختم کر دے، ذاتی رشتے داریوں کے تعلقات کو preference نہ دے بلکہ preference یہ ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو پھر لوگوں کی اصلاح بھی ہم کر سکتے ہیں، نہیں تو پھر جتنا مرضی زور لگا لیں، ہم پھر اصلاح نہیں کر سکتے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 24 اکتوبر 2024ء)

☆......☆......☆

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے
کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی

(بخاری، کتاب الاحکام)

طالب دعا: شیخ صادق علی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ
کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 266، ایڈیشن 1984ء)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں
اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کیلئے دُعا نہیں کرتا

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 562)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے بخاری پڑھنے کی ہدایت

حضرت خلیفہ اوّل مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میاں! تمہاری صحت ایسی نہیں کہ تم خود پڑھ سکو۔ میرے پاس آجایا کرو میں پڑھتا جاؤں گا اور تم سُنتے رہا کرو۔ چنانچہ اُنہوں نے زور دے دے کر پہلے قرآن پڑھایا اور پھر بخاری پڑھا دی۔ یہ نہیں کہ آپؓ نے آہستہ آہستہ مجھے قرآن پڑھایا ہو بلکہ آپؓ کا طریق یہ تھا کہ آپؓ قرآن پڑھتے جاتے اور ساتھ ساتھ اِس کا ترجمہ کرتے جاتے۔ کوئی بات ضروری سمجھتے تو بتا دیتے ورنہ جلدی جلدی پڑھاتے چلے جاتے۔ آپؓ نے تین مہینہ میں مجھے سارا قرآن پڑھا دیا تھا۔ اِس کے بعد پھر کچھ ناغے ہونے لگ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد آپؓ نے پھر مجھے کہا کہ میاں! مجھ سے بخاری تو پوری پڑھ لو۔ دراصل مَیں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحبؓ سے قرآن اور بخاری پڑھ لو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی مَیں نے آپ سے قرآن اور بخاری پڑھنی شروع کر دی تھی گو ناغے ہوتے رہے۔ اِسی طرح طب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت کے ماتحت میں نے آپؓ سے شروع کر دی تھی۔ طب کا سبق میں نے اور میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے ایک دن ہی شروع کیا تھا بلکہ میر صاحبؓ کا ایک لطیفہ ہے جو ہمارے گھر میں خوب مشہور ہوا کہ دوسرے ہی دن میر محمد اسحاق صاحب اپنی والدہ سے کہنے لگے اماں جان! مجھے صبح جلدی جگا دیں کیونکہ مولوی صاحب دیر سے مطب میں آتے ہیں۔ مَیں پہلے مطب میں چلا جاؤں گا تا کہ مریضوں کو نسخے لکھ لکھ کر دوں حالانکہ ابھی ایک ہی دن اُن کو طب شروع کئے ہوا تھا۔

غرض میں نے آپؓ سے طب بھی پڑھی اور قرآن کریم کی تفسیر بھی۔ قرآن کریم کی تفسیر آپؓ نے دو مہینے میں ختم کرادی۔ آپ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور کبھی نصف اور کبھی پورا پارہ ترجمہ سے پڑھ کر سُنا دیتے۔ کسی کسی آیت کی تفسیر بھی کر دیتے۔ اِسی طرح بخاری آپؓ نے دو تین مہینہ میں مجھے ختم کرادی۔ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں آپؓ نے سارے قرآن کا درس دیا تو اس میں بھی میں شریک ہو گیا۔ چند عربی کے رسالے بھی مجھے آپؓ سے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ غرض یہ میری علمیت تھی۔

(الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 569 تا 570)

بڑوں میں سمجھ اور فراست ہوتی ہے

ہم جب بچے تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت نانا جانؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ اپنے چھوٹے بیٹے محمد اسحاق کو دین کے لئے وقف کر دو۔ وہ جواب دیا کرتے تھے کہ پھر وہ کھائے گا کہاں سے؟ اِس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے آپ نے اپنے ایک لڑکے کو ڈاکٹر بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا رزق بھی اسے دے دے گا۔

میری صحت خراب تھی اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم مولوی صاحب سے کچھ طب پڑھ لو کیونکہ یہ ہمارا خاندانی پیشہ ہے۔ اِسی طرح قرآن اور بخاری پڑھ لو۔ جب میں نے حضرت خلیفہ اولؓ سے طب اور دینیات پڑھنی شروع کی تو نانا جان مرحوم نے میر محمد اسحاق صاحبؓ کو بھی میرے ساتھ بٹھا دیا۔ میری عمر تیرہ چودہ سال کی تھی اور میر صاحبؓ کی عمر مجھ سے دو سال کم تھی۔ پہلے دن جب وہ پڑھ کر آئے تو نانی اماںؓ نے لطیفہ سنایا کہ جب اسحاق سونے لگا تو اُس نے کہا مجھے صبح جلدی جگا دیں کیونکہ حضرت خلیفہ اولؓ کے پاس کثرت کے ساتھ مریض آتے ہیں اور انہیں انتظار میں گھنٹوں بیٹھنا پڑتا ہے میں صبح صبح جا کر مریضوں کے لئے نسخے لکھوں گا تا کہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ اِس پر وہ بھی ہنسے اور ہم بھی۔ ہم میر صاحبؓ سے مذاق بھی کیا کرتے تھے لیکن وہ تو بچوں کی باتیں تھیں بڑوں کو یہ باتیں نہیں سجتیں۔

بڑوں میں سمجھ، فہم اور فراست ہوتی ہے۔ وہ اگر ایسا کریں کہ اِدھر لڑکا سکول میں داخل کیا اور اُدھر اس کی تنخواہ کا مطالبہ شروع کر دیا تو وہ پاگل سمجھے جائیں گے۔ حالانکہ کام سکھانے والا تو اُس پر احسان کر رہا ہے۔ جب وہ اچھی طرح فن سیکھ لے گا تو اپنا کام الگ شروع کر لے گا۔

یورپ کی کتابیں پڑھ لو۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کوئی پیشہ ایسا نہیں جس میں شاگرد کچھ لے۔ وہ کچھ لیتا نہیں بلکہ استاد کو کچھ رقم دیتا ہے۔ استاد کام بھی سکھائے گا اور اس کے بدلہ میں کچھ لے گا بھی۔ لیکن یہاں ایسا نہیں۔ یہاں اگر کوئی کام سیکھنے کے لئے جاتا ہے تو پندرہ دن کے بعد یہ شکایت کرنے لگ جاتا ہے کہ وہ مجھے تنخواہ نہیں دیتا۔

(الفضل 14 ستمبر 1954ء جلد 8/43 نمبر 150 صفحہ 6-5)

پہلی تقریر، معارف قرآن بیان کرنا، درس دینا

ہمارے ایک استاد تھے۔ میں نے ان کو دیکھا ہے کہ جب میں درس دیتا تو وہ باقاعدہ میرے درس میں شامل ہوتے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں میرے ایک اور استاد تھے جب کبھی وہ درس دے رہے ہوتے تو پہلے صاحب مسجد میں آ کر انہیں درس دیتے ہوئے دیکھتے تو چلے جاتے اور کہتے تھے کہ اس کی باتیں کیا سُنی ہیں۔ یہ تو سنی ہوئی ہیں۔ مگر میرے درس میں باوجود اس کے کہ میں ان کا شاگرد تھا بوجہ اس کے کہ مجھ پر حسن ظنی رکھتے تھے ضرور شامل ہوتے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں اس کے درس میں اس لئے شامل ہوتا ہوں کہ اس کے ذریعہ قرآن کریم کے بعض نئے مطالب مجھے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ بعض لوگوں پر چھوٹی عمر میں ہی ایسے علوم کھول دیئے جاتے ہیں جو دوسروں کے وہم اور گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

اسی مسجد میں 1907ء میں سب سے پہلی دفعہ میں نے پبلک تقریر کی۔ جلسہ کا موقعہ تھا۔ بہت سے لوگ جمع تھے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ میں نے سورۂ لقمان کا دوسرا رکوع پڑھا اور پھر اس کی تفسیر بیان کی۔ میری اپنی حالت اس وقت یہ تھی کہ جب میں کھڑا ہوا تو چونکہ اس سے پہلے میں نے پبلک میں کبھی لیکچر نہیں دیا تھا اور میری عمر بھی اس وقت صرف 18 سال کی تھی۔ پھر اس وقت حضرت خلیفہ اولؓ بھی موجود تھے۔ انجمن کے ممبران بھی تھے اور بہت سے اور دوست بھی آئے ہوئے تھے۔ اس لئے میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ اس وقت مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے سامنے کون بیٹھا ہے اور کون نہیں۔ تقریر آدھ گھنٹہ یا پون گھنٹہ جاری رہی۔ جب میں تقریر ختم کر کے بیٹھا تو مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ میاں میں تم کو مبارک باد دیتا ہوں کہ تم نے ایسی اعلیٰ تقریر کی۔ میں تمہیں خوش کرنے کے لئے یہ نہیں کہہ رہا۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں بہت پڑھنے والا ہوں اور میں نے بڑی بڑی تفسیریں پڑھی ہیں مگر میں نے بھی آج تمہاری تقریر میں قرآن کریم کے وہ مطالب سنے ہیں جو پہلی تفسیروں میں ہی نہیں بلکہ مجھے بھی پہلے معلوم نہیں تھے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل تھا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت نہ میرا مطالعہ وسیع تھا اور نہ قرآن کریم پر لمبے غور کا کوئی زمانہ گزرا تھا۔

(الفضل 26 ستمبر 1941ء جلد 29 نمبر 221 صفحہ 3-2)

(تذکار مہدی صفحہ 127 تا 130، ایڈیشن 2020، یوکے)

۞۞۞۞

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا ۞ ہم کو وہی پیارا دِلبر وہی ہمارا
اُس بِن نہیں گزارا غیر اُس کے جھوٹ سارا ۞ یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِی

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ۞ مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصل اسلام تقویٰ ۞ خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے،
پس اللہ تعالیٰ سے محبت اور رسولؐ سے محبت کا تقاضا ہے
کہ قربانی میں ہمارے قدم ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/جنوری 2007ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com

HG EMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

طالب دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

خطاب

ہمارا جماعتی نظام ایسا ہے کہ اگر مقامی سطح سے شروع کر کے ریجنل اور پھر نیشنل لیول تک کے ممبرانِ عاملہ اپنے آپ میں مثبت تبدیلی لے آئیں تو قدرتی طور پر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پچاس فیصد کے قریب ممبران ایسے ہوں گے جو اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کرنے والے بن جائیں گے

ایک ماں ہونے کے ناطے سے آپ اپنی اولاد کے دلوں میں عبادت کا شوق تبھی پیدا کرسکتی ہیں، جب آپ خود اپنی عبادات کا حق ادا کرنے والی، ساری نمازیں ادا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ سے سچے تعلق کا اظہار کرنے والی ہوں

ہر احمدی اور لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو اُن توقعات کو سمجھنا چاہئے جو حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو ہم سے تھیں اور انہیں پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں تا کہ ہم حقیقی اسلام کے سفیر بن جائیں

ہمیشہ یادرکھیں کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے جو شرائطِ بیعت مقرر فرمائی ہیں یا جو بھی ہدایات جاری فرمائی ہیں، وہ ہماری نجات اور ہماری زندگیوں میں امن و آشتی پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ یہی وہ اقدار ہیں جن کی پہلے سے زیادہ آج دنیا کو ضرورت ہے۔ یہ مخلوق کو اپنے خالق سے ملانے کا ذریعہ ہے

یہی ہمارے گھروں میں امن کے قیام کا ذریعہ ہیں، یہی اقدار ہیں جو ہمیں اپنی اولاد کے دلوں میں راسخ کرنے کی ضرورت ہے

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی افراد جماعت کو ہدایات اور جماعت سے آپ کی بلند توقعات کے حوالہ سے اہم نصائح)

لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑ دے اور باقاعدگی سے اس کے پروگرام دیکھیں۔ کم از کم اس بات کو یقینی بنائیں کہ میرا خطبہ جمعہ اور خلیفۃ المسیح کے دیگر پروگرام ضرور دیکھیں۔ اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اُن کے بچے بھی بیٹھ کر یہ پروگرام ضرور دیکھیں

دنیا کے ہر حصّہ کے لوگ ایم ٹی اے کے ذریعہ سچائی کو پہچان کر احمدیت کی آغوش میں آ رہے ہیں۔ ایسی پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جیسا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے تھے۔ آپ علیہ السلام کی ساری تعلیمات قرآنِ کریم کی سچی تعلیم پر مبنی اور اللہ سے قرب پانے کا ذریعہ ہیں

خطاب سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے فرمودہ 25/ اکتوبر 2015ء بروز اتوار بمقام اسلام آباد، یوکے بزبان انگریزی کا اردو ترجمہ

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

تشہد تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ یوکے کا سالانہ نیشنل اجتماع آج اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ آپ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات وہ خواتین اور لڑکیاں ہیں جنہوں نے امامِ وقت حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو مانا ہے۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے جس جماعت کی بنیاد ڈالی، وہ جماعت ہے جس کا قیام قرآنِ کریم میں درج اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں ہونا تھا۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قرآنِ کریم کا متن اپنی اصلی حالت میں لکھا ہوا محفوظ تھا اور مسلمان کہلانے والے افراد کی کثیر تعداد دنیا میں موجود تھی اور ایسے لوگوں کی بھی بہت بڑی تعداد موجود تھی جنہوں نے قرآنِ کریم حفظ کیا ہوا تھا۔ مگر درحقیقت ان کی اکثریت قرآنِ کریم کی اصل تعلیمات کو یکسر بھلا چکی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا ایک ایسی جماعت قائم کی جائے جس کے ذریعہ دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کا دوبارہ ظہور ہو۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کی جماعت کو دوسروں کے لئے ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ نمونہ کے معنے یہ ہیں کہ دوسرے آپ کے قول وفعل سے متأثر ہوں اور جو دیکھیں اس پر وہ عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ سو آج آپ ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور انہیں اکنافِ عالم میں پھیلانے کا عہد کیا ہے۔

ایک اور موقع پر حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے متبعین اپنی تمام نفسانی خواہشات اور جذبات سے اپنا دامن پاک کرلیں کیونکہ جب آپ احمدی ہونے اور حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کریں گے تو دوسرے لوگ یقینا آپ کو انتہائی تنقیدی نگاہ سے دیکھیں گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ دوسرے لوگ میرے ماننے والوں کے عملی معیار کو جانچیں گے لہٰذا یہ اشد ضروری ہو جاتا ہے کہ احمدی مسلمان اخلاق کے انتہائی اعلیٰ معیار قائم کریں اور صرف اچھی عادات ہی اپنائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ماننے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں تا کہ کوئی ان پر الزام نہ لگا سکے یا یہ نہ کہہ سکے کہ یہ اچھے مسلمان نہیں یا یہ کہ احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں۔ لہٰذا ہر احمدی مرد و زن کو اپنی ان بھاری ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ اگر وہ اپنا اچھا نمونہ قائم نہیں کریں گے تو نہ صرف یہ کہ ان کا اپنا تأثر دوسروں پر اچھا نہیں پڑے گا بلکہ وہ ساری جماعت کی بدنامی کا بھی باعث ہوں گے۔ خواہ وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہوں، خدام الاحمدیہ یا مجلس انصار اللہ سے تعلق رکھتے ہوں، ان کو ہمیشہ حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یقینا اگر ذاتی نمونہ کمزور ہوگا تو پھر تبلیغ اور حقیقی اسلام کو پھیلانے کی مساعی لا حاصل رہیں گی اور کوئی ان باتوں پر دھیان نہیں دے گا۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر میری جماعت یہ چاہتی ہے کہ اسے ایک سچی جماعت سمجھا جائے تو لازم ہے کہ تمام افرادِ جماعت اپنی نفسانی خواہشات اور تمناؤں کو اپنے دین کی خاطر ترک کر دیں۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے بے شمار مواقع پر ہمیں بہت ہی خوبصورت انداز میں نصائح فرمائی ہیں اور ہدایات دی ہیں جن کو ہمیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ لجنہ اماء اللہ اپنے تعلیمی نصاب میں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کی کتب بھی شامل کرتی ہے اور بہت سی ممبرات ان کتب کا مطالعہ بھی کرتی ہیں اور بعض ان کتب پر مبنی امتحان بھی دیتی ہیں۔ ہم باقاعدہ طور پر آپ علیہ السلام کی کتب کے حوالے، جلسوں اور اجتماعات کے موقع پر اپنے خطابات اور تقاریر میں بھی شامل کرتے ہیں۔

لیکن اصل سوال یہ ہے کہ ہم حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے ارشادات اور ہدایات پر کس حد تک عمل کر رہے ہیں؟ مثلاً آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی آپ کی تصنیف ’’کشتیٔ نوح‘‘ کا بار بار مطالعہ کرے۔ اس کتاب میں احمدی خواتین کے لئے بھی بہت سی نصائح موجود ہیں جیسا کہ آپ علیہ السلام نے اس کتاب میں ان خوبیوں اور نیکیوں کا ذکر فرمایا ہے جن کے حصول کے لئے خواتین کو کوشش کرنی چاہئے اور ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں زندگی گزارنی چاہئے۔

یادرکھیں کہ تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں: پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جنہیں کوئی علم یا معلومات حاصل ہی نہ ہوں، ایسے لوگ اگر غلطی کریں تو ان کی غلطی قابلِ معافی ہوسکتی ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو صحیح راہ کا علم ہوتے ہوئے بھی غلط راہ اختیار کر لیتے ہیں، یقیناً ان سے ان کے اعمال کا مؤاخذہ ہوگا۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جنہیں صحیح راہ کا علم بھی ہوتا ہے اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے صحیح تعلیم کے برخلاف عمل کرتے ہیں جبکہ دوسروں کو اس پر عمل کر کے اپنی اصلاح کرنے کی نصیحت کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل صریحاً منافقت کے زُمرہ میں آتا ہے۔ اس لئے یہ بات اشد ضروری ہے کہ دوسروں کے اعمال کا جائزہ لینے سے پہلے ایک احمدی مسلمان کو اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہئے۔ اُنہیں اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ کیا ہم حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر خود عمل کر رہے ہیں؟ اُنہیں پوری سچائی سے اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ان کا اپنا دامن بے راہ رَوی اور گناہ سے پاک ہے؟

جماعت اور لجنہ کی ممبراتِ عاملہ کا یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کی اصلاح کریں۔ اگر وہ اس بات پر توجہ دیں گی تبھی وہ دیگر احمدیوں کو نیک نمونہ دکھا کر ان کی اچھی تربیت کرسکتی ہیں۔ تاہم اگر ممبرانِ عاملہ ہی صحیح معیار پر نہیں چلیں گے تو تمام جماعت پر اسکا منفی اثر پڑے گا۔ اسی لئے میں دوبارہ یہ بات کہتا ہوں کہ سب سے پہلے عاملہ ممبران اپنی ذاتی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خود اپنے معیار پر نگاہ رکھیں۔ ہمارا جماعتی نظام ایسا ہے کہ اگر مقامی سطح سے شروع کر کے ریجنل اور پھر نیشنل لیول تک کے ممبرانِ

عاملہ اپنے آپ میں مثبت تبدیلی لے آئیں تو قدرتی طور پر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پچاس فیصد کے قریب ممبران ایسے ہونگے جو اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کرنے والے بن جائیں گے۔ وہ ہماری کم عمر بچیوں اور دوسرے ممبرز کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ بن کر ان میں اچھائی اور نیکی پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔ وہ دوسروں پر یہ ثابت کردیں گے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنے نفس کی خواہشات کو پسِ پشت ڈال دیا جائے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ بات ازحد ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنی اخلاقی تربیت کے لئے آپ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرے۔ آپ علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ یہ لازم ہے کہ ہر احمدی قرآنِ کریم کی بار بار باقاعدگی سے تلاوت کرے، اس کے معنی پر غور کرے اور اپنی زندگی اس کے احکام کی روشنی میں گزارے۔ حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام نے مزید یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے اپنے گھروں میں عبادات اور نمازوں کے لئے ایک خاص دلی شوق پیدا کرنا ضروری ہے۔

ایک ماں ہونے کے ناطے سے آپ اپنی اولاد کے دلوں میں عبادت کا شوق تبھی پیدا کرسکتی ہیں جب آپ خود اپنی عبادات کا حق ادا کرنے والی، ساری نمازیں ادا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ سے سچے تعلق کا اظہار کرنے والی ہوں۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے بارہا اپنی جماعت کے افراد کو آپس میں محبت اور بھائی چارہ کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ اس کے بغیر جماعت کی وحدت خطرہ میں پڑسکتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ تمام احمدی ایک دوسرے سے محبت اور یگانگت کا برتاؤ کریں اور اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی محبت ہی حقیقی امن اور اطمینانِ قلب کی ضامن ہے۔ اس لئے ہمیشہ معاشرہ میں شفقت اور ہمدردی پھیلانے کی کوشش میں مصروف رہیں۔

آپ کو محض اپنی ذات اور اپنے خاندان کے لئے خیرخواہی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ تمام بنی نوعِ انسان کے لئے امن، تحفظ اور سکون سے زندگی بسر کرنے کی خواہش کرنی چاہیئے۔ ہم 'محبت سب کے لئے' کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہماری محبت کا دائرہ صرف 'دوسروں' کے لئے ہی نہ ہو بلکہ ہمیں آپس میں ایک دوسرے کا خیال رکھنا اور ایک دوسرے کی بھی مدد کرنی چاہیئے۔ افواہیں نہ پھیلائیں اور نہ ہی دوسروں کی کمزوریوں کو نمایاں کریں بلکہ بوجھ اُٹھانے میں ان کی مدد کریں، مشکلات کے حل میں ان کی مدد کریں اور آسانی پیدا کرنے والی بنیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو رحم اور ہمدردی کے جذبات کی روح کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں۔ لہٰذا جو چاہتے ہیں کہ ان کا شمار حقیقی مومنین میں ہو اور جو یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ قرآنِ کریم کی سچی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں تو انہیں ہمیشہ محبت، رِفق اور رحمدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ اگر آپ دوسروں سے احترام اور فراخ دلی کا مظاہرہ کریں گی تو آپ دیکھیں گی کہ بہت سی بری عادتوں مثلاً دوسروں کی بُرائی کرنے سے آپ کو قدرتی طور پر نجات مل جائے گی اور یہ بات آج کے معاشرہ میں بے حد اہمیت کی حامل ہے۔

میں نے گزشتہ دنوں ہالینڈ اور جرمنی میں مساجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ان دونوں ممالک میں غیر مسلم خواتین مہمانوں نے یہ تبصرہ کیا کہ خلیفہ نے جو کچھ کہا ہے، بہت اچھا کہا ہے اور یہ دنیا میں امن اور محبت پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے۔ مگر انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اب یہ دیکھنا چاہتی ہیں کہ احمدی کیسے ان کے الفاظ کا پاس کرتے ہیں اور کیسے ان خوبصورت تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر ہیں اور وہ دیکھنا چاہتے ہیں آیا احمدیوں کے قول و فعل میں مطابقت ہے۔ چنانچہ ہر احمدی اور لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو اُن توقعات کو سمجھنا چاہیئے جو حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو ہم سے تھیں اور انہیں پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں تاکہ ہم حقیقی اسلام کے سفیر بن جائیں۔

حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام نے بڑے درد سے فرمایا کہ جب تک ایک احمدی بیعت کی حقیقت اور اُن ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتا جو بیعت کرنے والے پر ہوتی ہیں، وہ حقیقی آزادی اور نجات حاصل نہیں کرسکتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں محض بیعت کے الفاظ ہی کو نہیں دیکھنا بلکہ ان کے صحیح مفہوم اور ان کی روح کو سمجھنا چاہیئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب ایک احمدی بیعت کے اصل معنی سمجھ لیتا ہے تبھی وہ ان پر عمل کرسکتا ہے۔

شرائطِ بیعت کے بارہ میں میرے خطبات کا ایک سلسلہ تھا جو بعد میں کتابی صورت میں بھی شائع ہوچکا ہے اور اسی سال کے شروع میں بھی مَیں نے شرائطِ بیعت کی روشنی میں زندگی گزارنے کے موضوع پر ایک خطبہ دیا ہے۔ یہ تمام خطبات باآسانی دستیاب ہیں۔ یقیناً ہمیں بار بار اپنے عہد کی شرائط پر غور کرتے رہنا چاہیئے۔ اور لجنہ اماء اللہ کی انتظامیہ کو بھی اس بات کو یقینی بنانا چاہیئے کہ شرائطِ بیعت کو لجنہ کی میٹنگز اور تقاریب میں زیرِ بحث لائیں اور ان سے متعلق آگاہی فراہم کریں۔

اگر ہم پہلی شرطِ بیعت کو لیں تو ایک احمدی ہر قسم کے شرک سے مجتنب رہنے کا عہد کرتا ہے۔ دراصل شرک کی بھی بہت سی اقسام ہیں۔ اس لئے ہمیں ان تمام قِسموں کے شرک سے اپنے آپ کو ہر قیمت پر بچانا ہوگا۔ ہمیں اپنی روزمرّہ زندگیوں میں محتاط رہنا ہوگا کیونکہ بعض بظاہر بے ضرر معلوم ہونے والی معمولی باتیں یا رسوم ہوتی ہیں جو شرک میں شامل ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر آپ اپنے کسی مقصد یا فائدہ کے حصول کے لئے کسی کی تعریف کرتی ہیں تو یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ پھر اسکی ایک اور مثال یہ ہے کہ جب ایک شخص اپنی خواہشات کی تکمیل کی دھن میں اتنا مگن ہوجاتا ہے کہ وہ حقوق اللہ یعنی اپنے فرائض بندگی سے ہی غافل ہوجاتا ہے، تو یہ بھی شرک ہے۔

دوسری شرطِ بیعت یہ ہے کہ ایک احمدی ہر قسم کے جھوٹ سے بچے۔ صرف دھوکہ دہی سے بچنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سچائی پر کاربند رہے اور اس کا قیام عمل میں لائے۔ اگر ہماری سب احمدی خواتین اجتماعی طور پر ہر قسم کے جھوٹ سے کنارہ کش ہوجائیں اور کسی حال میں سچائی کا دامن نہ چھوڑیں تو ساری جماعت کے ہر فرد کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ ایسا اس لئے ممکن ہے کیونکہ ہماری خواتین اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہیں اور اگر وہ سچائی کی اہمیت اپنی اولاد کے دلوں میں بٹھادیں تو انشاء اللہ اس کے بہت ہی وسیع اور دُوررس نتائج مرتب ہونگے۔

حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک احمدی کو ایسی کوئی بات کہنے سے پرہیز کرنا چاہیئے جس کی وجہ سے لوگوں میں لڑائی جھگڑا یا فساد کا اندیشہ ہو۔ آپ علیہ السلام نے بارہا اس بارہ میں ارشاد فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ دوسروں کے حقوق غصب کرنے یا ناانصافی کرنے سے بچنا چاہیئے۔

حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام نے اطاعت کی اہمیت پر زور دیا اور نظامِ جماعت کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ خلیفۂ وقت اور ان کے ذریعہ نظامِ جماعت کی اطاعت کرے۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے ماننے والے اپنے آپ کو نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچائیں کیونکہ شیطان ایسی خواہشات کے ذریعہ لوگوں کو غلط راہ پر چلنے کے لئے مائل کرتا ہے۔

ایک اور نہایت اہم تعلیم جسے آپ کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے شرائطِ بیعت میں اس شرط کو بھی شامل کیا ہے کہ ایک احمدی عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً کسی نوع کی تکلیف نہیں پہنچائے گا۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے جو شرائطِ بیعت مقرر فرمائی ہیں یا جو بھی ہدایات جاری فرمائی ہیں، وہ ہماری نجات اور ہماری زندگیوں میں امن و آشتی پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ یہی وہ اقدار ہیں جن کی پہلے سے زیادہ آج دنیا کو ضرورت ہے۔ یہ مخلوق کو اپنے خالق سے ملانے کا ذریعہ ہے۔ یہی ہمارے گھروں میں امن کے قیام کا ذریعہ ہیں۔ یہی اقدار ہیں جو ہمیں اپنی اولاد کے دلوں میں راسخ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں اپنے دین کا احترام کرنے والی، اس کی حفاظت کرنے والی اور اعلیٰ ترین اخلاقی معیار برقرار رکھنے والی بنیں۔ یہی وہ اقدار ہیں جو ہمیں اپنی اولاد کے ذہنوں میں پختہ کرنی ہیں تاکہ وہ اسلامی تعلیمات کا سچا نمونہ بن سکیں۔

اپنے گزشتہ دورہ میں ایک تقریب کے موقع پر میں نے جب ان اسلامی اقدار کا ذکر کیا تو اس پر ایک مقامی جرمن خاتون کہنے لگیں کہ یہ اسلامی اصول اور اقدار جان کر اُنہیں بے حد خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے شک یہ اقدار گھروں اور معاشرہ کے امن کی کلید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہی وہ اقدار ہیں جو میں اپنی اولاد کو سکھانا چاہتی ہوں مگر بدقسمتی سے بعض اوقات سکولوں میں آزادی کے نام پر اس سے متضاد باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ آپ جو کہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں، جن کا دعویٰ ہے کہ ہم اللہ کی لونڈیاں ہیں، آپ کو اپنی اولاد کے ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے۔ آپ کو اپنے گھروں میں اعلیٰ ترین معیار اور اقدار رائج کرنی چاہئیں۔ آپ کو لازماً اللہ کے حکموں پر چلنا ہوگا۔ پھر اس بات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس معاشرہ میں آپ رہ رہی ہیں وہاں ہمارے بچے باآسانی دھوکہ کھاسکتے ہیں یا گمراہ ہوسکتے ہیں۔

بعض اوقات بچے اسکول یا باہر کے ماحول سے اثر لے کر غلط باتیں یا غلط عادات اپنا لیتے ہیں، لہٰذا آپ کو اپنے بچوں کے ساتھ بہت سا وقت گزارنا چاہیئے۔ آپ کو اُنہیں اچھے اور بُرے کی تمیز سکھانی چاہیئے۔ آپ کو ان کے ذہنوں میں وہ اقدار پختہ کردینی چاہیئے جو قابلِ قدر ہوں اور جن کو عزیز رکھنا چاہیئے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات سمجھائیں۔ اور اُنہیں بتائیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے وہ احکام اور اقدار ہیں جن کو دوبارہ دنیا کو سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

جہاں تک اسکول کی تعلیم کا سوال ہے تو آپ کو اپنے بچوں کی اس بارہ میں ضرور حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے کہ وہ اس میدان میں اعلیٰ ترین معیار حاصل کریں۔ تاہم اگر اسکول آزادی کے نام پر کبھی ایسی باتیں سکھائیں جو اسلامی تعلیمات کے برخلاف ہوں تو آپ کو اپنے بچوں کو وضاحت سے سمجھانا ہوگا کہ ہماری اقدار اور ہمارے عقائد کیا ہیں۔ یہ آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ ایک دن دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری آپ کے بچوں کے کندھوں پر ہوگی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام کی جماعت پر ڈالی ہے، لہٰذا ہمیں اس عظیم ذمہ داری کی جانب توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو تبھی ہم اپنے معاشرے کی حفاظت کرسکیں گے اور حقیقی اسلامی تعلیمات کی جانب غیروں کی رہنمائی کرسکیں گے اور تبھی ہم اپنی اولاد اور آئندہ آنے والی نسلوں کی حفاظت کرسکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی توجہ اور دھیان ہماری جماعت کی جانب بڑھ رہا ہے۔ لوگ ہمیں پہچاننے لگے ہیں اور ہمارے پیغام کو غور سے سننے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر روز تبلیغ کے نئے سے نئے راستے کھول رہا ہے اور آپ میں سے بہت سی ایسی ہوں گی جو خود اس بات کا تجربہ کررہی ہوں گی۔ مگر جیسے جیسے یہ دروازے کھلتے ہیں، اس بات کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کہ ہر احمدی اپنے تقویٰ کے معیار حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام کی اُن توقعات کے مطابق ڈھال لے جو آپ علیہ السلام اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔ ایسی تبدیلیوں کے نتیجہ میں ہی تبلیغ کے نئے راستے کھلیں گے۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہماری جماعت کے فائدہ کے لئے جدید مواصلاتی نظام اور میڈیا جیسے ذرائع ابلاغ کی سہولیات مہیا کردی ہیں۔ دنیا کے ہر کونہ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے یہ ذرائع بہت اہم ثابت ہورہے ہیں۔ جیسا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہماری جماعت کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ تاہم یہ صورتِ حال ہماری ذمہ داری کو مزید بڑھادیتی ہے کیونکہ جو لوگ ہمارا پیغام سُن رہے ہیں وہ یہ جاننے کے

لئے ہماری جانب دیکھیں گے کہ آیا ہم جو کہہ رہے ہیں اس پر خود عمل بھی کرتے ہیں۔ اگر وہ لوگ یہ دیکھیں گے کہ ہم جو تعلیمات پیش کررہے ہیں وہ تو سچی ہیں لیکن احمدیوں کے اپنے عملی معیار میں کمزوری پائی جاتی ہے تو اس کا اُن پر مثبت اثر ہونے کے بجائے منفی ہونے کا احتمال ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے ہمارا پیغام تو سُنیں مگر یہ محسوس کریں کہ پرانے احمدیوں کا عملی معیار توقع کے مطابق نہیں ہے تو وہ اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے اور اس پر عمل کرنے کا بیڑا اُٹھالیں۔ ایسی صورتحال میں ہماری جماعت یعنی حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام کی جماعت کی ترقی اور کامیابی کا سہرا اِن نئے آنے والے نیک لوگوں کے سر ہوگا اور پیچھے رہ جانے والے ان برکتوں سے محروم رہ جائیں گے۔ پس پیچھے رہ جانے والوں میں آپ کا شمار نہ ہو۔ بلکہ احمدیت کی سچائی پھیلانے والوں کی صفِ اوّل میں، نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے عمل اور کارناموں کے ذریعہ بھی شامل ہوجائیں۔ آپ اس روشنی کا منبع بن جائیں جس کی کرنیں اسلام کی سچائی کو روشن کردے۔

جیسا کہ میں نے آج کہا ہے کہ ہم اپنی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کی مدد لے سکتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے علاوہ جماعتی ویب سائیٹس بھی ہیں جن پر علم اور معلومات سے بھرپور پروگرام اور کتابیں باآسانی دستیاب ہیں۔ آپ کو ان ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے اپنے علم میں مستقل اضافہ کرنا چاہیئے۔

لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑ دے اور باقاعدگی سے اس کے پروگرام دیکھیں۔ کم ازکم اس بات کو یقینی بنائیں کہ میرا خطبہ جمعہ اور خلیفۃ المسیح کے دیگر پروگرام ضرور دیکھیں۔ اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اُن کے بچے بھی بیٹھ کر یہ پروگرام ضرور دیکھیں۔ جو بچیاں یہاں یوکے میں پلی بڑھی ہیں اُنہیں چاہیئے کہ وہ بھی اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائیٹس سے منسلک رہیں۔ انہیں اس بات کو بھی یقینی بنانا چاہیئے کہ وہ خلیفۂ وقت کے پروگرام ضرور دیکھیں کیونکہ یہ ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا باعث بھی ہوں گے اور دین کے بارہ میں ان کا علم بھی بڑھے گا۔

دنیا کے ہر حصّہ کے لوگ ایم ٹی اے کے ذریعہ سچائی کو پہچان کر احمدیت کی آغوش میں آرہے ہیں۔ جیسا کہ کچھ عرصہ قبل فرانس کے نزدیک ایک نہایت ہی چھوٹے سے جزیرہ میں رہنے والے ایک شخص نے لکھا کہ اتفاق سے اسے ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا اور اس وقت میرا خطبہ نشر ہورہا تھا۔ اس خطبہ میں مَیں نے وفاتِ مسیح کا ذکر کیا تو اس کو سن کر اس شخص نے کہا کہ مجھے یقین ہوگیا کہ یہ درست تعلیم ہے۔ پھر اس نے انٹرنیٹ پر جماعت کے متعلق ریسرچ کی اور Youtube پر ہمارے پروگرام دیکھے۔ اور اسکے بعد اس نے کہا کہ مجھے احمدیت کی سچائی کا یقین ہوگیا۔ اور یوں اللہ کے فضل سے اس نے بیعت کرلی۔ ایسا ہی کئی خواتین ہیں جو ہماری جماعت میں شامل ہوئیں اور وہ اپنے ایمان پر بہت پختہ ہیں۔ جیسا کہ ابھی کچھ عرصہ قبل میں ہالینڈ گیا تھا تو وہاں میں ایک احمدی خاتون سے ملا جن کے دو بچے تھے اور وہ فرانس سے مجھ سے ملنے آئی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے قبولِ احمدیت کے بعد ان کے شوہر نے ان سے قطع تعلق کرکے ان کو گھر سے نکال دیا۔ مگر پھر بھی ان کو احمدیت پر جو ایمان تھا، وہ اس پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ فطری طور پر عورتیں اپنے خاندان کے ہمراہ آرام اور سہولت کی زندگی بسر کرنا چاہتی ہیں۔ مگر پھر بھی ایسی عورتیں بھی ہیں جو اپنے دین اور حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام پر ایمان کی خاطر ہر قسم کی تکالیف، مشکلات اور مخالفت برداشت کرتی ہیں۔ یہ ہے ایک سچے مومن کی حالت جو ہر قسم کے آرام کو قربان کرکے صبر سے اپنے دین کی خاطر ہر طرح کے مصائب وآلام کا سامنا کرتے ہیں۔

آپ لوگوں کی اکثریت تو پیدائشی احمدی ہیں لہٰذا آپ لوگوں کو ایسی تکالیف اور مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ آپ کو اپنے اوپر ہونے والے فضلوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہونا چاہیئے۔ اور شکر گزاری کا طریق یہ ہے کہ آپ اپنے دینی علم کو بڑھائیں اور اسلامی تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ آپ شکر گزار تبھی ہونگی اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم کریں گی۔

آخر میں مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ ایسی پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جیسا کہ حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام ہم سے چاہتے تھے۔ آپ علیہ السلام کی ساری تعلیمات قرآنِ کریم کی سچی تعلیم پر مبنی اور اللہ سے قرب پانے کا ذریعہ ہیں۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو اس کے قریب ہوتے ہیں وہ اُن کو ایسے ذرائع سے اجر دیتا ہے کہ جن کے بارہ میں وہ تصور بھی نہیں کرسکتے۔ اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم کریں گی تو یقیناً اللہ آپ کو دونوں جہان کی حسنات سے نوازے گا۔ وہ آپ کی مشکلات اور پریشانیوں کو دور کرکے آپ کے دل کو ایک حقیقی اطمینان کی کیفیت سے بھر دے گا۔ جب ایک شخص ایسی کیفیت کو پالیتا ہے تو وہ دنیاوی خواہشوں سے مستغنی ہوجاتا ہے اور دل میں صرف اللہ اور اس کے دین کی محبت باقی رہ جاتی ہے۔ جب ایک شخص ایسے معیار تک پہنچ جاتا ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنی تخلیق کے مقصد کو پالیا۔ اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک محض نام کی ہی نہیں بلکہ اپنے عمل اور نمونے سے لجنہ اماء اللہ کی ممبر یعنی اللہ تعالیٰ کی حقیقی بندیاں ہونا ثابت کریں۔

اللہ کرے کہ آپ ہمیشہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی توقعات کو پورا کرنے والی بنیں۔ اللہ کرے کہ آپ وہ مشعل بردار بنیں جو اسلام کی سچی تعلیمات پر روشنی ڈالنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعلیمات کو پھیلانے والی ہوں اور ہمیشہ قرآنِ کریم کی سچی تعلیمات پر عمل کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ پر ہر طرح سے فضل فرمائے۔

اس کے بعد میں کچھ اردو میں بھی بعض اردو بولنے والوں کے لئے کہوں گا۔ یہ بہت ساری باتیں میں نے کہی ہیں بڑے آسان الفاظ میں اور یہ چند مختلف points بیان کئے ہیں جو حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام نے مختلف وقتوں میں نصیحت کی۔ ان کا اردو ترجمہ کرکے بھی لجنہ اماء اللہ اردو پڑھنے والیوں کو پہنچادے گی۔

انگریزی خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اردو زبان میں فرمایا:

یہاں آجکل پاکستان سے بہت سارے نئے لوگ ہجرت کرکے آرہے ہیں۔ یہ نئی آنے والیاں بھی یاد رکھیں جو میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں اور کہتا رہتا ہوں کہ یہاں اس لئے آپ آئی ہیں کہ آزادی سے اپنے دین کا اظہار کرسکیں۔ آزادی سے اپنے دین پر عمل کرسکیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ آپ کی ہجرت دین کی وجہ سے ہے اور یہ آپ پر ایک ذمہ داری ڈالتی ہے۔ اس ذمہ داری کو آپ نے نبھانا ہے۔ دین کی آزادی کو حاصل کرنے کے لئے یہاں آئی ہیں تو اس دین کی آزادی کا اظہار زیادہ سے زیادہ آپ کی حالتوں سے ہونا چاہیئے نہ کہ دنیاوی آزادی کا۔ یہ نہ ہو کہ یہاں آکر دین کو بھول جائیں اور دنیاوی رونقوں میں ڈوب جائیں، دنیاوی آزادی کو دین پر ترجیح دینے لگ جائیں۔ صرف پیسہ کمانے کی طرف توجہ نہ رہے۔ یا صرف اپنے خاوندوں کو اسی بات کی طرف توجہ نہ دلاتی رہیں کہ پیسے کماؤ اور لے کر آؤ۔ بلکہ اپنے گھروں میں دین کا ماحول پیدا کریں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو ایسے ماحول دینے کی کوشش کریں جہاں دین کو ترجیح دی جاتی ہو۔ بچوں میں وہ سمجھ بوجھ پیدا کریں جس سے اُن کو یہ احساس ہو کہ دین مقدم ہے اور دنیا بعد میں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر عورتیں اپنے گھروں کو سنبھال لیں تو اگلی نسل سنبھل جائے گی۔ عورتیں اگر عبادت گزار ہیں تو اکثریت مردوں کی بھی اصلاح ہوسکتی ہے۔ اور پھر جیسا کہ میں نے کہا کم ازکم آئندہ نسل کی اصلاح تو ہوگی۔ جماعت کو اور خلیفۂ وقت کو آئندہ یہ تو تسلی ہوگی کہ نسلیں سنبھالی جا رہی ہیں۔ یہ نسلیں سنبھالنا آپ کا کام ہے اور بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کی طرف توجہ دیں۔

میں نے کشتیٔ نوح کا حوالہ دیا ہے اُس میں حضرت مسیحِ موعودعلیہ السلام نے عورتوں کو بہت ساری نصائح فرمائی ہیں۔ یہ بھی اس میں ہے کہ خاوندوں سے ناجائز مطالبات نہ کرو۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ بعض خاوند ایسے بھی ہیں جو خیال نہیں رکھتے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض ایسی بیویاں بھی ہیں جو خاوندوں سے ناجائز مطالبات بھی کرتی ہیں چاہے کم ہوں۔

بچوں کی طرف توجہ دیں۔ میں نے اپنے اس خطاب میں ایک بات یہ بھی بیان کی کہ بچوں کی اسکول کی تعلیم کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور ضروری ہے کہ اُن کو پڑھائیں۔ لیکن ساتھ دینی تعلیم بھی دیں اور جب اسکول بھیجیں تو اُن پر توجہ دے کے بھیجیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہاں آکر بچے اسکول جارہے ہیں اور تعلیم حاصل کررہے ہیں اس لئے ہماری ذمہ داری ختم ہوگئی۔ ایک تو یہاں کے اسکولوں کو ایک شکوہ پیدا ہونے لگ گیا ہے کہ پہلے احمدی بچے ہمارے اسکولوں میں آتے تھے تو سب سے زیادہ disciplined بچے ہوتے تھے اور پڑھائی کی طرف توجہ دینے والے بچے ہوتے تھے۔ لیکن اب مائیں توجہ نہیں دیتیں۔ اسکولوں میں اگر ماں باپ کو بلائیں بھی تو وہ جاتے نہیں۔ جس کی وجہ سے بچے neglect ہورہے ہیں۔ اُن کو یہ خیال اور احساس پیدا ہورہا ہے کہ اسکولوں میں باقی بچوں کے ماں باپ آتے ہیں۔ ہمارے نہیں آتے۔ اس لئے چاہے آپ نئے آنے والوں کو زبان آتی ہے، یا نہیں آتی۔ جہاں اسکول میں بچوں کو داخل کرایا ہے تو وہاں جا کے اُن کی حالت کا پتہ کرتی رہا کریں۔ اور اگر زبان نہیں آتی تو لجنہ کے ذریعہ سے یا اپنے طور پر اپنے دوستوں اور سہیلیوں کے ذریعہ سے کسی کو ساتھ لے جایا کریں تاکہ وہاں جاکر بچے کی حالت کا آپ کو پتہ لگتا رہے۔ اور اسکول کو اگر کوئی شکایت ہے تو وہ بھی پتہ لگتی رہے۔ اگر بچے کو توجہ کی ضرورت ہے تو اس کی طرف بھی توجہ دی جاتی رہے۔ تو بہر حال یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ نہیں تو پھر بچے احساسِ کمتری کا شکار ہوجائیں گے۔ نہ وہ دنیاوی تعلیم حاصل کرسکیں گے اور نہ ہی دین کی طرف توجہ دیں گے۔ پس اس طرف بھی نئی آنے والی ماؤں کو بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

نئی آنے والی لڑکیاں بھی یہاں آرہی ہیں۔ بعض پڑھنے کے لئے آرہی ہیں، بعض ویسے ہجرت کرکے آرہی ہیں۔ آکے اسائلم لے لیا، نوجوان لڑکیاں ہیں، غیر شادی شدہ ہیں۔ بعض چھوٹی عمر کی بھی ہیں۔ بعض ماں باپ کے ساتھ بھی آئی ہیں۔ اُن کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہاں آکر آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اس کا ادراک حاصل کریں اور ہمیشہ اس بات پر غور کریں کہ ہمارا دین مقدم ہے دنیا بعد میں ہے اور اگر یہ نہیں تو پھر ہمارا جو بیعت کا عہد ہے ہم نے خود ہی اُس کو توڑ دیا ہے۔ پس یہ منافقت ہوگی کہ ایک طرف تو بیعت کا عہد کیا جائے اور دوسری طرف اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہاں آکر یہ نہ سمجھیں کہ آزادی مل گئی ہے۔ آپ کو آزادی دین پر عمل کرنے کے لئے ملی ہے۔ آپ کو یہ آزادی نہیں ملی کہ دین کو چھوڑ دو اور دنیا پر عمل کرنا شروع کردو۔ پس اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کرلیں۔

(بشکریہ الفضل 16 اکتوبر 2025ء)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کرنے والوں کو اپنے فضلوں کو حاصل کرنے والا بتایا ہے......

ہمیشہ ہر احمدی کو مالی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ جنوری 2007ء)

طالب دعا: بی. ایس. عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

دنیاوی امور کے ساتھ ساتھ دینی علم بھی حاصل کریں

خاص طور پر فرانس میں جہاں دنیاوی معاملات پر زور دیا جاتا ہے دین کے بارے میں سیکھنے پر زیادہ توجہ دیں، کیونکہ یہی ہماری کامیابی کا راستہ ہے

لجنہ ممبرات کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے

یہ پیغام ہر ممبر تک پہنچائیں کہ جو بھی کام ہم کریں، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونا چاہئے اور اللہ ہمارے تمام اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہے

اگر ہم ایسا کریں گے تو تبھی ہم زندگی میں کامیاب ہو سکتے ہیں ورنہ محض احمدی ہونے کا دعویٰ کرنے میں کوئی فائدہ نہیں

کسی بھی کمی کی نشاندہی کرنا اور اس کو دُور کرنے کے لئے کام کرنا انتہائی ضروری ہے

مقامی تجنید سیکرٹریوں کو یہ بتائیں کہ وہ انفرادی طور پر گھروں سے رابطہ کر کے ڈیٹا کی تصدیق کریں، صرف جماعت کی جانب سے دیئے گئے اعداد و شمار پر بھروسہ نہ کریں

نوجوان لڑکیوں کو اسی عمر سے یہ سکھائیں کہ نماز ادا کرنا، قرآن کریم پڑھنا اور جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کرنا ضروری ہے

جب تک سیکرٹری تربیت اور لجنہ کی عاملہ ہر سطح پر، لوکل، مقامی لجنہ کی عاملہ اور نیشنل عاملہ بھی اپنے عملی نمونے قائم نہیں کرے گی، تو اس وقت تک لوگوں میں تربیت کا احساس پیدا نہیں ہو سکتا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ فرانس کی ملاقات

مؤرخہ 12-اکتوبر 2024ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلسِ عاملہ لجنہ اماء اللہ فرانس کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ ممبراتِ عاملہ نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے فرانس سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

حضورِ انور نے سٹوڈیو تشریف لانے کے بعد شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا نیز استفسار فرمایا کہ کیا یہ عاملہ ہے؟ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے اس کی تصدیق کی اور اس امر پر شکر گزاری کا اظہار کیا کہ حضور انور نے از راہِ شفقت انہیں ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔

ملاقات کا باقاعدہ آغاز دعا سے ہوا، جس کے بعد ممبراتِ عاملہ کو حضور انور کی خدمت میں اپنا تعارف پیش کرنے نیز اپنے متعلقہ شعبہ جات کے حوالے سے قیمتی راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور نے سیکرٹری اشاعت سے گفتگو کرتے ہوئے دریافت فرمایا کہ کیا وہ باقاعدگی سے کوئی مواد شائع کرتی ہیں؟ اس پر موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ اس وقت رسالہ ''الصدّیقہ'' کا ستائیسواں شمارہ پروف ریڈنگ کے مرحلے میں ہے۔

اس رسالہ کی اشاعت کے بارے میں دریافت فرمانے پر جب حضور انور کو یہ معلوم ہوا کہ یہ سالانہ شائع ہوتا ہے تو حضور انور نے توجہ دلائی کہ آپ کی لجنہ اتنی بڑی ہے، آپ کو تو اسے کم از کم سال میں دو بار شائع کرنا چاہیے۔ جس پر موصوفہ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ان شاء اللہ اس پر عمل کرنے کی بھر پور کوشش کریں گی۔

اس کے بعد حضور انور نے سیکرٹری تبلیغ سے گفتگو فرمائی اور ان کے تبلیغی منصوبہ جات کے بارے میں دریافت فرمایا، جس پر انہوں نے مختصراً اپنی سرگرمیوں کا خاکہ پیش کیا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا ان کے لیے سالانہ بیعتوں کا کوئی ہدف مقرر ہے؟ موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کا ہدف سترہ بیعتیں یعنی ہر مجلس سے ایک بیعت ہے۔ اس پر حضور انور نے ان کو ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا کہ کم از کم پچاس بیعتوں کا سالانہ ہدف ہونا چاہیے۔

اس کے بعد حضور انور نے سیکرٹری تربیت کو نماز اور تلاوت قرآن کریم کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت عمل کے لیے ہے اور ممبرات کو ترجمہ سیکھنا چاہیے تا کہ وہ قرآن کی تعلیمات کو سمجھ کر ان پر عمل کر سکیں۔ بایں ہمہ حضور انور نے خاص طور پر فرانس میں حجاب اور باحیا لباس کی اہمیت پر زور دیا۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ لجنہ ممبرات کو سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے۔ یہ پیغام ہر ممبر تک پہنچائیں کہ جو بھی کام ہم کریں، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے اور اللہ ہمارے تمام اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے اقوال اور افعال کو ایک جیسا بنانا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو تبھی ہم زندگی میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ محض احمدی ہونے کا دعویٰ کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے سیکرٹری تربیت نو مبائعات سے نو مبائع خواتین کی تعداد کے بارے میں دریافت فرمایا۔ جس پر انہوں نے عرض کیا کہ نو مبائعات کی تعداد نو ہے۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا ان کو جماعت سے وابستہ کرنے کے لیے کوئی پروگرام ترتیب دیا گیا ہے؟ موصوفہ نے وضاحت کی کہ چونکہ وہ فرانس کے مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں، اس لیے ہر ماہ ایک آن لائن کلاس منعقد کی جاتی ہے اور سالانہ ایک بار بالمشافہ ملاقات ہوتی ہے۔

حضور انور نے مزید دریافت فرمایا کہ کیا نو مبائعات جماعت سے وابستہ ہیں اور تمام پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی ہیں؟ جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ چار فعّال طور پر شمولیت اختیار کرتی ہیں۔

حضور انور نے یہ سماعت فرما کر موصوفہ کو توجہ دلائی کہ باقی پانچ پر بھی توجہ دیں، انہیں بھی جماعتی پروگراموں میں شامل کریں اور بتدریج جماعت کا حصہ بنائیں۔

پھر حضور انور نے سیکرٹری خدمتِ خلق سے دریافت فرمایا کہ آپ کی خدمتِ خلق سے کس کو فائدہ پہنچتا ہے؟

موصوفہ نے اس پر اپنے شعبہ کی مساعی کی بابت عرض کیا کہ وہ غریب اور تنہائی کا شکار خواتین کی مالی خود مختاری میں مدد کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ ملازمت کی ورکشاپس، ہنر سیکھنے کی کلاسیں اور ڈیجیٹل تعلیمی سیشنز منعقد کیے جاتے ہیں۔ بیمار بچوں کے لیے خیرات کی فنڈ ریزنگ کی گئی، چھاتی کے کینسر سے متاثرہ خواتین کی مدد کی گئی، نرسنگ ہومز کا دَورہ کیا گیا، غذائی اشیاء تقسیم کی گئیں نیز سنگل یا غریب ماؤں کے بچوں کے لیے تعلیمی مدد فراہم کی گئی۔

حضور انور نے ان کی مساعی کو سراہتے ہوئے توجہ دلائی کہ فرانس تو پہلے ہی ایک خوشحال ملک ہے، لہٰذا آپ کو خدمت خلق کے تحت افریقہ کے غریب لوگوں کی مدد کے لیے بھی کچھ رقم بھیجنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس کے بعد حضور انور نے سیکرٹری امور طالبات سے دریافت فرمایا کہ یونیورسٹی میں کتنی طالبات زیرِ تعلیم ہیں؟ جس پر انہوں نے عرض کیا کہ ان کی تعداد باسٹھ ہے۔

حضور انور نے ان کے جماعت کے ساتھ تعلق کے بارے میں بھی دریافت فرمایا نیز تلقین فرمائی کہ ان کو جماعت کے ساتھ وابستہ کریں، جماعت کے پروگراموں میں شامل کریں اور انہیں نماز اور قرآن کریم کی تلاوت کے بارے میں تاکید کریں۔ چونکہ وہ دنیاوی علم حاصل کر رہی ہیں، اس کے ساتھ انہیں دینی علم بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، انہیں بتائیں کہ صرف دنیاوی علم کے پیچھے نہ بھاگیں اور میرے خطبات کو باقاعدگی سے سنا کریں۔

سیکرٹری تحریکِ جدید اور وقف جدید سے گفتگو کرتے ہوئے حضور انور نے لجنہ ممبرات کے ان دو تحریکات میں مؤثر کردار کے بارے میں بات کی اور نصیحت فرمائی کہ انہیں تحریک جدید اور وقف جدید کی مدّ میں نیشنل جماعت کی کُل شراکت کا ایک تہائی حصہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیز فرمایا کہ آپ کو نومبائعات کو بھی اس میں شامل کرنا چاہیے۔

اس کے بعد حضور انور نے جنرل سیکرٹری سے دریافت فرمایا کہ مجموعی طور پر کتنی مجالس ہیں اور کیا تمام مجالس اپنی رپورٹس بھیجتی ہیں نیز ان میں سے کتنی فعّال ہیں؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ کُل سترہ مجالس ہیں، جن میں سے پندرہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹس بھیجتی ہیں، اور بیاسی فیصد لجنہ فعّال اور باقاعدہ رابطے میں ہیں۔

حضور انور نے مزید دریافت فرمایا کہ کیا موصوفہ رپورٹس موصول ہونے پر فیڈ بیک فراہم کرتی ہیں؟ انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں جواب دیا کہ وہ فیڈ بیک دیتی ہیں اور اس حوالہ سے صدر صاحبہ لجنہ کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔

حضور انور نے درست فیڈ بیک کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے توجہ دلائی کہ کسی بھی کمی کی نشاندہی کرنا اور اس کو دُور کرنے کے لیے کام کرنا انتہائی ضروری ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ پوری کوشش کرتی ہیں کہ درست فیڈ بیک فراہم کیا جائے۔

ان کے بعد نائب جنرل سیکرٹری کو بھی اپنا تعارف پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

پھر حضور انور نے سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے لجنہ ممبرات کے لیے جماعت کے لٹریچر کو بنیاد بناتے ہوئے کوئی علمی امتحانات منعقد کیے ہیں؟

موصوفہ نے اس حوالے سے عرض کیا کہ پچھلے سال کے دوران انہوں نے اپنے باقاعدہ نصاب اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی تصنیف ''گناہ سے نجات کیوں کر مل سکتی ہے'' (روحانی خزائن، جلد ۱۸، صفحات ۶۲۱ تا ۶۵۱) پر مبنی تین معروضی قسم کے امتحانات کا انعقاد کروایا تھا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا اس کتاب کا فرانسیسی ترجمہ موجود ہے؟ انہوں نے اس کی تصدیق کی نیز عرض کیا کہ وہ اس کتاب کا بُک کلبز، مختلف

مجالس اور یہاں تک کہ نیشنل عاملہ کی میٹنگز میں بھی اکٹھے مطالعہ کرتی ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا تمام ممبراتِ نیشنل عاملہ نے یہ کتاب پڑھی ہے؟ اسی طرح تاکید فرمائی کہ پہلے عاملہ کی ممبرات کو اس پر عمل کرنا چاہیے۔

سیکرٹری تجنید سے بات کرتے ہوئے حضور انور نے ان کے تجنید کے اعداد و شمار کی درستی اور معلومات جمع کرنے کے طریقۂ کار کے بارے میں استفسار فرمایا۔ جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ مختلف مجالس کی مقامی تجنید سیکرٹریوں سے معلومات حاصل کرتی ہیں۔

حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ مقامی تجنید سیکرٹریوں کو یہ بتائیں کہ وہ انفرادی طور پر گھروں سے رابطہ کر کے ڈیٹا کی تصدیق کریں۔ صرف جماعت کی جانب سے دیے گئے اعداد و شمار پر بھروسہ نہ کریں۔ آپ کو جماعت کے علاوہ اپنی کوششیں کرنی چاہئیں۔

حضور انور نے سیکرٹری ناصرات سے دریافت فرمایا کہ فرانس میں ناصرات کی تعداد کتنی ہے؟ جس پر انہوں عرض کیا کہ ان کی کُل تعداد ایک سو چھپن ہے۔

حضور انور نے ان کے لیے منعقد کردہ پروگراموں کے بارے میں بھی دریافت فرمایا، جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہر ماہ ایک کلاس منعقد ہوتی ہے جس میں قرآن کریم، حدیث اور اسلامی تاریخ کا احاطہ کیا جاتا ہے اور ہر مہینے ایک اہم موضوع پر توجہ دی جاتی ہے۔

حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ ان چیزوں کے علاوہ، ان نوجوان لڑکیوں کو اسی عمر سے یہ سکھائیں کہ نماز ادا کرنا، قرآن کریم پڑھنا اور جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

دنیاوی امور کے ساتھ ساتھ دینی علم بھی حاصل کریں، خاص طور پر فرانس میں جہاں دنیاوی معاملات پر زور دیا جاتا ہے۔ دین کے بارے میں سیکھنے پر زیادہ توجہ دیں، کیونکہ یہی ہماری کامیابی کا راستہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا ایک مقصد ہے۔ اگر ہم ناصرات کو ابتدائی عمر سے ہی تربیت اور تعلیم دیں، تو جب وہ لجنہ میں شامل ہوں گی، تو وہ صحیح طریقے سے شمولیت اختیار کریں گی۔ لیکن اگر وہ بغیر اچھے نمونوں اور صحیح تربیت کے لجنہ میں شامل ہوں گی تو وہ آئندہ نسلوں کی راہنمائی نہیں کر پائیں گی۔ اس لیے آنے والی نسلوں کی دیکھ بھال کرنا ایک اہم ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کے لیے ہر ممکن کوشش کریں اور پروگرام ترتیب دیں۔

اس کے بعد محاسبہ مال کو اپنا تعارف پیش کرنے کا موقع ملا، جس پر حضور انور نے ان کے آڈٹنگ (auditing) کے کام کو سراہا۔

پھر حضور انور نے سیکرٹری مال سے بجٹ کے امور پر گفتگو فرمائی نیز دریافت فرمایا کہ کیا تمام ممبرات اپنے چندے مقررہ شرح کے مطابق ادا کرتی ہیں؟ جس پر انہوں نے عرض کیا کہ کچھ ممبرات ایسا نہیں کرتیں۔

حضور انور نے مشاہدہ کیا کہ لجنہ کی چندہ کی شرح کافی کم ہے تو فرمایا کہ اگر ممبرات کبھی کبھار باہر سے برگر خریدنے سے پرہیز کریں تو وہ آسانی سے اس کا انتظام کر سکتی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے صدر لجنہ ہیڈ کوارٹرز سے گفتگو کی اور ان سے دریافت فرمایا کہ ان کی مجلس میں کتنی ممبرات ہیں؟ جس پر انہوں نے اپنی مجلس کی ممبرات لجنہ کی تعداد کی بابت عرض کیا۔

حضور انور نے تلقین فرمائی کہ وہ بہترین تربیتی پروگرام تیار کریں اور ہر لحاظ سے اچھا نمونہ قائم کریں، خاص طور پر پردہ، نماز، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت اور دینی علم کے حصول کے حوالے سے۔ نیز فرمایا کہ اللہ کو گواہ بنائیں اور اپنی صورتحال کا جائزہ لیتی رہیں، پھر ان کے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں اور ان کی تربیت کریں۔

اس کے بعد معاونہ صدر برائے وصایا کو اپنا تعارف کروانے کی توفیق ملی، جس پر حضور انور نے ان کے کام کو سراہا۔

حضور انور نے معاونہ صدر برائے واقفاتِ نَو سے استفسار فرمایا کہ فرانس میں کُل کتنی واقفات ہیں، کیا ان کو وقفِ نَو کا نصاب پڑھایا جاتا ہے، کیا ان کے لیے کوئی پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں اور کیا وہ اس کے بارے میں رپورٹس بھیجتی ہیں؟

موصوفہ نے اس پر فرانس میں واقفاتِ نَو کی تعداد عرض کی اور یہ بھی تصدیق کی کہ ان کی کلاسیں باقاعدگی سے منعقد کی جا رہی ہیں۔

عاملہ ممبرات کے ساتھ گفتگو کے بعد حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا ان کے پاس کچھ اور کہنے کے لیے ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ سیکرٹریز کے پاس سوالات ہیں جنہیں وہ پوچھنا چاہتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے از راہِ شفقت انہیں سوالات پیش کرنے کی اجازت دی۔

سب سے پہلا سوال جو حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا وہ یہ تھا کہ حضور! آپ فرانس کی لجنہ کو دنیا داری کے پیشِ نظر روحانیت میں بڑھنے کے لیے کیا نصیحت فرما سکتے ہیں؟

حضور انور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اپنے نمونے قائم کرو۔ لجنہ کو بتاؤ کہ ہمارا مقصد کیا ہے، ہم احمدی کیوں ہیں اور ان ملکوں میں رہ کر ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟

ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ قرآن کریم کو پڑھیں اور سمجھیں۔ دینی علم کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

سیکرٹری تربیت اور لجنہ کی عاملہ ان کے سامنے اپنا صحیح نمونہ پیش کرے اور خود عمل کرنے والی ہو تو دوسری لجنہ کی ممبرات کو بھی احساس پیدا ہوگا کہ ہم نے بھی صحیح کام کرنا ہے۔ جب تک سیکرٹری تربیت اور لجنہ کی عاملہ ہر سطح پر، لوکل، مقامی لجنہ کی عاملہ اور نیشنل عاملہ بھی اپنے عملی نمونے قائم نہیں کرے گی، تو اس وقت تک لوگوں میں تربیت کا احساس پیدا نہیں ہو سکتا، وہ کہیں گی کہ آپ کچھ اور کرتی ہیں اور ہمیں کچھ اور کہتی ہیں۔

اور spritual progress کو improve کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو بتاؤ کہ اس مادی دنیا میں رہتے ہوئے ہم نے بطور احمدی مسلمان دنیا کو اسلام کے قریب لے کے آنا ہے اور وہ اس وقت تک نہیں لے کے آ سکتے جب تک ہم اپنی حالتوں کو بہتر نہیں کرتے، اپنے عمل کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق نہیں بناتے اور اس کے لیے سب سے پہلے تو اپنی عاملہ کو کہیں کہ اپنے نمونے ہر سطح پر قائم کرے۔ تو پھر لوگوں کو نصیحت کریں۔

تو اس طرح پھر جب لوگ دیکھیں گے کہ عاملہ نیکیوں کی طرف جا رہی ہے اور حقیقت میں واقعی نیک بن گئی ہے اور تربیت کی طرف ان کی توجہ ہے اور عبادت کی طرف ان کی توجہ ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پڑھنے کی طرف ان کی توجہ ہے، قرآن کریم پڑھتی ہیں، جھوٹ سے ان کو نفرت ہے، سچائی پر یہ قائم ہیں، جو بات کہتی ہیں سچ کہتی ہیں، حق کہتی ہیں اور دین کا علم حاصل کرنے کی طرف توجہ کرتی ہیں، تو پھر لوگوں کی بھی توجہ پیدا ہوگی۔ اگر ہمارے اپنے نمونے اچھے نہیں ہیں تو لوگوں کی تربیت بھی نہیں کر سکتیں۔

ایک عاملہ ممبر نے اس حوالے سے راہنمائی طلب کی کہ مختلف مجالس کی تجنید میں کچھ ایسی لجنہ کے نام بھی ہیں، جن کا جماعت سے بہت دیر سے تعلق یا رابطہ نہیں ہے، یہاں تک کہ ان کے کوائف بھی تبدیل ہو چکے ہیں اور ہمیں درست تجنید بنانے میں مشکل پیش آتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان سے رابطہ کریں۔ اگر وہ جماعت سے رابطہ رکھنا چاہتی ہیں اور اپنے آپ کو احمدی کہتی ہیں تو پھر ان کو شامل کریں۔ نہیں تو ان کو کہہ دیں کہ پھر ہم تجنید سے تمہارا نام کاٹ دیتے ہیں۔ فی الحال ایسی جو ہیں، جن کا رابطہ نہیں ہے، ان کی ایک علیحدہ لسٹ بنا دیں۔ ان کو اپنی main تجنید میں شامل نہ کریں۔ لیکن ایسے لوگوں میں شامل کریں جن کا نام لکھا ہو کہ قابلِ اصلاح یا قابلِ رابطہ۔

پھر کوشش کریں ان کے جو واقف کار ہیں، کوئی نہ کوئی احمدی ان کا واقف ہوگا، وہ ان سے جا کے پیار سے پوچھیں کہ تمہارا نام ہم نے ابھی تک جماعت کی لسٹ میں رکھا ہوا ہے، آیا رکھیں یا کاٹ دیں تم بتا دو؟ اگر وہ کہے کہ کاٹ دو، میرا کوئی تعلق نہیں، تو کاٹ دیں۔ لیکن اس کی علیحدہ لسٹ بنا لیں۔ جو mainstream جماعت کی تجنید ہے اس میں ان کو فی الحال نہ رکھیں۔

لیکن اگر آپ لوگوں کے اچھے نمونے ہوں گے، اچھے اخلاق ہوں گے، لوگوں کو قریب لانے کی کوشش کریں گی، بعض لوگوں کی سہیلیاں ہوتی ہیں، تعلق والے ہوتے ہیں، جن کے ذریعہ سے وہ تعلق رکھنا چاہتے ہیں لیکن عہدیداروں کے رویہ کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ان کو ان لوگوں کے ذریعہ سے، جن سے ان کے اچھے تعلقات ہیں، قریب لانے کی کوشش کریں۔ عہدیدار اپنے رویے ٹھیک کریں، نرمی اختیار کریں، پیار سے، تعلق سے قریب لانے کی کوشش کریں۔ پھر بعض لوگ ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں۔

یہ سارا جائزہ لینا ہوگا لیکن فی الحال ان کی ایک لسٹ بنا لیں اور جو باقاعدہ شامل ہیں ان کی علیحدہ لسٹ بنا لیں۔

ایک سوال کیا گیا کہ بطور نیشنل عاملہ ممبرات ہم اپنے اندر یہ روح کیسے پیدا کریں کہ خلیفۂ وقت کے ہر حکم، فیصلے، ہدایت اور راہنمائی کو سب سے مقدم رکھیں، نیز خلیفۂ وقت کے احکامات پر توجیہات نکالنے اور اپنی ذاتی سوچ، رشتے داریوں اور دوستیوں کا خیال رکھنے کی بجائے ہم اپنے اندر اطاعت کا مادہ کیسے پیدا کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بات ہی نہیں مانتی تو پھر خلیفۂ وقت کی بات لوگ کیا مانیں گے؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ میاں نے کہا کہ تمہارا بنیادی کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، جس مقصد کے لیے تمہیں پیدا کیا گیا ہے، اگر یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ہمیں جس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ اللہ کی عبادت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے پھر ان باتوں پر عمل کرنا ہے، جن کا اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے۔

عبادت کا یہی مطلب ہے کہ صحیح عابد بندے بنو، عاجز بندے بنو، عبادت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو حکم ہے اس پر عمل کرو۔ تو جو لوگ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، ہم اپنی قربانیاں دینے کے لیے تیار ہوں گے، لجنہ کا عہد دُہراتی ہیں، اس کے باوجود بات نہیں مانتے اور خلیفۂ وقت کو صرف خط لکھ کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے کام کر لیا اور ذاتی انائیں ان پر مقدم ہو جاتی ہیں اور جو مقصد ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو اس لیے رشتہ داریوں کا پاس نہیں ہونا چاہیے۔

یہ تو ایک مسلسل کوشش ہے، مَیں بھی جس کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں، لجنہ کے خطابات میں توجہ دلاتا رہتا ہوں، تقریروں میں توجہ دلاتا رہتا ہوں، اجتماع پر ابھی مَیں نے توجہ دلائی۔ تو یہ احساس اگر خود پیدا نہیں ہوگا تو پھر جتنا مرضی کوئی کہتا رہے اس کا اثر نہیں ہوگا۔ کہتے ہیں کہ کسی سوئے ہوئے کو جگانا تو آسان کام ہے کہ جاگو اور نماز پڑھ لو لیکن جو پہلے ہی جاگا ہوا ہے اور ڈھیٹ بن کے سویا ہوا بنا ہے، مچلا بن گیا ہے، اس کو ہم کس طرح سمجھا سکتے ہیں جس نے عمل ہی نہیں کرنا؟

اس لیے پہلے بےنفس ہونے کی ضرورت ہے اور جو نہیں ہوگا تو وہ پھر گنہگار ہے، اگر پھر بھی عہدیدار اپنی اصلاح نہیں کرتیں اور اس پر عمل نہیں کرتیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں تو پھر وہ اللہ کے نزدیک گنہگار ہیں۔ اس دنیا میں تو انسانوں کو دھوکا دے لیں گے، اگلے جہان میں تو دھوکا نہیں دیا جا سکتا، اللہ میاں پھر آپ ہی پکڑے گا کہ تم نے رشتہ داریوں کا پاس زیادہ کیا اور جو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اس پر کم چلے۔

اس لیے بہتر یہی ہے کہ ہر عاملہ کے ممبر کو پہلے اپنا نمونہ قائم کرنا چاہیے کہ ہمارا ایسا نمونہ ہو جسے دیکھ کر لوگ اپنی اصلاح کریں۔ اور سب سے مقدم یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں، اس کے بعد رشتہ داریاں اور باقی تعلقات ہیں۔ اس طرف کوشش کرنی چاہیے۔

ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ باہر کے ماحول سے متاثر اور پریشرائزڈ (pressurized) ہو کے اکثر بچیاں بے پردگی کی طرف آ رہی ہیں اور والدین بھی ان کو ٹھیک سے گائیڈ نہیں کر پا رہے ہیں، آپ اس بارہ میں کیا راہنمائی فرمائیں گے؟

حضور انور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ والدین کو چاہیے کہ ان سے دوستی پیدا کریں، تعلق پیدا کریں اور جن کے ماں باپ جاہل ہیں، پڑھے لکھے نہیں اور لڑکیاں پڑھ لکھ گئی ہیں، متاثر ہو رہی ہیں، ان سے لجنہ تعلق پیدا کرے اور نیک نیتی سے اور دوست بنا کے تعلق پیدا کرے، ان کے ہمدرد بن کے تعلق

باقی صفحہ نمبر 07 پر ملاحظہ فرمائیں

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 مئی 2025ء بروز ہفتہ 12 بجے دو پہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ سلمیٰ بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط بٹ صاحب مرحوم (آف گوجرانوالہ حال آلڈرشاٹ ساؤتھ یوکے)

5/مئی 2025ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے والد مکرم چودھری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1974ء کے ہنگاموں میں آپ کے گھر کو لوٹ لیا گیا اور کافی نقصان ہوا۔ آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ باغبان پورہ گوجرانوالہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں میں لجنہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم آصف باسط بٹ صاحب نائب نیشنل قائد ایثار مجلس انصار اللہ یوکے کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ مکرم عثمان شہزاد بٹ صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم رضوان شہزاد بٹ صاحب (مربی سلسلہ) کی پھوپھی اور مکرم صباحت کریم صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم عمران احمد خالد صاحب (مربی سلسلہ) کی نانی تھیں۔

(2) مکرمہ امۃ الوُدّو دولانہ صاحبہ
اہلیہ مکرم شہریار ولانہ صاحب (گرین فورڈ۔یوکے)

8/مئی 2025ء کو 56 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتی تھیں۔ چند سالوں سے اپنی مجلس میں سیکرٹری تبلیغ تھیں۔ اس سے پہلے سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ سوشل میڈیا اور ٹوئٹر پر مخالفین جماعت کے اعتراضات کا جواب دیتی تھیں۔ بیماری کے دوران ہسپتال وزٹ کے وقت بھی جماعتی لیف لیٹ ساتھ لے کر جاتی رہیں۔ آپ نے کافی بچوں بچیوں کے رشتے بھی کروائے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ گرین فورڈ کی مسجد کے لیے اپنی سونے کی چھ چوڑیاں پیش کرنے کی بھی توفیق پائی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی شامل ہے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ نصیرہ راجوری صاحبہ
اہلیہ مکرم مبارک احمد راجوری صاحب (کراچی)

یکم فروری 2025ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ ایک متوکل علی اللہ خاتون تھیں۔ آپ نے تکلیف دہ بیماری کا صبر واستقامت سے مقابلہ کیا۔ خلافت احمدیہ سے گہرا تعلق رکھتی تھیں اور تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور دینی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔ انفاق فی سبیل اللہ، غرباء کی خدمت، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور مہمان نوازی ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ کئی عزیزوں کی مالی مدد کی اور ان کی شادیوں اور تعلیم کا انتظام بھی کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ مرحومہ مکرم مصباح الدین مبارک محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ اور مکرم برہان الدین احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ٹیکسلا کی چچی تھیں۔

(2) مکرمہ سلیم نگہت صاحبہ
اہلیہ چودھری ثناء اللہ صاحب (راولپنڈی)

17/اپریل 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ لدھیانہ میں پیدا ہوئیں اور آپ کا تعلق گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ ہجرت کے بعد مشکل حالات میں تعلیم مکمل کی اور تدریس کے شعبے سے وابستہ رہیں۔ 1983ء میں آپ کا خاندان بہاولپور منتقل ہوا جہاں آپ کا گھر تقریباً 25 سال تک نماز سینٹر رہا۔ آپ دیندار، تہجد گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت اور استغفار آپ کی عادت تھی۔ مرحومہ نے ہمیشہ لوگوں کی مدد کی۔ ملازمین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتیں اور رشتہ داروں کی دلجوئی کیا کرتی تھیں۔ اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم شہزاد احمد صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب (گوٹھ مبارک احمد ضلع خیر پور سندھ)

یکم اپریل 2025ء کو ایک ٹریفک حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 35 سال تھی۔ تفصیلات کے مطابق آپ یکم اپریل کو اپنے گاؤں کے قریب موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے سامنے سے آنے والے تیز رفتار موٹر سائیکل سے ٹکرا گئے۔ شدید زخمی حالت میں نواب شاہ ہسپتال لے جایا جارہا تھا کہ راستہ میں مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم بڑے ملنسار، غریب پرور اور ہمدرد نوجوان تھے۔ ہمیشہ جماعتی خدمات کے لیے پیش پیش رہتے۔ مستحقین کا خیال رکھتے۔ کسی سائل کو گھر سے خالی نہ جانے دیتے۔ حسب ضرورت مستحق مریضوں کی مدد کرتے، انہیں ہسپتال پہنچاتے اور ادویات بھی خود لے کر دیتے۔ کئی افراد کی حصول روزگار میں معاونت کی۔ آپ کو بحیثیت قائد خدام الاحمدیہ گوٹھ مبارک احمد اور قائد ضلع خیر پور کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدین، اہلیہ، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) حکیم محمود احمد منّا صاحب (شورکوٹ ضلع جھنگ)

11/فروری 2025ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت مولوی بدرالدین صاحب رضی اللہ عنہ اور والد حضرت حکیم محمد زاہد صاحب رضی اللہ عنہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم کے بعد طبیہ کالج لاہور سے طب کی تعلیم حاصل کی اور شورکوٹ میں مطب سنبھالا۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، صابروشاکر، خوش اخلاق، متوکل علی اللہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مریضوں اور محتاجوں کی خدمت کرتے۔ حتی کہ مخالفین سے بھی حسن سلوک کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بے انتہا عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ نے 40 سال جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء کے فسادات میں سخت مخالفت کا سامنا کیا لیکن اپنے شہر شورکوٹ کو نہ چھوڑا۔ مرحوم ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہتے۔ تبلیغ کے لیے بڑے سرگرم تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے نواسے مکرم فہیم احمد صاحب مربی سلسلہ شورکوٹ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(5) مکرمہ رعنا گل صاحبہ
اہلیہ مکرم سعود نصیر احمد سولنگی صاحب (کینیڈا)

22/نومبر 2024ء کو 68 سال کی عمر میں سکاربرو کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم خلیل احمد صاحب سولنگی شہید لاہور کی بھاوج تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں جماعت اور خلافت کے ساتھ منسلک رکھا۔ مرحومہ نے لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ کے میاں بھی سکاربرو جماعت میں جنرل سیکرٹری کے علاوہ دیگر شعبہ جات میں خدمت بجالاتے رہے ہیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی، دو بیٹے، دو بہنیں اور دو بھائی شامل ہیں۔

(6) مکرمہ قانتہ ثمینہ صاحبہ (فرینکفرٹ۔جرمنی)

21/مارچ 2025ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم رحمت اللہ خان شاکر صاحب (ایڈیٹر الفضل) کی نواسی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، مہمان نواز اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ لجنہ کی فعال رکن تھیں اور جرمنی میں نیشنل اور لوکل سطح پر مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ جب تک صحت نے اجازت دی جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ پردے کی بڑی پابند تھیں۔ آپ مکرم شاہد ملک صاحب (آف ہنسلو) کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆☆☆

اسلامی غزوات

(نصر الحق نصر نیپالی معلم وقف جدید ارشاد)

جب حضور انور بیاں کرتے ہیں خطبہ جنگ کا — جاں گداز ہوجائے واللہ سنکے رتبہ جنگ کا
دل کبھی محظوظ ہوتا ہے تو آنکھیں نم کبھی — اَوج پر ہوتی ہے خوشیاں تو عُلُو پر غم کبھی
پر تصور تو کرو کہ کیسے وہ حالات تھے — کس قدر پُر درد وہ مظلوم کے دن رات تھے
رشک آتا ہے کہ کس پایا کا وہ ایمان تھا — قولِ پیغمبر تھا آگے ہاتھ میں قرآن تھا
پرچمِ توحید وہ تھامے رہے آخر تلک — اور دلوں پر کر رہا تھا نور افشانی فلک
کب جھکا سر اہل حق کا اہل بت کے سامنے — عیشِ دنیا کیا ہے عیشِ آخرت کے سامنے
کھود کر خندق بھی تھا کامل یقیں ستّار پر — تھے جہاں میں پر نظر تھی ہر گھڑی غفّار پر
ہے خدا قادر مگر تدبیر کرنا فرض تھا — اے خدا قادر ہے تو ہم ناتواں یہ عرض تھا
تین دن کے فاقہ کش تھے دل میں تھا خوف وحراس — پیٹ پر پتھر بندھے تھے اور تھی ہونٹوں پے پیاس
معجزہ کیسا ہوا جابرؓ کے گھر میں ایک دن — بھوک سے بے حال تھے سب تھا مگر وہ نیک دن
ایک صاع جَو ہی فقط احمدؐ کے پیاروں کے لئے — ایک بکروٹا ہوا کافی ہزاروں کے لئے
معجزہ ہے دراصل غیبی جہاں کا انکشاف — انبیاء کے ہاتھ سے دکھلائی دے وہ صاف صاف
دل لرز جاتا ہے میرا سوچ کر جنگ احد — ایک لغزش اور الم اتنے کہ اللہ الصمد
کس قدر سرکار تھے محو دعا یومِ بدر — کھینچ لائی وہ دعا پھر عرش سے ربّ کی نصر
ہم تو میراثی مسلماں ہیں نہیں ہم کو قدر — ہم مسلماں ہیں تو یہ ہے ان دعاؤں کا اثر
وہ کہ جس نے بیعت کی تھی موت پر سرکارؐ سے — حق ادا اس نے کیا گردن کٹا کر پیار سے
حضرت سلمان اہل بیت میں داخل ہوئے — یعنی انصار و مہاجر میں بھی وہ کامل ہوئے
جب مسیح موعودؑ آئے مہدیٔ دوراں کے طور — اہل فارس اور اہل بیت تھے بشکل اَور
ایک لمبا سلسلہ ہے جنگ کا یلغار کا — آج بھی قصہ ہے بر نوک زباں تلوار کا
آج بھی جاری مسلسل ہے جہاد بالقرآں — بعثت ثانی کے مظہر ہیں ہمارے درمیاں
صد ہزار صلوات بر حضرت محمد مصطفیٰؐ — نیز بر اہل و عیال و یاران احمد مجتبیٰؐ
ربّ ہوا راضی وہ اپنے ربّ سے راضی ہوگئے — اب بھی زندہ ہیں نصرؔ و باقی ماضی ہوگئے

......☆......☆......☆......

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

جماعت احمدیہ مسلمہ کے جلسے اسلئے منعقد کیے جاتے ہیں تا کہ ہم اس روحانی ماحول سے فائدہ اٹھا کر اپنی باطنی اصلاح کر سکیں اور اپنی اخلاقی حالت کو پاکیزہ بنا سکیں، جلسہ ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنے اور اپنے اندر تقویٰ یعنی اللہ کے خوف کو بڑھانے کا موقع فراہم کرتا ہے

جلسہ کا ماحول آپ کے دلوں میں نرمی، شفقت اور عاجزی پیدا کرنے والا ہونا چاہئے، یہ جماعت کے اندر پیار اور بھائی چارہ کے رشتوں کو بڑھانے کا ذریعہ ہونا چاہئے، اور آپ کو نہ صرف ایک دوسرے کی دیکھ بھال کرنے بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی ایک عمدہ مثال قائم کرنے کے قابل بنانا چاہئے

ہمیں اپنے دلوں میں عاجزی اور نرمی پیدا کرنی چاہئے، سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم میں اسلام کی خدمت کا شوق اور جذبہ پیدا ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ، جو ہمارا خالق ہے، اس کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

ہر احمدی کو خلیفہ وقت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہئے اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور وفاداری کے تعلق میں مضبوطی پیدا کرتے رہنا چاہئے

آپ کو mta باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا چاہئے اور اپنے اہل خانہ، خصوصاً اپنے بچوں کو اس کی عادت ڈالیں

بالخصوص میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور دیگر تقریبات اور مواقع پر بیان کی گئی میری باتوں پر بھی عمل کریں

میں ہر فرد جماعت کو تلقین کرتا ہوں کہ تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ہر ممکن کوشش کریں، باقاعدگی سے جماعتی پروگرام منعقد کریں اور دانشمندانہ منصوبہ بندی کریں لائبیریا کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو پھیلانے کے لیے ہر وقت نئے طریقے اور ذرائع تلاش کرتے رہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ لائبیریا 2025ء کے موقع پر بصیرت افروز پیغام (اردو مفہوم)

پیارے احباب جماعت احمدیہ لائبیریا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا 21واں جلسہ سالانہ 24، 25 اور 26/جنوری 2025ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور آپ سب غیر معمولی برکات حاصل کریں اور آپ سب اسلام اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات کے متعلق اپنا علم و فہم بڑھانے والے ہوں۔

یاد رکھیں کہ یہ کوئی معمولی دنیاوی تقریب یا تہوار نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس جلسے کا بڑا مقصد یہ ہے کہ جماعت کے مخلص افراد دینی استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو آگے بڑھائیں۔ ایک فائدہ یہ ہے کہ مختلف دوستوں سے ملنے سے بھائی چارے کا دائرہ وسیع ہوگا اور ان کے باہمی تعلقات مضبوط ہوں گے۔ (ماخوذ از آسمانی فیصلہ)

پس، جماعت احمدیہ مسلمہ کے جلسے اس لیے منعقد کیے جاتے ہیں تا کہ ہم اس روحانی ماحول سے فائدہ اٹھا کر اپنی باطنی اصلاح کر سکیں اور اپنی اخلاقی حالت کو پاکیزہ بنا سکیں۔ جلسہ ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنے اور اپنے اندر تقویٰ یعنی اللہ کے خوف کو بڑھانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

جلسہ کا ماحول آپ کے دلوں میں نرمی، شفقت اور عاجزی پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ یہ جماعت کے اندر پیار اور بھائی چارہ کے رشتوں کو بڑھانے کا ذریعہ ہونا چاہیے اور آپ کو نہ صرف ایک دوسرے کی دیکھ بھال کرنے بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی ایک عمدہ مثال قائم کرنے کے قابل بنانا چاہیے۔ ہمیں اپنے دلوں میں عاجزی اور نرمی پیدا کرنی چاہیے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم میں اسلام کی خدمت کا شوق اور جذبہ پیدا ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ، جو ہمارا خالق ہے، اس کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس شرائط بیعت مقرر کی ہیں، ہر شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے۔ یہ شرائط، زندگی کے ہر معاملہ میں، آپ کے لیے مشعل راہ ہونی چاہئیں۔ ان شرائط پر عمل پیرا ہو کر ہم اس روحانی مشعل کو بلند رکھ سکتے ہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عطا کی ہے اور دوسروں کے لیے بھی حقیقی تقویٰ کی راہ روشن کر سکتے ہیں۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نظام خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو خلیفہ وقت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہیے۔ اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور وفاداری کے تعلق میں مضبوطی پیدا کرتے رہنا چاہیے۔ یہ ہماری مستقل ترقی کی کنجی ہے اور اس ذریعہ سے ہم جماعت کی کامیابی کو مشاہدہ کرنیوالے ہو سکتے ہیں۔ آپ کو ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا چاہیے اور اپنے اہل خانہ، خصوصاً اپنے بچوں کو اس کی عادت ڈالیں۔ بالخصوص میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور دیگر تقریبات اور مواقع پر بیان کی گئی میری باتوں پر بھی عمل کریں۔

میں ہر ایک فرد جماعت کو تبلیغ کی اہمیت یاد دلاتا ہوں۔ مورخہ 8/ستمبر 2017ء کے خطبہ جمعہ میں مَیں نے کہا تھا: ”ہمارے سے اگر پوچھا جائیگا تو صرف اتنا جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھنا ہے کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے، پیغام پہنچانا ہے، اسلام کی خوبیوں اور خوبصورت تعلیم کو دوسروں پر ظاہر کرنا ہے اور یہ کام ہم نے کرتے چلے جانا ہے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۸/ستمبر ۲۰۱۷ء)

لہٰذا میں ہر فرد جماعت کو تلقین کرتا ہوں تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آپ باقاعدگی سے جماعتی پروگرام منعقد کریں اور دانشمندانہ منصوبہ بندی کریں، لائبیریا کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو پھیلانے کے لیے ہر وقت نئے طریقے اور ذرائع تلاش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں مَیں آپ سب سے کہتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ آگے بڑھیں اور پختہ عزم اور ثابت قدمی کے ساتھ عہد کریں کہ آپ وہ تمام خالص تبدیلیاں لانے کی کوشش کریں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی بیعت کی شرائط کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ ان شاء اللہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ دنیا میں ایک حقیقی روحانی انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس ہدایت پر بہترین انداز میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔ ☆☆☆

حدیث کی اجازت کا یہ مطلب نہیں کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کیلئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک روایت میں آتا ہے حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے۔ (ترمذی کتاب النکاح۔ باب فی النظر الی المخطوبۃ)

اس اجازت کو بھی آجکل کے معاشرے میں بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے اور یہ مطلب لے لیا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں، علیحدہ سیریں کرتے رہیں...... گھروں میں بھی گھنٹوں علیحدہ بیٹھے رہیں تو یہ چیز بھی غلط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے آ کر شکل دیکھ کر ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بعض حرکات کا باتیں کرتے ہوئے پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر آجکل کے زمانے میں گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی بہت سی حرکات و عادات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی بات ناپسندیدہ لگے تو بہتر ہے کہ پہلے پتا لگ جائے اور بعد میں جھگڑے نہ ہوں۔ اور اگر اچھی باتیں ہیں تو موافقت اور الفت اس رشتے کے ساتھ اور بھی پیدا ہو جاتی ہے...... دوسرے لوگ بعض دفعہ ان کا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کا رشتہ ہو گیا ہے تو اس کو تڑوانے کی کوشش کریں۔ ان کو آمنے سامنے ملنے سے موقع نہیں ملے گا۔ ایک دوسرے کی حرکات دیکھنے سے کیونکہ ایک دوسرے کو جانتے ہونگے لیکن بعض لوگ دوسری طرف بھی انتہا کو چلے گئے ہیں۔ انکو یہ بھی برداشت نہیں کہ لڑکا لڑکی شادی سے پہلے یا پیغام کے وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ بھی سکیں اسکو غیرت کا نام دیا جاتا ہے تو اسلام کی تعلیم ایک سموئی ہوئی تعلیم ہے۔ نہ افراط نہ تفریط نہ ایک انتہا نہ دوسری انتہا اور اسی پر عمل ہونا چاہئے اسی سے معاشرہ امن میں رہیگا اور معاشرے سے فساد دور ہوگا۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 934) (شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان)

ولادت و درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے کہ مورخہ 08/اکتوبر 2025ء بروز بدھ مکرم حافظ سید اعزاز الدین صاحب مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے الحمد للہ۔ نومولودہ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام سیدہ مصباح اعزاز تجویز فرمایا ہے۔ بچی محترم سید انوار الدین احمد صاحب سابق صدر جماعت سونگڑہ اور محترمہ زکیہ خاتون احمدی صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کو سمبی سونگڑہ کی پوتی ہے اور مکرم شمشاد احمد صاحب و مکرمہ حسن جہاں صاحبہ قادیان کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کی ولادت کو ہر دو خاندان کے لئے مبارک کرے نیز نومولودہ کو صحت و تندرستی والی فعال و لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ (راجہ جمیل احمد انسپکٹر اخبار بدر)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا

جو شخص ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا، جو مسجد کعبہ میں گھس جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا،
جو اپنے ہتھیار پھینک دے اس کو بھی امن دیا جائے گا، جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا،
جو حکیم بن حزام کے گھر میں چلا جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27/جون 2025 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جب ابوسفیان نے صحابہ کو نبی اکرم ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو کیا فرماتا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ابوسفیان نے صحابہ کو نبی اکرم ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور کہا: مَیں نے کسریٰ کا دربار بھی دیکھا ہے اور قیصر کا دربار بھی دیکھا ہے لیکن ان کی قوموں کو ان کا اتنا فدائی نہیں دیکھا جتنا محمد رسول اللہ ﷺ کی جماعت اس کی فدائی ہے۔

سوال: غزوہ فتح مکہ میں آنحضرت ﷺ نے کتنی جگہ آگ روشن فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: غزوہ فتح مکہ میں آنحضرت ﷺ نے دس ہزار جگہ آگ روشن کروائی۔

سوال: ابوسفیان کیوں مبہوت ہو چکا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ابوسفیان نے دیکھا کہ چند ہی سال پہلے ہم نے رسول اللہ ﷺ کو صرف ایک ساتھی کے ساتھ مکّہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن ابھی سات ہی سال گزرے ہیں کہ وہ دس ہزار قدوسیوں سمیت مکّہ پر بِلاظلم اور بِلاتعدّی کے جائز طور پر حملہ آور ہوا ہے اور مکّہ والوں میں طاقت نہیں کہ اِس کو روک سکیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس تک پہنچتے پہنچتے کچھ ان خیالات کی وجہ سے اور کچھ دہشت اور خوف کی وجہ سے ابوسفیان مبہوت سا ہو چکا تھا۔

سوال: جب رسول کریم ﷺ نے ابوسفیان کی یہ حالت دیکھی تو حضرت عباسؓ سے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ ابوسفیان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور رات اپنے پاس رکھو۔ صبح اِسے میرے پاس لانا۔

سوال: جب لشکر گزر چکا تو عباسؓ نے ابوسفیان سے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب لشکر گزر چکا تو عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا کہ ”اب اپنی سواری دوڑا کر مکّہ پہنچو اور ان لوگوں کو اطلاع دے دو کہ محمد رسول اللہ ﷺ آ گئے ہیں اور انہوں نے اِس اِس شکل میں مکّہ کے لوگوں کو امان دی ہے۔ جبکہ ابوسفیان اپنے دل میں خوش تھا کہ مَیں نے مکّہ کے لوگوں کی نجات کا رستہ نکال لیا ہے۔ اس کی بیوی ہندہ نے جو ابتدائے اسلام سے مسلمانوں سے بغض اور کینہ رکھنے کی لوگوں کو تعلیم دیتی چلی آئی تھی اور باوجود کافر ہونے کے فی الحقیقت ایک بہادر عورت تھی آگے بڑھ کر اپنے خاوند کی داڑھی پکڑی اور مکّہ والوں کو آوازیں دینی شروع کیں کہ آؤ اور اِس بڈھے احمق کو قتل کر دو کہ بجائے اِس کے کہ تم کو یہ نصیحت کرتا کہ جاؤ اور اپنی جانوں اور اپنے شہر کی عزت کے لیے لڑتے ہوئے مارے جاؤ یہ تم میں امن کا اعلان کر رہا ہے۔ ابوسفیان نے اس کی حرکت کو دیکھ کر کہا کہ بے وقوف یہ اِن باتوں کا وقت نہیں جا اور اپنے گھر میں چھپ جا۔ میں اس لشکر کو دیکھ کر آیا ہوں جس لشکر کے مقابلہ کی طاقت سارے عرب میں نہیں ہے۔“

سوال: ابوسفیان نے آنحضرت ﷺ مدح میں کیا فرمایا اور کس طرح اسلام قبول کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب ابوسفیان کو حضرت عباسؓ نے رسول کریم ﷺ کے پاس لایا تو آپؐ نے فرمایا: ابوسفیان! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تجھ پر یہ حقیقت روشن ہو جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نہایت ہی حلیم، نہایت ہی شریف اور نہایت ہی صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں۔ میں اب یہ بات تو سمجھ چکا ہوں کہ اگر خدا کے سوا کوئی اَور معبود ہوتا تو کچھ تو ہماری مدد کرتا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوسفیان! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم سمجھ لو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اِس بارہ میں ابھی میرے دل میں کچھ شبہات ہیں۔ مگر ابوسفیان کے تردّد کے باوجود اس کے دونوں ساتھی جو اس کے ساتھ ہی مکّہ سے باہر مسلمانوں کے لشکر کی خبر لینے کے لیے آئے تھے اور جن میں سے ایک حکیم بن حزام تھے وہ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد ابوسفیان بھی اسلام لے آیا، مگر اس کا دل غالباً فتح مکّہ کے بعد پوری طرح کھلا۔

سوال: جب ابوسفیان نے رسول کریم ﷺ سے فرمایا یا رسول اللہ! اگر مکّہ کے لوگ تلوار نہ اٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہوں گے اس پر رسول کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ابوسفیان نے کہا۔ یا رسول اللہ! اگر مکّہ کے لوگ تلوار نہ اٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! ہر شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امن دیا جائے گا۔

سوال: رسول کریم ﷺ نے ابوسفیان کی عزت کا سامان کس طرح فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے ابوسفیان کی عزت کا سامان کس طرح فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو مسجد کعبہ میں گھس جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو اپنے ہتھیار پھینک دے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو حکیم بن حزام کے گھر میں چلا جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ابوسفیان ایک بڑا ضعیف القلب اور کم فراست والا آدمی تھا جب آنحضرت ﷺ نے مکّہ پر فتح پائی تو اسے کہا کہ کیا تُو اب بھی نہیں سمجھتا؟ تجھے اب تک پتہ نہیں لگا کہ یہ انسانی ہاتھ کا کام نہیں ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ اب سمجھ آ گئی ہے کہ تیرا خدا سچا ہے اگر ان بتوں میں کچھ ہوتا تو یہ ہماری اس وقت مدد کرتے۔ پھر جب اسے کہا گیا کہ تُو میری نبوت پر ایمان لاتا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا، اس سے سوال کیا تو اس نے تردّد ظاہر کیا اور اس کی سمجھ میں توحید آئی اور نبوت نہ آئی۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ بعض مادے ہی ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں فراست کم ہوتی ہے جو توحید کی دلیل تھی وہی نبوت کی دلیل تھی مگر ابوسفیان اس میں تفریق کرتا رہا۔ اس نے توحید اور نبوت کو علیحدہ کر دیا تو آپ فرماتے ہیں کہ سب ایک طبقہ کے انسان نہیں ہوتے۔ کوئی اول جیسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان جیسے ہوتے ہیں کوئی اوسط درجہ کے اور کوئی آخر درجہ کے۔

سوال: حضور انور نے اسلامی لشکر کے مکّہ میں داخل ہونے کا واقعہ کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اسلامی لشکر کے مکّہ میں داخل ہونے کا واقعہ لکھا ہے۔ بخاری میں حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ مکّہ کے بالائی حصہ کَدَاء سے داخل ہوں۔ وہ اپنا جھنڈا الحُجون میں گاڑ دیں اور آپ کے آنے تک جگہ نہ چھوڑیں۔ حجون وادی مُحَصَّب کی طرف ایک پہاڑ ہے جو بیت اللہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے۔

۞۞۞

ہر عمل جو نیک نیتی سے کیا جائے اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت کے صدقے ضرور اس کا بدلہ دیتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 02 مارچ 2007 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: آنحضرت ﷺ کا مخلوق خدا کے ساتھ کس طرح کا سلوک تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہما ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ حنین کے روز ایک مرتبہ میری وجہ سے نبی کریمؐ کا راستہ تنگ ہو گیا۔ اس وقت مَیں نے موٹے چمڑے کا جوتا پہنا ہوا تھا۔ میرا پاؤں رسول اللہؐ کے پاؤں پر آ گیا تو آپؐ نے اس کوڑے کے ساتھ جو آپؐ نے پکڑا ہوا تھا مجھے جلدی سے پیچھے ہٹایا اور کہا بسم اللہ۔ تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ راوی کہتے ہیں مَیں نے وہ رات اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے گزار دی۔ مَیں اپنے دل میں بار بار سوچتا تھا کہ مَیں نے رسول اللہؐ کو تکلیف دی ہے۔ جب صبح ہوئی تو ایک شخص آیا اور پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟۔ مَیں نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ مَیں یہاں ہوں اور ان کے ساتھ چل پڑا۔ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہؐ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تم نے کل اپنی جوتی سے میرے پاؤں کو لتاڑ ہی دیا تھا اور تم نے مجھے تکلیف پہنچائی تھی لیکن مَیں نے تمہیں کوڑے کے ساتھ اپنے پاؤں سے پیچھے کیا تھا۔ تو یہ جو ہلکا سا کوڑا مَیں نے تمہیں مارا تھا یہ، اسّی (80) دُنبیاں ہیں، بکریاں ہیں، بھیڑیں ہیں انہیں اس کے بدلہ میں لے لو۔

سوال: آندھی، ہوا، بارش اور طوفان کے موقع پر کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول کریم ﷺ ایک دعا نے آندھی، ہوا، بارش اور طوفانوں کو دیکھ کر یہ دعا کو پڑھنے کا حکم دیا ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّمَا فِیْھَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔ کہ اے اللہ مَیں تجھ سے اس کی ظاہری و باطنی خیر و بھلائی چاہتا ہوں اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور مَیں اس کے ظاہری و باطنی شر سے اور اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

سوال: رسول کریم ﷺ کا غریبوں کے ساتھ حسن سلوک کس طرح کا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے۔ ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابو امامہؓ نے بتایا کہ مدینہ کی بیرونی بستیوں کی غریب عورت بہت بیمار پڑ گئی۔ نبی کریمؐ اس کی صحت کے بارے میں صحابہؓ سے دریافت فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ اگر یہ خاتون فوت ہو جائے تو اُس وقت تک اس کو دفن نہ کرنا جب تک مَیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھ لوں۔ چنانچہ وہ فوت ہو گئی۔ رات کے وقت فوت ہوئی اور صحابہ اس کا جنازہ رات گئے مدینہ لائے تو انہوں نے رسول اللہؐ کو سویا ہوا پایا۔ انہوں نے آپؐ کو جگانا پسند نہیں کیا۔ چنانچہ انہوں نے اس کی نماز جنازہ خود ہی پڑھی اور جنت البقیع میں دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے۔ اس پر رسول اللہؐ نے اس خاتون کے بارے میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اسے تو دفن کر دیا، وہ رات فوت ہو گئی تھی۔ ہم آپؐ کے پاس آئے تھے مگر آپؐ کو سوئے ہوئے پایا تو ہم نے آپؐ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ چنانچہ آپؐ وہاں گئے اور قبرستان

میں جا کر اس کی قبر جو آپؐ کو دکھائی گئی تو رسول اللہؐ وہاں کھڑے ہو گئے۔ صحابہؓ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

سوال: جانوروں سے حسن وسلوک کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ایک آدمی راستے پر چلا جا رہا تھا اس کو شدید پیاس محسوس ہوئی اسے ایک کنواں نظر آیا۔ اس نے اُس میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہ باہر نکلا تو اس نے ایک کتّے کو دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ اس کتّے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہے جس طرح مجھے لگی ہے۔ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھر کر اپنے منہ کے ذریعہ سے اس کو پکڑا اور کتّے کو اس سے پانی بلایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہمارے لئے جانوروں میں بھی اجر ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ہر جاندار میں اجر مقدر ہے۔

سوال: کس عمل کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر عمل جو نیک نیتی سے کیا جائے اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت کے صدقے ضرور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

سوال: کون سی چیز اللہ تعالیٰ کے رحم کے جذبے کے ماتحت ہونی چاہئے اس کے متعلق حضور انور نے کون سی حدیث بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بچوں کو پیار کرنا، ان کی تربیت کرنا یہ بھی ایک رحم کے جذبے کے تحت ہونا چاہئے۔ اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کے رحم کو سمیٹنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنے والی ہے۔ عبد اللہ بن بُسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ میرے والد کے ہاں بطور مہمان تشریف لائے ہم نے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جسے آپؐ نے تناول فرمایا۔ پھر آپؐ کے پاس کھجوریں لائیں گئیں آپؐ انہیں کھاتے جاتے تھے اور اپنی دو انگلیوں سے (شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے) گٹھلیاں ایک طرف رکھتے جاتے تھے۔ پھر آپؐ کے پاس مشروب لایا گیا۔ جسے آپؐ نے پینے کے بعد اپنے داہنے ہاتھ بیٹھے ہوئے شخص کو دیا۔ میرے والد نے آپؐ کی سواری کی لگام میں پکڑے ہوئے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے یہ دعا کی: اے اللہ! جو تُو نے انہیں رزق عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت ڈال دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

سوال: عورتوں سے حسن وسلوک کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عورتوں کے حقوق قائم کرنے کے لئے، ان سے رحم کا سلوک کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے ایک مثال دی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپؐ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: عورتوں سے بھلائی سے پیش آیا کرو۔ عورت یقیناً پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی کے اوپر کے حصہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اور تم اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم عورتوں سے بھلائی سے ہی پیش آؤ۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لوگوں کی تکلیف کا کس قدر خیال تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ باہر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کر کے تشریف لائے تو بہت سارے لوگ وہاں جمع تھے اُن لوگوں میں ایک سائل تھا، سوالی جو سوال کیا کرتا تھا۔ اس نے سوال کیا، آواز لگائی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کے رش کی وجہ سے صحیح طرح سے سن نہ سکے۔ تو جب اندر گئے تو احساس ہوا کہ سوالی نے ایک سوال کیا تھا تو آپؑ باہر آئے اور پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ تو چلا گیا ہے۔ پھر آپؑ اندر چلے گئے اس وقت کہا کہ اسے تلاش کرو یا پھر تھوڑی دیر کے بعد سوالی پھر آ گیا۔ آپؑ باہر آئے اس کی ضرورت پوری کی اور فرمایا میرا دل بڑا سخت بے چین تھا، مَیں دعا مانگ رہا تھا کہ وہ دوبارہ آئے اور مَیں اس کی ضرورت پوری کر سکوں۔

✡✡✡✡

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)
ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai
چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30/اپریل 2025ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم حمید انور صاحب

ابن مکرم خورشید انور سنوری صاحب مرحوم

(Carshalton۔یوکے)

28/اپریل 2025ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کا تعلق کوئٹہ پاکستان سے تھا۔ آپ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد دین عدنی صاحب کے داماد تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک، دیندار، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ مرحوم مکرم محمد احمد صاحب (کارکن MTA) کے والد اور مکرم منیر عودہ صاحب (ڈائریکٹر پروڈکشن ایم ٹی اے انٹرنیشنل) کے سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الباسط شاہدہ صاحبہ

اہلیہ مکرم خواجہ مبشر احمد بٹ صاحب (کراچی)

5/اپریل 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت میاں خیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور دادی محترمہ سلطان بی بی صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ مکرم مولانا عبد المنان شاہد صاحب مربی سلسلہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صابرہ و شاکرہ، مہمان نواز، ملنسار، خوش اخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ ایمانداری اور دعا پر کامل یقین تھا۔ خلافت سے گہری وابستگی اور دین سے سچی محبت ان کی شخصیت کے نمایاں پہلو تھے۔ جماعتی خدمت میں ہمیشہ سرگرم رہیں اور ناصرات اور لجنہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی چار بیٹیوں کی بہترین تربیت کی اور ان میں بچپن سے دینی تعلیم، جماعتی خدمت اور قربانی کا جذبہ پیدا کیا۔ آپ نے بیماری کے طویل عرصہ میں صبر اور شکر کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں، تین بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔ آپ مکرم عبد الحلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ صدر کینٹ لاہور کی ہمشیرہ تھیں۔

(2) مکرم شاہ ناصر احمد صاحب

ابن مکرم شاہ شکیل احمد صاحب (بہار انڈیا)

یکم اپریل 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو گیا شہر میں جماعت کی ترقی کا بہت درد تھا۔ اس کے لیے کوشش اور دعا کرتے رہے۔ آپ کی بہت خواہش تھی کہ وہاں جماعت کی ایک مسجد بن جائے۔ جب وہ ضلعی امیر تھے تو آپ نے اس کے لیے بہت کوشش کی اور اپنی محنت کی کمائی سے خریدی ہوئی زمین بھی اس کے لیے وقف کر دی۔ اب یہ زمین صدر انجمن کے نام ہو چکی ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب (دار الفتوح غربی ربوہ)

25/مارچ 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم راجہ عبد العزیز صاحب مرحوم (سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ) کی بڑی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے تقریباً 30 سال سے زائد عرصہ ضلع مظفر آباد کشمیر میں مقامی و ضلعی صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ دوران خدمت ہمیشہ مہمان نوازی اور جماعتی پروگراموں کو اپنی ہر ضرورت پر مقدم رکھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم ملک الطاف احمد صاحب

ابن مکرم ملک محمد دین صاحب (ساہیوال)

17/جنوری 2025ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم کرم الٰہی صاحب آف فیض اللہ چک قادیان کے ذریعہ ہوا۔ آپ کے والد مکرم ملک محمد دین صاحب تحریک جدید کے پہلے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ مکرم عبد الرحمٰن جٹ صاحب آف قادیان رشتے میں آپ کے ماموں لگتے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، سلسلہ کے فدائی ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو جماعتی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا جس کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ خلافت سے محبت اور اطاعت کرنے والے اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرمہ امۃ الشکور ہاشمی صاحبہ

اہلیہ مکرم میجر عمر ہاشمی صاحب (واپڈا ٹاؤن لاہور)

19/اپریل 2025ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، زندہ دل، خوش مزاج، ملنسار، ہمدرد، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے عقیدت اور فدائیت کا گہرا تعلق تھا۔ آپ اپنے حلقہ واپڈا ٹاؤن میں کئی سال نائب صدر اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ ہمیشہ معیاری چندہ دیتیں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحومہ کے بڑے داماد مکرم حسن منیر صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

✡✡✡✡

بقیہ حضور انور کے بصیرت افروز جوابات از صفحہ نمبر 02

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمہ معرفت میں تحریر فرمایا ہے کہ ”سورج 364 دن میں اپنے دورہ کو پورا کرتا ہے۔“ جبکہ ہم اب تک یہی سنتے آئے ہیں کہ زمین سورج کے گرد چکر کاٹنے کے لیے تقریباً 364 دن لیتی ہے۔ اس بارہ میں راہنمائی کی درخواست ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 7 جولائی 2023ء میں اس سوال کا حسب ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے، بلکہ حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ سورج اپنے دورہ کو پورا کرتا ہے اور وہ دورہ یقیناً زمین کے سورج کے گرد گھومنے سے ہی پورا ہوتا ہے۔ اور یہی حضور علیہ السلام کی مراد ہے کہ جب زمین سورج کے گرد گھومتی ہے تو سورج کا یہ دورہ 364 دنوں میں پورا ہوتا ہے۔

پھر یہ بھی سورج کا دورہ ہی ہے جس سے موسموں میں تبدیلی آتی اور گرمیوں اور سردیوں میں سورج کا رخ بھی اسی وجہ سے مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں: اور مسخر کیا تمہارے لیے سورج اور چاند کو جو ہمیشہ پھرنے والے ہیں۔ یعنی جو باعتبار اپنی کیفیات اور خاصیات کے ایک حالت پر نہیں رہتے مثلاً جو ربیع کے مہینوں میں آفتاب کی خاصیت ہوتی ہے وہ خزاں کے مہینوں میں ہرگز نہیں ہوتی۔ پس اس طور سے سورج اور چاند ہمیشہ پھرتے رہتے ہیں کبھی ان کی گردش سے بہار کا موسم آجاتا ہے اور کبھی خزاں کا اور کبھی ایک خاص قسم کی خاصیتیں ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں اور کبھی اس کے مخالف خواص ظاہر ہوتے ہیں۔ (توضیح مرام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 75)

دوسری یہ بات پیش نظر رکھنے والی ہے کہ حضور علیہ السلام یہاں پر ایک عام انسان کی سمجھ کے لحاظ سے زمین پر دکھائی دینے والی ظاہری صورت کے مطابق یہ ارشاد فرما رہے ہیں، کیونکہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ سورج زمین کی ایک طرف سے طلوع ہو کر دوسری طرف غروب ہو جاتا ہے تو ایک عام انسان جو خود کو زمین پر ایک ہی جگہ موجود پاتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ سورج ہمارے گرد گھوم رہا ہے۔ پس اس اعتبار سے حضور علیہ السلام نے ایک عام انسان کو بات سمجھانے کے لیے یہ مثال دی ہے۔ کیونکہ حضورؑ چشمہ معرفت میں اس جگہ اصل میں یہ مضمون بیان فرما رہے ہیں کہ اس کائنات کا سب کچھ خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے اور کائنات میں تمام اشیاء اسی نے پیدا کی ہیں اور ہر مخلوق کی طاقت اور کام کی اس نے ایک حد مقرر کر دی ہے جس سے وہ باہر نہیں نکل سکتی۔ اور اسی ضمن میں حضور علیہ السلام نے چاند اور سورج کی مثال بیان فرمائی ہے۔

باقی آپ کے لیے یہ وضاحت بھی میں کر دیتا ہوں کہ اس کائنات میں تمام ستارے اور سیارے اپنے اپنے محور اور مدار میں گردش کرتے ہیں۔ زمین کے سورج کے گرد گھومنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ سورج اپنی جگہ پر جامد کھڑا ہے اور زمین اس کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ بلکہ زمین اپنے مدار میں گردش میں ہے اور سورج اپنے مدار میں گردش کر رہا ہے۔ چنانچہ جس طرح زمین سورج کے گرد گھوم کر اپنا چکر تقریباً 364 دنوں میں پورا کرتی ہے اور چاند زمین کے گرد گھوم کر اپنا چکر 29 یا 30 دنوں میں پورا کرتا ہے، اسی طرح سورج اپنے Axis کے گرد گھوم کر 27 دنوں میں ایک چکر مکمل کرتا ہے اور اس کے علاوہ سورج اپنے محور میں بھی گھوم رہا ہے جس میں وہ اپنا ایک چکر 230 ملین سال میں مکمل کرتا ہے۔

سوال: کینیڈا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ روحانی خزائن کا نام ”روحانی خزائن“ کس نے رکھا تھا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 11 جولائی 2023ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیف فرمودہ کتب کا مجموعہ پہلی دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں 1957ء میں شائع ہونا شروع ہوا، اور اسی وقت اس مجموعہ کا نام ”روحانی خزائن“ رکھا گیا۔ اور پھر خلافت ثالثہ کے ابتدائی سالوں میں 1968ء میں اس کی اشاعت مکمل ہوگئی۔

اس مجموعہ کی اشاعت شروع ہونے سے قبل اور دوران اشاعت مختلف وقتوں میں روزنامہ الفضل ربوہ میں اس بارے میں اعلانات شائع ہوتے رہے اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی سالانہ رپورٹس میں بھی اس کا ذکر آتا رہا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 17 مارچ 1957ء صفحہ 8، روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 20 اپریل 1958ء صفحہ 4، سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بابت 58-1957ء صفحہ 58)

علاوہ ازیں اس مجموعہ کی اشاعت شروع ہونے سے قبل روزنامہ الفضل ربوہ میں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے حوالے سے ایک اعلان شائع ہوا جس میں اس علمی مجموعہ کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا ”اُكْتُبْ وَلْيُطْبَعْ وَلْيُرْسَلْ فِي الْأَرْضِ“ یعنی ان الہامات اور علوم کو جو آپؑ کو عطا فرمائے گئے ہیں لکھ لو اور پھر انہیں چھاپا جائے اور لوگوں کو بھیجا جائے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے قیام کا اصل مقصد قرآن مجید کے علوم کی اشاعت اور ان علمی اور روحانی خزائن کی اشاعت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مصلحِ اعظم حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کو عطا فرمائے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پس جو دوست الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے حصص خریدتے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو پورا کرتے ہیں جو مذکورہ بالا الہام میں ظاہر کیا گیا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 23 جولائی 1956ء صفحہ 7)

اور چونکہ یہ علمی اور روحانی کام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں شروع ہوا تھا اس لیے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس علمی مجموعہ کا نام بھی حضرت مصلح موعودؓ کی منظوری اور ہدایت پر ہی روحانی خزائن رکھا گیا ہوگا۔ جس کے پس منظر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی مذکورہ بالا شعر ہوگا۔

سوال: امریکہ سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ میں نے 28 سورتیں اور کچھ آیات یاد کر لی ہیں۔ کیا قرآن کریم کو یاد کرنے اور سمجھنے کی نیت سے نفل نماز میں قرآن کریم سے براہ راست پڑھ کر استفادہ کرنا ٹھیک ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 11 جولائی 2023ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: فرض نماز ہو یا نفل اس کے لیے عام طریق یہی ہے کہ جس قدر قرآن کریم کسی کو زبانی یاد ہو اسی کو وہ نماز میں پڑھے۔ اور مزید قرآن کریم یاد کرنے کی کوشش کرتا رہے، کیونکہ قرآن کریم کو یاد کرنا اور اسے پڑھنا یہ بھی ایک نیکی اور قابل ثواب عمل ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اپنی کتاب ذکر حبیب میں بیان کرتے ہیں: ”ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قرآن شریف کی لمبی سورتیں یاد نہیں ہوتیں اور نماز میں پڑھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ کیا ایسا کر سکتے ہیں کہ قرآن شریف کو کھول کر سامنے کسی رحل یا میز پر رکھ لیں یا ہاتھ میں لے لیں اور پڑھنے کے بعد الگ رکھ کر رکوع سجود کر لیں اور دوسری رکعت میں پھر ہاتھ میں اٹھا لیں۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا: ”اس کی کیا ضرورت ہے۔ آپ چند سورتیں یاد کر لیں اور وہی پڑھ لیا کریں۔“

(ذکر حبیب صفحہ 136، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

کتب حدیث وفقہ میں بعض ایسے آثار ملتے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ جن میں حضرت عثمانؓ، حضرت انسؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ شامل ہیں جب نوافل پڑھتے تو کسی شخص کو قرآن دے کر پاس بٹھا لیتے جو ان کے بھولنے پر انہیں لقمہ دے دیتا یا کسی ایسے شخص کی اقتدا میں وہ نوافل ادا کرتے جو قرآن سے دیکھ کر انہیں امامت کرواتا۔

(کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ للشیخ عبدالوهاب الشعرانی۔ کتاب الصلاۃ، فصل فی الفتح علی الامام) (صحیح بخاری کتاب الاذان بَاب إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى)

فقہاء اربعہ میں سے امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ جبکہ امام شافعیؒ نیز امام احمدؒ کے ایک قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اور امام مالکؒ نیز امام احمدؒ کے ایک دوسرے قول کے مطابق نفل نماز میں ایسا کرنا جائز ہے لیکن فرض نماز میں یہ جائز نہیں ہے۔

(کتاب المیزان للشعرانی، باب صفۃ الصلاۃ۔ جلد 2 صفحہ 47 مطبوعہ عالم الکتب 1989ء)

ان آثار اور فقہاء کی آراء پر تبصرہ فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تک قاری یا سامع کا نماز کے دوران قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنے اور سامع کا پڑھ کے لقمہ دینے کا مسئلہ ہے۔ میرے نزدیک تو امام ابو حنیفہؒ کا موقف ہی درست ہے (یعنی ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ ناقل) یہ جو مثالیں دی گئی ہیں کہ مثلاً حضرت عائشہؓ کے غلام ذکوان قرآن کریم سے پڑھ کر ان کی امامت کرواتے تھے یہ حدیث نہیں بلکہ اثر ہے اور ایسا اثر نہیں جس کی اجازت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔ ایسے اہم دینی معاملات میں اثر کی وہ حیثیت نہیں جو حدیث کی ہے۔

(مکتوب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بنام سیکرٹری صاحب مجلس افتاء مورخہ 11 مئی 1993ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں مجلس افتاء میں یہ معاملہ پیش ہونے پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 17 جون 1971ء کو اس بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ ”نوافل میں بھی قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھنا مستحب نہیں۔ نیز اس کی اجازت دینے سے حفظ قرآن کی ترغیب کا مقصد بھی فوت ہو جاتا ہے، لہٰذا اس طریق کو اختیار کرنا ناپسندیدہ ہے۔“

(رجسٹر فیصلہ جات مجلس افتاء صفحہ 49 غیر مطبوعہ)

پس اس بارے میں میرا بھی موقف یہی ہے کہ قرآن کریم کا جتنا حصہ کسی کو یاد ہو اسی کو وہ نمازوں میں پڑھ لے اور مزید قرآن کریم یاد کرنے کی کوشش کرے۔

سوال: جرمنی سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ جماعت کی طرف سے ملنے والے تعلیمی سرٹیفکیٹس پر والد کے نام کے ساتھ والدہ کا نام کیوں نہیں ہوتا۔ اگر والدہ کا نام بھی لکھ دیا جائے تو کیا حرج ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 13 جولائی 2023ء میں اس بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ بچے کی پیدائش اور اس کی پرورش میں والد اور والدہ دونوں کا برابر کا حصہ ہوتا ہے۔ اسی لیے قرآن کریم نے بچہ کو والد اور والدہ دونوں کی طرف منسوب کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ۔ (البقرہ: 234) کہ کسی ماں کو اس کے بچہ کے تعلق میں تکلیف نہ دی جائے اور نہ ہی باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے (دکھ دیا جائے)۔ اس آیت میں بچہ کو ماں اور باپ دونوں کی ملکیت قرار دیا گیا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ جہاں بچہ کو کسی کے نام کے ساتھ پکارنے کی بات ہے تو اس بارے میں قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ (الاحزاب: 6) یعنی ان (لے پالک بچوں) کو ان کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ فعل ہے۔

اسی طرح حدیث میں بھی آتا ہے۔ حضرت ابو الدرداءؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہیں اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا لہٰذا تم اپنے اچھے نام رکھا کرو۔

(سنن کتاب الادب بَاب فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ)

پس قرآن و حدیث کی ان ہدایات کی روشنی میں جماعت کی طرف سے ملنے والے تعلیمی سرٹیفکیٹس پر بچہ اور اس کے والد کا نام درج ہوتا ہے، والدہ کا نام درج نہیں کیا جاتا۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 29 مارچ 2025ء)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر12448: میں امۃ الفرحت زوجہ مکرم خالد احمد جینا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن: فلک نما، حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار دو عدد، ایک عدد منگل سوتر، دو عدد کڑے، ایک عدد انگوٹھی، ایک عدد چین (تمام زیورات 85 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/18,500 روپے بذمہ خاوند، ایک پلاٹ نزد سرائے طاہر قادیان میں واقع ہے جو کہ 5 مرلہ ہے جس کا خسرہ نمبر 172 ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : خالد احمد جینا الامۃ : امۃ الفرحت گواہ : غلام طیب احمد خان

مسل نمبر12449: میں حامدہ بشریٰ زوجہ مکرم محمد عبد المالک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن: جی ایم چھاؤنی، فلک نما حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد گلے کا ہار، ایک جوڑی کان کی بالی، ایک عدد انگوٹھی (تمام زیورات 30 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/35,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : غلام طیب احمد خان الامۃ : حامدہ بشریٰ گواہ : عبد الواحد خان

مسل نمبر12450: میں امۃ الباری نصرت جہاں زوجہ مکرم فیضان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن: فلک نما حیدرآباد صوبہ تلنگانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد چین، دو جوڑی کان کی بالی، ایک عدد انگوٹھی، دو عدد ناک کی لونگ (کل وزن 40 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک عدد ہار، دو عدد انگوٹھی، دو جوڑی پازیب، تین عدد بچھوئے (کل وزن 250 گرام) حق مہر -/1,20,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فیضان احمد الامۃ : امۃ الباری نصرت جہاں گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر12451: میں بلال احمد حسین ولد مکرم مومن احمد حسین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن: سنتوش نگر ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : غلام طیب احمد خان العبد : بلال احمد حسین گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر12452: میں ثروت فرحانہ زوجہ مکرم سیٹھ محمد سبحان حسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن: ماسب ٹینک حلقہ افضل گنج، حیدآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کی بالیں دو جوڑی، دو عدد انگوٹھیاں (کل وزن 5 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک عدد انگوٹھی۔ حق مہر -/55,500 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سبحان حسن الامۃ : ثروت فرحانہ گواہ : محمد احمد رضوان

مسل نمبر12453: میں شاکرہ بیگم زوجہ مکرم پی رفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن: کنچن باغ ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12/ اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پانچ گنٹھ کھیتی زمین بمقام وڈے مان چنتہ کنٹہ منڈل سروے نمبر 309 جو کہ ضلع محبوب نگر میں واقعہ ہے۔ حق مہر -/5,051 روپے بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : پی رفیق احمد الامۃ : شاکرہ بیگم گواہ : شیخ چاند مجیب

مسل نمبر12454: میں شائستہ ملاحت بنت مکرم سیٹھ محمد سبحان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن: ماسب ٹینک حلقہ افضل گنج حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی کان کی بالی وزن پانچ گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سبحان حسن الامۃ : شائستہ ملاحت گواہ : محمد احمد رضوان

مسل نمبر12455: میں رمشہ ریاض بنت مکرم محمد ریاض الدین صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن: لال ٹھکری حیدرآباد حلقہ افضل گنج صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد ہیرے کی انگوٹھیاں 18 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ریاض الدین الامۃ : رمشہ ریاض گواہ : محمد احسن غوری

مسل نمبر12456: میں ملیحہ ماہم بنت مکرم منیر احمد سعید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن: راجندر نگر حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30 جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کی بالیاں دو جوڑی، دو عدد انگوٹھیاں (کل وزن 5 تولہ 50 گرام 22 کیریٹ)۔ وڈمان میں ایک عدد پلاٹ نمبر 1-151/1 کل رقبہ تین سو گز قیمت ساڑھے تین لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منیر احمد سعید الامۃ : ملیحہ ماہم گواہ : محمد داؤد نعمان

مسل نمبر12457: میں محمد نعمت اللہ ولد مکرم محمد رحمت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن: سکندرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 اگست 2025 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے: 36 گونٹھ کھیتی زمین بمقام چندہ پور کا ماریڈی۔ کھاتا نمبر 60363 قیمت گیارہ لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نور الدین سلیم احمد العبد : محمد نعمت اللہ گواہ : شیخ چاند مجیب

SAFOORA COLLECTION CENTER
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
Partap Nagar Qadian Pin 143516
Dist: Gurdaspur Punjab
WE ACCEPT ONLINE ORDER ALSO
ALL KINDS OF LADIES GARMENTS AND KIDS PARTY WEAR & BURQA ALSO
INSTAGRAM
Shabana Omer : +91-8699710284 / Omer Farooque: +91-7347608447

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 23 - 30 October - 2025 Issue. 43 - 44

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف زمین پر اللہ کے خزانوں میں سے خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں

بعض غریب صحابہ اور صحابیات جب ایک ایک دو دو مدّ غلہ پیش کرتے تو ان کے دل بھر جاتے کہ کاش ان کے پاس زیادہ ہوتا تو اسے بھی پیش کر دیتے

عورتوں نے اِس جنگ کیلئے اپنے زیورات خوشبو، بازوبند، کنگن، کانٹے، انگوٹھیاں اور پازیبیں پیش کیں

جنگ تبوک میں صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنہم کی عظیم الشان قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا دلنشین و دلگداز تذکرہ

ربوہ کی مسجد پر دہشت گردانہ حملے کے نتیجے میں جو خدام زخمی ہیں اللہ اُنہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور بعد کی بھی ہر پیچیدگی سے اُنہیں بچائے

مکرم سام علی نینا صاحب آف مارشل آئی لینڈز کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 ؍اکتوبر 2025 بمقام مسجد مبارک اسلام آباد یو کے

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور نے فرمایا: غزوۂ تبوک کے متعلق کچھ مختصر ذکر ہوا تھا، اُس کی کچھ مزید تفصیل آج بیان کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ غزوۂ تبوک کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکّہ فتح کیا تو ابوعامر مدنی جو خزرج قبیلے میں سے تھا اور یہودیوں اور عیسائیوں سے میل ملاقات کی وجہ سے ذکرو وظائف کا عادی تھا اور لوگ اسے راہب کہتے تھے۔ مگر مذہباً عیسائی نہیں تھا۔ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینے آمد کے بعد مکے بھاگ گیا جب مکہ بھی فتح ہوگیا تو یہ سوچنے لگا کہ اسلام کے خلاف شورش پیدا کرنے کے لیے کوئی نئی تدبیر سوچنی چاہیے۔ آخر اس نے اپنا نام اور طرز بدلی اور مدینے کے پاس قبا نامی گاؤں میں رہنا شروع کیا۔ سالہا سال باہر رہنے کی وجہ سے مدینے کے لوگوں نے اسے نہ پہچانا۔ اس نے مدینے کے منافقوں کے ساتھ مل کر یہ تدبیر کی کہ مَیں شام میں جا کر عیسائی حکومت اور عرب عیسائی قبائل کو بہکاتا ہوں اور انہیں مدینے پر حملہ کرنے کے لیے تحریک کرتا ہوں۔ اِدھر تم یہ مشہور کردو کہ شامی فوجیں مدینے پر حملہ کرنے والی ہیں۔

آمدہ خبروں کے پیشِ نظر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر رومیوں سے مقابلہ کرنے میں تاخیر کی تو اس کے نقصان زیادہ ہوں گے لہٰذا آپؐ نے فیصلہ کیا کہ رومیوں کو حملے کا موقع دیے بغیر اُن کے علاقے میں جا کر فیصلہ کُن جنگ کی جائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عموماً اپنی جنگی مہمات کو خفیہ رکھا کرتے تھے مگر خیبر کے بعد تبوک کی مہم ایسی تھی کہ آپؐ نے عام اعلان فرمادیا اور راستے کی مشکلات اور دشمن کی کثرت کا پہلے سے بتا دیا۔

یہ قحط کا سال تھا، غذا کی تنگی تھی، لوگ اپنی فصلیں سمیٹنے کی فکر اور تیاری میں تھے کہ جہاد پر نکلنے کا اعلان ہوگیا۔ گرمی کا موسم تھا، سینکڑوں مِیل کا سفر اور زادِ راہ کی تنگی اس کے علاوہ تھی۔ ان سب مسائل کے ہوتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جب جہاد پر جانے کا حکم ہوا تو جاں نثار صحابہ جہاد کی تیاری کرنے لگے۔

اس موقعے پر مخیر صحابہؓ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کی تحریک کی تو سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا مال لے کر حاضر ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹ پالانوں اور کجاووں سمیت پیش کئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان پر کوئی گرفت نہیں ہوگی جو بھی اس کے بعد وہ کریگا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عثمانؓ نے اس موقع پر ایک ہزار دینار بھی پیش کئے تھے۔ ایک اَور روایت کے مطابق حضرت عثمانؓ نے اس موقعے پر ایک ہزار اونٹ اور ستّر گھوڑے پیش کئے اور بعض روایات کے مطابق اس جنگ کے جملہ اخراجات حضرت عثمانؓ نے برداشت کئے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق مذکور ہے کہ انہوں نے مختلف روایات کے مطابق ایک سَو یا دو سَو یا چار سَو اوقیہ چاندی پیش کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف زمین پر اللہ کے خزانوں میں سے خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد بھی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ مالی قربانیوں کی کیا اہمیت ہے۔ اکثر مَیں واقعات بیان کرتا ہوں، بعض لوگ حقیقت میں ان کے پاس جو کچھ ہو وہ پیش کر دیتے ہیں۔ امراء کو بھی، صاحبِ حیثیت لوگوں کو بھی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے نمونے اپنے سامنے رکھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے امراء ایسے ہیں جو اعلیٰ معیار کی قربانیاں کررہے ہیں۔

اس موقع پر غریب اور نادار صحابہؓ نے بھی حسبِ توفیق مالی قربانیاں پیش کیں۔ ایک صحابی حضرت عروہ بھی نادار تھے۔ رات نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور گریہ وزاری کرتے ہوئے عرض کی کہ اَے اللہ تُو نے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی ترغیب دی ہے لیکن میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، البتہ میں اپنی جان مال اور عزت پر ہونے والے ہر ظلم و زیادتی کو معاف کر کے وہی مسلمانوں پر صدقہ کرتا ہوں۔

جب صبح ہوئی تو یہ دیگر صحابہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ آج رات اپنی عزت کا صدقہ کرنے والا کہاں ہے؟ کوئی کھڑا نہیں ہوا۔ آپؐ نے پھر پوچھا، لیکن کوئی کھڑا نہیں ہوا۔ بالآخر حضرت عُروہ کھڑے ہوئے اور آپ کو ساری بات بتائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عروہ سے فرمایا خوش ہو جاؤ! مجھے اُس ذات کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ان لوگوں میں لکھ دیئے گئے ہو جن کا صدقہ قبول کیا گیا ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا خوبصورت اور انوکھا اخلاص اور قربانی کا جذبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے، اُس نے بھی اُن کا یہ جذبہ قبول کیا اور اس کی اطلاع بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔

بعض غریب صحابہ اور صحابیات جب ایک ایک دو دو مدّ غلہ پیش کرتے تو ان کے دل بھر جاتے کہ کاش ان کے پاس زیادہ ہوتا تو اسے بھی پیش کر دیتے مگر منافق اُن پر ہنستے اور کہتے کہ یہ لوگ اِن مٹھی بھر دانوں سے قیصر کو شکست دینے چلے ہیں۔ عورتوں نے بھی اس جنگ کی تیاری کے لئے اپنے زیورات پیش کر دیئے۔ حضرت اُمّ سنان اسلمیہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک کپڑا بچھا ہوا دیکھا جس میں خوشبو، بازو بند، کنگن، کانٹے، انگوٹھیاں اور پازیبیں بھی تھیں جو عورتوں نے مسلمانوں کے جہاد کی تیاری کیلئے دی تھیں۔

منافقین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوتے اور جنگ پر نہ جانے کیلئے عذر پیش کرتے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب کو اجازت دے دیتے۔ تاہم قرآن کریم نے ان سب منافقین کی پردہ دری کردی کہ صرف وہی لوگ تجھ سے رخصت طلب کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ حضورانور نے فرمایا باقی تفصیل اِنشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

حضورانور نے فرمایا : ربوہ کی مسجد پر دہشت گردانہ حملے کے نتیجے میں جو احمدی خدام زخمی ہیں اُن کے لیے دعا بھی کریں اللہ اُنہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور بعد کی بھی ہر پیچیدگی سے اُنہیں بچائے۔ اس وقت تین خدام ہسپتال میں زیرعلاج ہیں جو زیادہ زخمی ہیں۔ باقیوں کے زخم بھرنے میں بھی ابھی وقت لگے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور آئندہ افرادِ جماعت کو ہر جگہ ہر شر سے ہر نقصان سے محفوظ رکھے۔

خطبہ کے آخر پر حضورانور نے مکرم سام علی نینا صاحب آف مارشل آئی لینڈز کا ذکر خیر فرمایا۔ مرحوم گزشتہ دنوں 83 برس کی عمر میں کیلیفورنیا میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے 1980ء کی دہائی میں احمدیت قبول کی۔ مرحوم کی بڑی مخالفت ہوئی مگر بہادری سے اپنے ایمان پر ڈٹے رہے۔ ان کی محنت اور کوشش سے جماعت وہاں رجسٹر ہوئی۔ لمبا عرصہ وہاں کوئی مربی نہیں تھا، خود ہی اپنی وفات تک جماعت کو سنبھالا اور تبلیغ بھی کرتے رہے اور جماعت کے نام کو کبھی ماند نہیں پڑنے دیا۔ مارشل آئی لینڈ میں جماعت قائم کرنے میں اوّل مقام رکھتے ہیں۔ زیادہ تر نومبائعین آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں احمدی ہوئے۔ ان کی اہلیہ نے اپنا ایک قطعہ زمین دیا جس پر آج جزائر مارشل آئی لینڈ میں پہلی مسجد بھی قائم ہے۔ آپ مقامی معاشرے میں بااثر شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے۔ مرحوم بڑی تبلیغ کرنے والے، جماعتی کاموں میں معاونت کرنے والے، دین کی خاطر قربانی کرنے والے نیک بزرگ تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے خاندان کے کچھ لوگ احمدی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق دے کہ ان کی نسل میں وہ بھی احمدی ہوجائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ادا فرمائی۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad